آئینۂ معلوماتِ احادیث



نصرت علی اثیر

بسم الله الرحمن الرحيم

آئینہ معلومات احادیث

مرتبہ

نصرت علی اثیر

الفیصل ناشران و تاجران کتب
اردو بازار لاہور

جولائی 2001ء

محمد فیصل نے

تعریف پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

قیمت =/125 روپے

پیش لفظ

تفہیم دین اسلام میں نبی رحمت حضرت محمد ﷺ کے ارشادات واقوال کا مطالعہ ایک بنیادی ضرورت ہے۔ ان ارشادات واقوال کو علم حدیث کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس ذخیرہ علم کے مصادر میں جمع تمام ذخیروں کا احاطہ کرنا تو بڑا ہی مشکل امر تھا لیکن اس چھوٹی سی ضخامت میں تمام بنیادی معلومات کو سوالاً جواباً جمع کرنے کی ایک حقیری کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ کوئز پروگراموں کے شائق طلباء کیلئے اس موضوع پر سیر حاصل مواد یکجا طور پر مل جائے۔ اور امید ہے کہ یہ کتاب یقین طور پہ کافی حد تک معاون رہے گی۔ تاہم اگر اس سلسلہ میں کوئی کوتاہی، کمی بیشی یا تشنگی کسی بھی جگہ نظر آئے تو ہم اس کیلئے آپ کے مشورہ کے منتظر رہیں گے۔ اور ہمیں امید ہے کہ آپ بھی اس سلسلہ میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ کو اپنے لئے حجاب نہیں بنائیں گے۔ اس کتاب کی ترتیب وتخلیق میں جناب فیصل صاحب کی تجویز ایک بنیادی امر تھا جس کی وجہ سے اس کام کی تحریک ہوئی اور انہی کی رہنمائی میں یہ عاجز یہ کام کرنے کے قابل ہوا ہے۔ بندہ ان کے اس احسان کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ مزید برآں پنجاب پبلک لائبریری لاہور کے ذمہ داران واہل کاران کا بندہ مشکور ہے کہ جن کے تعاون سے یہ کام اور زیادہ آسان ہوا اور ایک جامعیت کے اعلیٰ معیار سے شرف یاب ہوسکا۔ امید ہے کہ علمائے دین کیلئے بھی یہ معلومات بڑی فائدہ مند اور کارآمد رہیں گی۔

ناچیز

نصرت علی اثیر

21281

مشمولات

21281

تعارف حدیث

معانی و مفاہیم

س۔ حدیث کے لغوی معانی کیا ہیں؟

ج۔ حدیث کے لغوی معنی جدید کے ہیں جسے قدیم کے مقابلہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے معانی میں گفتگو' بیان' واقعہ اور قصہ بھی مراد لیا جاتا ہے۔

س۔ قرآن مجید میں حدیث کا لفظ کن معانی کے حوالہ سے استعمال کیا گیا ہے؟

ج۔ قرآن مجید میں حدیث کا لفظ بمعنی گفتگو' بیان' بات' واقعہ کے معنی کے ساتھ سورہ الکھف :6 سورہ التحریم :3 سورہ طہٰ :9 سورہ البروج :18,17 اور سورہ المرسلات :50 میں استعمال ہوا ہے۔

س۔ حدیث کے لفظ کا مصدر کیا ہے؟

ج۔ حدیث یعنی کسی امر کا واقع ہونا۔ باب تفعیل میں حَدَثَ یُحَدِّثُ تَحدِیثاً کے حوالہ سے اس کے معانی ''بیان کرنا'' کے ہیں۔

اصطلاحی معانی

س۔ حدیث کے اصطلاحی معانی کیا ہیں؟

ج۔ حدیث کے اصطلاحی معانی کے حوالہ سے اس کی تعریف حسب ذیل ہے۔ نبی کریم ﷺ کا قول' فعل یا تقریر یا کوئی ایسا امر جو آنحضرت محمد ﷺ کے سامنے ہوا ہو اور آپؐ نے اس کام کے حوالہ سے اس کے جائز ہونے یا نا جائز

ہونے کے حوالہ سے کچھ فرمانے کا ذکر کیا گیا ہو۔ حدیث کہلاتا ہے۔

س۔ حدیث کے اصطلاحی لفظ کے حوالہ سے حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ اصطلاح ''حدیث'' کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

1- **قولی حدیث**: یعنی ایسی حدیث جس میں آنحضرت محمد ﷺ کا کوئی ارشاد یا قول ذکر کیا گیا ہو۔

2- **فعلی حدیث**: ایسی حدیث جس میں آنحضرت محمد ﷺ کا کوئی فعل ذکر کیا گیا ہو۔

3- **تقریری حدیث**: ایسی حدیث جس میں آنحضرت محمد ﷺ نے اپنے سامنے ہونے والے کسی امر کے حوالہ سے کچھ فرمایا ہو۔

س۔ آنحضرت محمد ﷺ کے کس قول میں آپؐ کے فرمان کے حوالہ سے حدیث کا لفظ پسند کیا گیا ہے؟

ج۔ آنحضرت محمد ﷺ نے اپنے قول کے حوالہ سے ایک دفعہ فرمایا:

''حضرت ابوھریرۃؓ سے پہلے اب تک میری اس ''حدیث'' کے حوالہ سے اور کسی نے اب تک دریافت نہیں کیا تھا''۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق: 51)

س۔ آنحضرت محمد ﷺ نے اپنے کس فرمان میں روایت حدیث کا اشارہ کیا ہے؟

ج۔ حجتہ الوداع کے موقع پر آپؐ نے خطبہ میں فرمایا کہ جو موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں تک (میری احادیث) پہنچا دیں۔

اور پھر ایک دوسرے موقع پر فرمایا'' تم مجھ سے سنتے ہو۔ دوسرے لوگ تم سے سنیں گے اور پھر ان سے دوسرے لوگ سنیں گے''۔ (معرفت علوم الحدیث للحاکم) اور ایک موقع پر فرمودات کو یاد رکھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے آنحضرت محمد ﷺ نے فرمایا'' اللہ تعالی اس شخص کے چہرے کو رونق و تابندگی عطا کرے جس نے میری بات سنی اور یاد رکھی۔ یہاں تک کہ وہ بات اس شخص تک پہنچا دی جس نے اسے نہیں سنا'' (مقدمہ ابن الصلاح)

س۔ آنحضرت محمد ﷺ کے کس فرمان میں من گھڑت حدیث بیان کرنے پر عذاب

کی نوید سنائی گئی ہے؟

ج۔ آنحضرت محمد ﷺ نے فرمایا:''جس کسی نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو دہکتی ہوئی آگ ہے''۔

س۔ قرآن مجید میں آنحضرت محمد ﷺ کے فرمان کی اہمیت' یادداشت اور اس کے واجبی احکام کے حوالہ سے کن فرمودات کا ذکر کیا گیا ہے؟

ج۔ قرآن مجید میں متعدد جگہ پر آنحضرت محمد ﷺ کے قول' فعل اور تقریر کو حجت مانا گیا ہے اور اس کی اطاعت اللہ کی اطاعت قرار دی گئی ہے۔سورہ حشر میں فرمایا:''اور جو کچھ (آنحضرت محمد ﷺ) رسول خدا انہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جائیں''۔

''اور وہ اپنے منہ سے جو کچھ بولتے ہیں وہ مگر اللہ کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے''۔

آنحضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری مخالفت کی اس نے خدا کی نافرمانی کی''۔

قرآن مجید میں آنحضرت محمد ﷺ کے فرمودات کو''حکمت'' کے لفظ سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔اور اس حوالہ سے فرمان وارد ہیں۔

''اور پیغمبر لوگوں تک کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے''۔

''اور تمہارے گھروں کے اندر آیات اللہ اور حکمت کی جو تلاوت کی جاتی ہے اس کو (اچھی طرح) یاد کرو''۔

اصطلاحات حدیث

س۔ حدیث کی اصطلاح کو اور کونسی اصطلاحات سے یاد کیا گیا ہے؟

ج۔ (1) خبر (2) اثر (3) سنت

س۔ ''خبر'' کی اصطلاح کے معانی ومفاہیم واضح کریں۔

ج۔ خبر سے مراد وہ بیان ہے جس میں صدق وکذب کا احتمال پایا جاتا ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں خبر سے مراد وہ روایت ہے جس کی نسبت غیر نبی کی طرف ہو۔ یعنی وہ روایت جو حضور اکرم ﷺ سے مروی ہو اور وہ حدیث قول بھی جو کسی دوسرے فرد سے مروی ہو اسے خبر کہا جائے گا۔

س۔ ''اثر'' اصطلاح کن معانی پر محیط ہے؟

ج۔ محدثین کی رو سے مرفوع اور موقوف روایت کو ''اثر'' کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسا امر جو قولاً' فعلاً تقریراً یا وصفاً آنحضرت محمد ﷺ کی طرف منسوب ہو اور اس میں صحابی اور تابعی کو بھی شامل کیا گیا ہو۔

س۔ ''سنت'' کی اصطلاح کا دائرہ کار کن معانی ومطالب پر محیط ہے؟

ج۔ لغوی اعتبار سے سنت سے مراد سیرت اور طریقہ ہے۔ خواہ اچھا ہو یا برا اور اس کی تعبیر نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث سے ہوتی ہو۔

س۔ آنحضرت محمد ﷺ کے کس فرمان میں ''سنت'' کے لفظ کو استعمال کر کے اس کے معانی واضح کیے گئے ہیں؟

ج۔ صحیح مسلم کے کتاب الزکاۃ میں حدیث وارد ہے۔ ''جس شخص نے اسلام میں اچھی سنت قائم کی اسے اس کا اجر ملے گا۔ اور اس کا اجر بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو۔ اور جو اسلام میں برا طریقہ رائج کرے گا اس پر اس کا بوجھ ہوگا اور اس کا بوجھ بھی جو اس پر عمل کرے گا''۔ (73:3)

س۔ سنت کو محبت اسلام کے حوالہ سے آنحضرت محمد ﷺ کے فرمان میں کب ذکر کیا

گیا؟

ج۔ آنحضرت محمد ﷺ نے حضرت معاذؓ کو حاکم بنا کر بھیجا تو اس سے پوچھا کہ تم لوگوں کے معاملات کا کیسے فیصلہ کرو گے تو حضرت معاذؓ نے فرمایا ''کہ میں کتاب اللہ کو دیکھوں گا۔ اگر اس میں نہ پایا تو سنت رسول ﷺ اور اگر اس میں بھی نہ پایا تو پھر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مجملہ احکامات کی روشنی میں اجتہاد کروں گا''۔ اس پر آنحضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔ سب تعریف اللہ ہی کو لائق ہے جس نے رسول اللہ کے فرستادہ کو اس چیز کی توفیق بخشی جس سے اللہ کا رسول راضی اور خوش ہے۔ اسی طرح آپؐ کا ایک اور فرمان جس میں رسول اللہ کی سنت اور سنت خلفائے راشدین کو بھی قابل اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت محمد ﷺ نے فتنوں کے حوالے سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ''تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت سے چمٹے رہنا واجب ہے۔ اسے تھامے رہو اور مضبوطی سے پکڑے رکھو''۔ (ابن ماجہ 16/1)

س۔ محدثین نے حدیث اور سنت میں کیا لطیف فرق ظاہر کیا ہے؟

ج۔ محدثین کے نزدیک حدیث وہ ہے جو رسول اللہ سے منقول ہو اور سنت سے مراد صدر اول کا منقول عمل ہے۔

س۔ ''سند'' کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

ج۔ لغت میں سند سے مراد زمین پر ابھری ہوئی جگہ کہتے ہیں۔ اس سے مراد پناہ گاہ کے بھی ہیں۔ چونکہ راوی اپنی بات کو آخری حد تک پہنچاتا ہے یا وہ ذریعہ جس سے خبر پہنچتی ہے قابل اعتماد ہوتا ہے اس لیے حفاظ حدیث اس سلسلہ روایت کو سند کے معنی دیتے ہیں۔ اور اس طرح اصطلاحاً متن حدیث تک پہنچنے کے طریقے کو ''سند'' کہتے ہیں۔

س۔ حدیث کی روایت میں سند کی اہمیت کیا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا قول ہے: ''سند دین ہے اگر سلسلہ اسناد نہ ہوتا تو جس کا جی چاہتا اور جو کچھ چاہتا کہہ دیتا''۔ حضرت سفیان ثوریؒ اور امام اوزاعیؒ کے بقول ''سند مومن کا ہتھیار ہے۔ جس کے پاس یہ ہتھیار نہ ہو تو

وہ کس چیز سے قتال کرے گا''۔ امام اوزاعیؒ کے بقول ''سند کے غائب ہونے سے مراد علم کا اٹھ جاتا ہے''۔

س۔ متن حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ متن کے لغوی معنی سخت و بلند زمین ٹالنا یا دور کرنا کے ہیں۔ علامہ طیبی کے بیان کے مطابق متن سے مراد قوی کے ہیں۔ اصطلاح حدیث میں متن سے مراد وہ الفاظ ہیں جس پر کلام کی سند ختم ہوتی ہے۔

س۔ سند اور متن کا رشتہ کیا ہوتا ہے؟

ج۔ سند و متن باہم لازم و ملزوم ہیں۔ سند سے مراد طریقہ متن ہے اور متن سے مراد بیان کرنے والے کے مقصود کا منتہا ہے۔

س۔ مسند سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مُسنِد سے مراد وہ شخص ہے جو حدیث کو سند کے ساتھ روایت کرتا ہے۔ مسند کیلئے ضروری نہیں ہوتا کہ اسے روایت کا حقیقی علم بھی حاصل ہو۔ اس کیلئے مجرد روایت کرنا ہی کافی ہے۔

س۔ محدث سے اصطلاحاً کیا مراد ہے؟

ج۔ محدث وہ ہے جس نے متون احادیث اور ان کے اصول حاصل کیے۔ متعدد کتب کا سماع کیا اسانید' علل اور اسماء الرجال کی معرفت حاصل کی اور ان میں خوب مہارت پیدا کی۔ اور بقول ابن جزری جو روایت کے لحاظ سے حامل حدیث ہو اور اسے روایت حدیث میں خصوصی مہارت حاصل ہو۔

س۔ حافظ سے اصطلاحاً کیا مراد ہے؟

ج۔ حافظ سے مراد جس نے علوم حدیث کی جملہ شرائط پر قدرت حاصل کرنے کے بعد احادیث کی کثیر تعداد کو حفظ کیا ہو اور رجال کو طبقہ بہ طبقہ اس طرح محفوظ کیا ہو کہ ان کے احوال' تراجم اور ان کے شہروں کی پوری معرفت حاصل کی ہو۔ اور اس طرح حافظ کو محدث سے ذرا اونچا مرتبہ حاصل ہے متاخرین کے نزدیک حافظ وہ ہے جسے متن و سند کے ساتھ ایک لاکھ احادیث حفظ ہوں۔

س۔ حجت کا اطلاق حافظ پر کیوں کر ہوتا ہے؟

ج۔ حجت کا لفظ حافظ پر اس وقت ہوتا ہے جب اسے اسانید اور متون کے حفظ میں اتقان کا درجہ حاصل ہو۔ اور تمام معاملات پر اس کی گہری نظر ہو۔ متاخرین کے نزدیک اسے تین لاکھ احادیث مع سند و متن یاد ہوں۔

س۔ ''حاکم'' کی اصطلاح کیوں کر وارد ہے؟

وہ شخص جو تمام مروی احادیث مع سند و متن محفوظ رکھے اور اسے جرح و تعدیل اور تاریخ کا ادراک بھی ہو وہ حاکم کہلائے گا۔

س۔ ''امیر المومنین فی الحدیث'' کا اعزاز یا منصب کس کو حاصل ہوتا ہے؟

ج۔ وہ محدث جو حفظ و اتقان، تعمق فی الحدیث اور معرفت علل میں سب سے فائق ہو۔ حتی کہ اس کے ہم عصر حدیث کے تمام معاملات میں اس کی طرف رجوع کرتے ہوں۔

س۔ امیر المومنین فی الحدیث کا اعزاز کن محدثین کو حاصل رہا ہے؟

ج۔ 1۔ ابوالزناد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ذکوانؒ

2۔ شعبہ بن الحجاجؒ

3۔ حضرت سفیان ثوریؒ

4۔ حضرت حماد بن سلمہؒ

5۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ

6۔ حضرت مالک بن انسؒ

7۔ حضرت احمد بن حنبلؒ

8۔ حضرت امام محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ

9۔ حضرت امام مسلمؒ

اقسام خبر

س۔ خبر کی اقسام بلحاظ سند کیا ہیں؟

ج۔ (1) خبر متواتر (2) خبر واحد

س۔ خبر متواتر سے کیا مراد ہے۔

ج۔ خبر متواتر وہ خبر ہے جس کی روایت کثرت کے اعتبار سے اس درجہ کو پہنچ جائے کہ عادتاً اس کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔ جیسے مکہ کے شہر کے وجود کی خبر یا غزوہ بدرؓ کی خبر وغیرہ۔

س۔ خبر واحد سے کیا مراد ہے؟

ج۔ خبر واحد لغتاً وہ خبر ہے جسے ایک شخص روایت کرے اور اصطلاحاً اس سے مراد ہو خبر ہے جس میں متواتر کی شرائط جمع نہ ہوں۔

س۔ خبر واحد کی اقسام کون کون سی ہیں؟

ج۔ (1) خبر مشہور۔ وہ خبر جس کے سلسلہ روایت کے ہر طبقہ میں دو سے زیادہ راویوں نے روایت کیا ہو۔

(2) خبر عزیز۔ وہ خبر جسے کم از کم دو راوی دو راویوں سے روایت کریں۔

(3) خبر مستغیض ۔ وہ خبر جو کثرت سے بیان کی جائے۔ چاہے اس کا شروع میں ایک ہی راوی کیوں نہ ہو لیکن بعض کے نزدیک جس میں روایت کا سلسلہ شروع سے انتہا تک یکساں ہو۔

(4) خبر غائب۔ وہ خبر جس کی روایت میں کسی مقام پر راوی منفرد رہ گیا ہو۔

س۔ حافظ ابن حجر نے خبر متواتر کیلئے کن پانچ شرائط کو لازم قرار دیا ہے؟

ج۔ (1) اس کی اسناد بلاتعین کثیر ہوں۔

(2) راویوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو کہ عادتاً ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال

ہو۔

(3) یہ کثرت ابتداء سے انتہا تک یکساں ہو۔

(4) خبر کا تعلق حس سے ہو عقل سے نہ ہو۔

(5) مفید علم یقینی ہو۔

س۔ کثرت رواۃ کی زیادہ سے زیادہ حد کے حوالہ سے محدثین سے کیا منقول ہے؟

ج۔ کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ اہل بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ کا عدد استعمال کیا گیا ہے لیکن فی الحقیقت کثرت کا مطلوب معیار یہ ہے کہ وہ اتنی ہو کہ عادتاً ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔ مزید یہ کہ یہ تعداد ہر طبقہ یکساں ہو۔

س۔ خبر کا تعلق حس سے ہو۔ خبر متواتر کی یہ شرط کس بات کا تقاضا کرتی ہے؟

ج۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ راوی جس خبر کو بیان کر رہا ہو وہ حواس ظاہرہ سے متعلق ہو مثلاً کہ یہ راوی نے دیکھا ہو سنا ہو یا آنحضرت محمد ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا ہو یا بات کی ہو اور آپ نے اس کی تصدیق یا تردید فرمائی ہو۔

س۔ خبر کا تعلق عقل سے ہو تو وہ خبر متواتر کیوں نہیں ہو سکتی؟

ج۔ کیوں کہ جس خبر کا تعلق عقل سے ہو اس کے بارے میں سوچنے سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور سوچ سمجھ کے طریقے بڑے متنوع اور صلاحیتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ جبکہ دیکھنے اور سننے میں اختلاف کی کم گنجائش ہے۔

س۔ خبر متواتر کیلئے علم یقینی لازم ہے۔ علم یقینی کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ (1) **علم یقینی نظری۔** یعنی وہ جو نظر و استدلال کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے اور اسی کو حاصل ہوتا ہے جو اس کے استدلال کی اہلیت رکھتا ہے۔ عام آدمی کو حاصل نہیں ہوتا اس لیے کہ علوم ضروریہ تک اس کی رسائی نہیں ہوتی۔

(2) **علم یقینی ضروری۔** علم ضروری وہ علم ہے جو بغیر کسی استدلال کے حاصل ہوتا ہے۔ اور بغیر کسی غور و فکر کے مہیا ہوتا ہے۔ یہ ایسا علم ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔

س۔ خبر متواتر لفظی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ متواتر لفظی خبر سے مراد وہ خبر ہے جسے روایت کی جماعت اول' وسط اور آخر سند میں ایک ہی لفظ اور ایک ہی صورت میں روایت کرے۔

س۔ خبر متواتر لفظی کے حوالہ سے کون سی وہ حدیث ہے جس کو ابن الصلاح نے خبر متواتر لفظی صحیح مانا ہے؟

ج۔ حضور اکرم ﷺ کی حدیث کہ جس نے عملاً مجھ سے جھوٹ منسوب کیا اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنانا ہوگا۔ اس حدیث سے روایت باسٹھ صحابہ کرامؓ نے کیا ہے۔

س۔ خبر متواتر معنوی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی خبر متواتر جس میں مطابقت لفظی کی شرط نہ ہو۔ معانی کا ادا کر دینا ہی کافی سمجھ لیا گیا ہو۔ اور اس طرح روایت لفظ میں گو اختلاف موجود ہو۔

س۔ خبر غریب کی اقسام کتنی ہیں؟

ج۔ (1) غرائب الصحیح۔ ایسی صحیح حدیث جس کی سند میں تفرد واقع ہو۔

(2) غرائب الشیوخ۔ یعنی صحیح حدیث جس میں ایک محدث کو تفرد حاصل ہو۔

(3) غرائب المتون۔ وہ حدیث جو صرف ایک طریق سے مروی ہو۔

س۔ ''فرد'' کی اصطلاح علم حدیث میں کس لیے استعمال کی گئی ہے؟

ج۔ فرد سے مراد وہ حدیث ہے جس میں راوی کسی وجہ سے تفرد کا حامل ہو۔

س۔ فرد کی اقسام حافظ ابن حجر نے کیا بیان کی ہیں؟

ج۔ (1) فرد مطلق۔ جب تفرد اصل سند میں ہو۔ یعنی صحابی سے روایت کرنے والا ایک ہو۔

(2) فرد نسبتی۔ جب تفرد سند کے درمیان ہو یعنی صحابی کے بعد کسی مقام پر راوی منفرد رہ گیا ہو۔

س۔ حافظ ابن حجر نے فرد نسبتی کی کون سی اقسام کا ذکر کیا ہے؟

ج۔ (1) ایک شخص کا دوسرے شخص سے تفرد

21281

(2) اہل شہر کا ایک شخص سے تفرد

(3) ایک شخص کا اہل شہر سے تفرد

(4) ایک اہل شہر کا دوسرے اہل شہر سے تفرد

س۔ خبر غریب اور فرد کی حیثیت سے ابن الصلاح نے کیا وضاحت کی ہے؟

ج۔ (1) خبر غریب / فرو صحیح ۔ وہ حدیث جس کی سند میں صحت کی شرائط زیادہ ہوں۔

(2) غریب / فرد حسن ۔ وہ حدیث جس میں حسن لذاتہ کی صفات زیادہ ہوں۔

(3) غریب / فرد ضعیف ۔ وہ حدیث جس میں صحیح و حسن کی صفات متواتر نہ ہوں۔

س۔ خبر واحد پر عمل کرنے کے کیا احکام ہیں؟

ج۔ خبر واحد پر عمل کرنے کے احکام کے حوالہ سے قدرے اختلاف ہے۔ امام غزالی کے قول کے مطابق خبر واحد مفید علم نہیں اور یہ بات واضح ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کی تصدیق نہیں کر سکتے۔ صاحب حسامی کا خیال ہے کہ خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے۔ اور ظن حق بات کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔ علامہ قاسمی کی روایت کے مطابق امام احمدؒ حارث بن اسد المحاسبی، حسین بن علی، ابو سلیمان اور امام مالک کے خیال میں خبر واحد قطعی ہے اور مفید علم یقینی ہے۔ حافظ بن الصلاح کی رائے کے مطابق موثق خبر واحد قطعی الدلالہ اور مفید علم یقینی نظری ہے۔ متفق علیہ بات یہ ہے کہ اخبار احاد اگر صحیحین میں ہوں تو ان پر عمل واجب ہے اور جو ان سے ہٹ کر دیگر کتب میں ہوں۔ ان کی اسناد صحیح ہوں تو وہ صرف ظن ہی کا فائدہ دیتی ہیں۔ خبر واحد پر عمل کے وجوب کے امام کاشانی، روافض اور ابن داود منکر ہیں۔ خطیب نے تمام دلائل کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ خبر واحد پر عمل کے بارے میں سارے تابعین متفق تھے اور ان کے بعد ہمارے عہد تک مسلمانوں کے تمام شہروں میں رہنے والے فقہا بھی۔ خبر واحد جسے عادل راوی اپنے جیسے راویوں کے ذریعے رسول اللہ تک

متصل کرے تو وہ موجب علم وعمل ہے۔ یہ رائے ابن حزم نے ابو سلیمان، حسین بن علی الکرابیسی اور حارث بن اسد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ محدث عصر امام سید انور کشمیری کا فرمان ہے کہ خبر واحد میں اگر قرائن موجود ہوں تو اس سے علم یقینی نظری حاصل ہوگا۔ امام احمد سے منقول کہ اس سے قطعیت کا فائدہ حاصل ہوگا۔

س۔ خبر مقبول اور اس کی اقسام کے بارے کیا جانتے ہیں؟

ج۔ خبر مقبول سے مراد وہ خبر ہے جس میں مقبولیت کی اعلیٰ درجہ کی صفات داخل ہوں۔ اسکی حافظ ابن حجر نے چار اقسام ذکر کی ہیں۔

(1) صحیح لذاتہ : ایسی خبر واحد جو جب عادل اور کامل الضبط راویوں سے مروی ہو، اس کی سند متصل ہو اور معلل وشاذ ہونے سے محفوظ ہو تو وہ خبر صحیح لذاتہ ہوگی۔

(2) صحیح لغیرہ: وہ خبر جس میں صحیح کی اعلیٰ صفات تو نہیں ہوتیں مگر ان کی کمی دیگر طریق سے پوری ہو جاتی ہوں۔ صحیح لغیرہ حسن لذاتہ کی اعلیٰ شکل ہے۔

(3) حسن لذاتہ: اگر ضبط ناقص ہو لیکن صحیح کی تعریف میں بیان کردہ جملہ شرائط موجود ہوں تو وہ حدیث حسن لذاتہ ہوگی۔

(4) حسن لغیرہ: اگر متوقف فیہ حدیث کی قبولیت پر کوئی قرینہ قائم ہو جائے تو وہ حدیث حسن لغیرہ کہلائے گی۔

س۔ روایت صحیح کے لوازمات کیا ہیں؟

ج۔ (1) عدالت: راوی عادل ہو یعنی اسے قوت راسخہ حاصل ہو جو اسے تقویٰ اور مروت پر آمادہ کرے۔ تقویٰ سے مراد شرک، فسق اور بدعت سے اجتناب ہے۔

(2) ضبط: راوی کامل الضبط ہو راوی نے جو کچھ سنا ہو وہ راسخ ہو اور جب چاہے اسے ضبط قلبی یا ضبط کتابی کے ساتھ بیان کرنے پر قادر ہو۔

(3) اتصال سند: کوئی راوی ساقط نہ ہو۔ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سنا ہو۔

(4) غیر معلل ہو: کوئی ایسی صفت نہ ہو جو اس کی صحت کو مجروح کرتی ہو۔

(5) شاذ نہ ہو: ثقہ راوی ہوگوں کی روایت کے خلاف نہ ہو۔

اقسام حدیث

س۔ حافظ ابن حجر نے فرق مراتب کے حوالہ سے حدیث کی کتنی اقسام بیان کی ہیں؟

ج۔ حافظ ابن حجر نے فرق مراتب کے حوالہ سے حدیث کی سات قسمیں بیان کی ہیں

(1) وہ حدیث جس کی تخریج بخاری و مسلم دونوں نے کی ہے۔

(2) وہ حدیث جس کی تخریج صرف بخاری نے کی ہے۔

(3) وہ حدیث جس کی تخریج صرف مسلم نے کی ہے۔

(4) وہ حدیث جو صحیحین کی شرائط کے مطابق ہو۔

(5) وہ حدیث جو شرائط بخاری کے مطابق ہو۔

(6) وہ حدیث جو شرائط مسلم کے مطابق ہو۔

(7) وہ حدیث جو کسی کی شرائط کے مطابق نہ ہو۔

س۔ حدیث حسن سے کیا مراد ہے؟

ج۔ حدیث حسن وہ ہے جس کا مخرج معروف اور رجال مشہور ہوں۔ امام ترمذی کے مطابق ہر وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہ ہو جو متہم بالکذب ہو، حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد اسناد سے مروی ہو۔ حافظ ابن الصلاح کے مطابق حسن حدیث وہ ہے جس میں معمولی درجہ کا ضعف ہو اور متحمل بالصحت ہو اور یہ عمل کے قابل ہوگی۔

س۔ حدیث حسن کی اقسام کیا ہیں؟

ج۔ حافظ ابن حجر نے حدیث حسن کی دو اقسام بیان کی ہیں۔

(1) حسن لذاتہ: وہ حدیث جس کا ضبط ناقص ہو۔ لیکن صحیح کی تعریف میں بیان کردہ جملہ شرائط موجود ہوں تو وہ حسن لذاتہ ہوگی۔

(2) حسن لغیرہ: اگر متوقف فیہ حدیث کی قبولیت پر کوئی قرینہ قائم ہو جائے تو وہ حسن لغیرہ کہلائے گی۔

س۔ امام ترمذی نے حدیث حسن میں کون سے ضعیف قبول کئے ہیں۔ جو دیگر وجوہ سے حسن ہیں؟

ج۔ (1) ضعیف بسبب سوء حفظ

(2) ضعیف جو غلطی اور خطا سے متصف ہو۔

(3) ضعیف بوجہ اختلاط

(4) ضعیف بسبب تدلیس

(5) ضعیف منقطع الاسناد

س۔ حدیث حسن کا محبت میں کیا مقام ہے؟

ج۔ امام نووی کا قول ہے کہ حدیث حسن حدیث صحیح کی طرح احکام میں حجت کی حامل ہے۔ گو اس سے کم درجہ قوی ہے۔

س۔ حدیث حسن کے مصادر کیا ہیں؟

ج۔ (1) کتاب الجامع لامام ترمذی

(2) کتاب السنن لابی داؤد السجستانی

(3) سنن امام نسائی

(4) سنن ابن ماجہ

(5) مسند احمد بن حنبل

(6) مسند ابن یعلی

(7) سنن دار قطنی

س۔ صحیح اور حسن حدیث کے لئے اور کونسی اصطلاحات مروج ہیں؟

ج۔ (1) حافظ ابن حجر کے نزدیک صحیح اور جید میں کوئی مغائرت نہیں۔

(2) القوی (3) الصالح (4) المعروف

(5) المحفوظ (6) المجود (7) الثابت

(8) المشبہ جو حسن حدیث کا دوسرا نام ہے۔

س۔ زیادت ثقہ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اگر ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی روایات پر اضافہ کرے تو یہ زیادت ثقہ کہلائے گی۔

س۔ زیادت ثقہ کی قبولیت کے بارے کیا احکام ہیں؟

ج۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔علماء کی ایک جماعت کا یہ مشہور قول ہے کہ ثقہ کا زائد بیان مطلقاً قبول ہے خواہ یہ بیان موافق ہو یا منافی۔ثقہ راوی جب کسی حافظ حدیث کے ساتھ روایت حدیث میں شریک ہو تو وہ اس کی مخالفت نہ کرے تاہم اگر مخالفت کرے مگر اپنی حدیث میں دوسرے حفاظ کے مقابلے میں کچھ کمی پائے تو یہ اسکی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔کیونکہ یہ احتیاط کی علامت ہے اور اگر مخالفت کرے جیسا کہ وضاحت کی گئی ہے تو یہ اس حدیث کیلئے مضر ہوگی"۔گویا امام شافعی کے نزدیک عادل کا اضافہ قبول نہ ہو گا صرف حفاظ کا اضافہ قبول کیا جائے گا۔

س۔ حدیث شاذ کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ حدیث شاذ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی گئی ہیں۔

1۔ شاذ مردود:

اگر منفرد راوی نے اپنے سے ثقہ راوی کی مخالفت کی جو حفظ وضبط میں اس سے زیادہ بڑھا ہوا ہے تو وہ شاذ مردود ہوگی۔

2۔ شاذ مقبول:

اگر روایت میں مخالفت نہ ہو بلکہ ایک ایسا امر ہو جسے اس نے روایت کیا اور کسی دوسرے نے نہ کیا ہو تو پھر دیکھا جائے گا کہ آیا وہ عادل، حافظ اور اتقان وضبط کے اعتبار سے قابل اعتبار ہے تو وہ شاذ مقبول ہوگی۔

3۔ غیر صحیح شاذ:

اگر منفرد راوی ایسا ہو جس کے حفظ واتقان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا تو اسکا یہ انفراد نقصان دہ ہوگا اور اسے صحیح کے دائرہ میں آنے سے روکے گا۔

س۔ شاذ مردود کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ 1 منفرد حدیث جو مخالف ہو۔

2 حدیث فرد جس کے راوی میں اس درجہ ثقاہت وضبط نہیں ہے جو تفرد وشذوذ کو نکارت وضعف سے محفوظ رکھے۔

س۔ "معروف" کی اصطلاح سے محدثین کیا مراد لیتے ہیں؟

ج۔ ایسی سند حدیث جس میں قوی ضعیف کی مخالفت میں روایت کرے۔

س۔ "منکر" کی اصطلاح سے محدثین کیا مراد لیتے ہیں؟

ج۔ منکر سے مراد وہ سند حدیث ہے جس میں ضعیف قوی کی مخالفت میں روایت کرے۔

س۔ متابعت کسے کہتے ہیں اور اسکی کونسی اقسام ہیں؟

ج۔ حدیث فرد کے جس راوی کے بارے میں تفرد کا احساس ہو اور تتبع سے اس کا کوئی اگر موافق مل جائے تو اس موافق کو متابع کا نام دیا جائے گا۔ اور یہ موافقت متابعت کہلائے گی۔ گویا متابعت یہ ہے کہ ایک حدیث کا راوی دوسرے راوی سے اس طرح موافقت کرے کہ وہ اس راوی کے شیخ سے روایت کرے یا اس سے اوپر کے شیخ سے۔

متابعت کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

1 متابعت تامہ:۔ اگر موافقت خود راوی کو حاصل ہو تو یہ تامہ ہوگی۔

2 متابعت قاصرہ:۔ اگر راوی کے شیخ یا اوپر کے لئے متابعت ثابت ہو جائے تو یہ قاصرہ ہوگی۔

س۔ محکم الحدیث کی اصطلاح کن معانی پر محیط ہے؟

ج۔ جس خبر مقبول کے معارض کوئی اور خبر نہ ہو یعنی اس کے منافی کوئی دوسری حدیث نہ ملے تو اسے محکم کہا جائے گا۔

س۔ مختلف الحدیث کی اصطلاح کے کیا معانی ہیں؟

ج۔ جب کوئی مقبول حدیث دوسری مقبول حدیث سے متعارض ہو جائے اور تطبیق لازم ہو جائے تو ممکن تطبیق کی صورت میں اسے مختلف الحدیث کہا جائے گا۔

س۔ ناسخ ومنسوخ کا مفہوم واضح کریں؟

ج۔ جب دو متعارض مقبول خبروں میں تطبیق ممکن نہ ہو مگر تاریخ یا نص سے ایک کا تقدم اور دوسری کا تاخر ثابت ہو جائے تو متاخر کو ناسخ اور متقدم کو منسوخ کہا جائیگا۔

س۔ متوقف فیہ کی اصطلاح کس موقع کیلئے وضع کی گئی ہے؟

ج۔ جب دو خبروں میں تعارض ہو اور تطبیق ناممکن ہو اور کسی ایک کو ناسخ بھی نہ ٹھہرایا جا سکتا ہو تو سند یا متن کے حوالہ سے ترجیح کی تلاش کی جائے گی۔ اگر ترجیح نہ ملے تو پھر دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا۔ ایسی دونوں احادیث کو متوقف فیہ کہا جاتا ہے۔

س۔ حدیث ضعیف سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ہر وہ حدیث جس میں حدیث صحیح اور حدیث حسن کی مذکورہ صفات جمع نہ ہوں تو وہ حدیث ضعیف ہوگی۔

س۔ حافظ ابن حجر نے حدیث ضعیف کی تعریف کس طرح کی ہے؟

ج۔ ہر وہ حدیث جس میں صفات قبولیت جمع نہ ہوں تو وہ حدیث ضعیف کہلاتی ہے۔

س۔ حدیث ضعیف کی اقسام کیا ہیں؟

ج۔ حافظ ابن الصلاح نے ابو حاتم بن حبان البستی کے حوالے سے انچاس اقسام کا ذکر کیا ہے جن میں چند خاص اقسام درج ذیل ہیں۔

1	موضوع	2	مقلوب
3	شاذ	4	معلل
5	مضطرب	6	مرسل
7	منقطع	8	معضل

س۔ حدیث ضعیف پر عمل کے کیا احکام ہیں؟

ج۔ (1) حدیث ضعیف مطلقاً قابل عمل ہے جب اس کے سوا کوئی اور حدیث موجود نہ ہو جو صالح للعمل ہو۔

(2) فضائل اعمال یعنی مستحاب و مکروہات وغیرہ میں ضعیف حدیث پر عمل کیا

جا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس سے کذاب، متہم بالکذب اور فحش غلطی کرنے والے خارج ہوں۔

(3) ترغیب وترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ہے۔

س۔ حدیث ضعیف پر عدم عمل کے جواز کے حوالہ سے کیا تعارضات ہیں؟

ج۔ محدثین کے نزدیک چونکہ احادیث ضعیف کے تمام انواع کی اسانید میں ضعف کے بیان میں عدم اہتمام جیسا تساہل جائز مانا گیا ہے لیکن صفات اللہ اور حلال وحرام جیسے احکام میں تساہل جائز نہیں۔ اس لئے یہ تساہل مواعظ، قصص، فضائل اعمال ترغیب وترہیب کی تمام اقسام اور دیگر سب معاملات جن کا تعلق عقائد سے نہیں، میں جائز مانا گیا ہے۔ اور یہ امر مانع ہے کہ جب بنیاد ہی غلط رعایت پر مبنی ہو تو اس کے نتائج بھی ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔

س۔ مصادر حدیث ضعیف بیان کریں؟

ج۔ علم جرح وتعدیل پر لکھی گئی تمام کتابیں اس حوالہ سے بہترین ذرائع ہیں۔ ان میں اہم ترین ابو حاتم رازی جمال الدین المزی اور حافظ ابن حجر کی کتابیں ہیں۔ مزید برآں مندرجہ ذیل کتابیں ضعیف رواۃ پر محیط ہیں۔

(1) کتاب الضعفاء الکبیر از امام بخاری

(2) کتاب الضعفا الصغیر از امام بخاری

(3) کتاب الضعفاء والمتروکین از احمد بن علی بن شعیب

(4) الضعفاء الکبیر از محمد بن عمرو العقیلی

(5) الضعفاء از ابونعیم الجرجانی

(6) کتاب الفتح از محمد بن حسین الازدی

(7) کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین از ابن حبان البستی

(8) الکامل فی الضعفاء از ابن عدی الجرجانی

(9) المغنی فی الضعفاء از علامہ ذھبی

(10) کتاب الضعفاء والمتروکین از ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

س۔ خبر مردود سے کیا مراد ہے؟

ج۔ خبر مردود وہ خبر ہے جس میں خبر دینے والی کی صداقت راجح نہیں۔

س۔ خبر مردود کو رد کرنے کی وجوہ کیا ہیں؟

ج۔ (1) اس کی سند سے ایک یا متعدد راوی ساقط ہوتے ہیں۔

(2) راوی پر طعن ہو اور طعن کی مختلف وجوہ ہوں یا اس سے عام ہو کہ اس کا تعلق راوی کے دین یا ضبط سے ہو۔

س۔ سقوط کے اعتبار خبر مردود کو کتنی اقسام میں منقسم کیا جاتا ہے؟

ج۔ سقوط کے اعتبار سے خبر مردود کی پانچ اقسام ہیں۔

(1) معلق:

اگر مصنف کے تصرف سے سقوط راوی کی سند کی ابتدا میں ہو تو وہ خبر معلق ہو گی خواہ ایک راوی ساقط ہو یا زیادہ۔ راوی ابتدا ہی میں ساقط ہونے سے وہ روایت گویا اس شے کی مماثل ہو گی جو زمین سے منقطع ہو گی۔ معلق حدیث مردود ہے، لیکن اگر کسی سند میں راوی کی نشاندہی ہو جائے یا روایت کی کسی ایسی کتاب میں ہو جس میں صحت کا پورا پورا التزام رکھا گیا ہو تو اس معلق روایت کو صحیح کے درجہ میں تسلیم کر لیا جائے گا۔

(2) مرسل:

ایسی حدیث جس کی سند پر کوئی قید نہ ہو۔ اور اسکی سند میں کسی صحابی کا واسطہ موجود نہ ہو۔ اور تابعی براہ راست رسول اکرم ﷺ سے روایت کرے۔

مرسل روایت کے حضرت یحیٰی بن سعید نے چار درجے بیان کئے ہیں۔

i۔ ایسا راوی جو ضعیف راوی سے روایت کرنے میں معروف ہو

ii۔ راوی ایسے شخص سے مرسل کرے جو صحیح اسناد میں معروف ہو

iii۔ وہ شخص جس کا حافظ قوی ہو اور جو کچھ سنا ہوا سے محفوظ کر لیتا ہو

iv۔ حافظ جب کسی ثقہ راوی سے روایت کرے اور ناپسندیدہ راوی کا نام لینے سے اعراض کرے۔

حدیث مرسل کا درجہ حدیث ضعیف میں داخل ہے۔ اور اسے صحیح قرار نہیں دیا

جا سکتا۔

(3) معضل:

وہ خبر جس کی سند سے ایک جگہ پر یا یکے بعد دیگرے دو یا دو سے زیادہ راوی ساقط ہوں

(4) منقطع:

ہر وہ روایت جو غیر متصل ہو خواہ اس کا سلسلہ نبیؐ تک پہنچے یا کسی اور شخص تک

منقطع کی تین اقسام ہیں

(ا) غیر مسمّی راوی (ب) عدم سماع (ج) غیر مسمّی راوی مگر منقطع نہ ہو۔ منقطع کی معرفت گہری بصیرت کی متقاضی ہے۔

(5) مدلس:

جب کسی روایت میں سند کے سقوط کو چھپایا گیا ہو اور راوی کو کسی غیر معروف وصف سے بیان کیا ہو۔ تاکہ اس کی اصلیت مخفی رہے۔ تدلیس کی امام حاکم نے چھ اقسام بیان کی ہیں

۱ جو ثقات سے تدلیس کرے

۲ وہ جو استفسار پر مدلس کا نام بتائے

۳ وہ شخص جو غیر معروف سے مدلس کرے

۴ وہ جو ضعیف راویوں سے تدلیس کرے

۵ ۔ان لوگوں سے معمولی تدلیس کرے جن سے اس نے کثرت سے سماع حدیث کیا ہو

۶ ایسے صحیفہ سے حدیث بیان کرے جو اس کو حاصل نہ تھا

س۔ تدلیس الاسناد سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جب کوئی راوی اپنی سند میں تدلیس کرے اس کی چار صورتیں ہیں۔

ا۔ تدلیس الاسقاط: جب راوی مروی عنہ سے سماع کا اشارہ دے لیکن تصریح نہ کرے۔

ب۔ تدلیس التسویہ: جب راوی ضعیف واسطے کو ساقط کر کے اتصال کا

تاثر دے۔

ج۔ تدلیس القطع : تدلیس القطع یہ ہے کہ راوی سلسلہ روایت کے اتصال کو قطع کردے۔

د۔ تدلیس العطف : جب راوی اپنے شیخ کا ذکر تو صراحت کے ساتھ کرے لیکن اس کے ساتھ ایک اور شخص کو بھی شامل کرے جس سے اس نے روایت نہ سنی ہو۔ مدلیس الاسناد کی تمام مندرجہ بالافروع ناپسندیدہ ہیں اور محدثین نے ان سے براءت کا اعلان کیا ھے اور اسے کذب سے متصف کیا ہے۔

س۔ تدلیس الشیوخ سے کیا مراد ہے؟

ج: جب ایک شخص سے ایسی حدیث بیان کرے جس کو اس نے شیخ سے سنا ہو پھر وہ اسے ایسا نام کنیت نسبت دے یا اس کو ایسے وصف سے متصف کرے جس سے وہ معروف نہ ہو۔ تاکہ اسے پہچانا نہ جا سکے۔ حافظ ابن الصلاح کے نزدیک تدلیس الشیوخ کی کرامت کا بیان اس کے مرتب کے مقاصد سے متعین ہو گا۔

س۔ تدلیس البلاد سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جب کوئی راوی روایت میں اپنے مقام یا جگہ کے نام کے بیان میں تدلیس کرے۔

س۔ تدلیس پر کونسی کتب معروف ہیں؟

ج۔ (1) امام شافعی کے شاگرد حسین بن علی الکرابیسی، ابو عبدالرحمن النسائی اور ابوالحسن دارقطنی نے تدلیس پر کتابیں تصنیف کیں

(2) طبقات المدلسین از جلال الدین سیوطی

(3) جامع التحصیل از صلاح الدین علائی

(4) التبیین لاسماء المدلسین از برھان الدین بن العجمی الحلبی

(5) قصیدہ حی المدلسین از ابومحمود المقدسی

س۔ مرسل خفی اور مدلس میں کیا فرق ہے؟

ج۔ مرسل خفی میں انقطاع خفی ہوتا ہے راوی معاصر ہوتے ہیں اس لئے اتصال سند کا گمان ہوتا ہے۔ مدلیس سے اس کا فرق ذیل کی دو وجوہ سے واضح ہوتا ہے

(1) مدلس ایسے راوی سے جس سے اس کا سماع اور ملاقات ثابت ہے۔ ایسی روایت بیان کرتا ہے جو اس نے نہیں سنی مگر اس پر سماع کا گمان ہوتا ہے۔ جبکہ مرسل اس شخص سے روایت کرتا ہے جس سے اس کی ملاقات ہوئی نہ سماع ثابت ہے۔ ان دونوں میں صرف سے معاصرت پائی جاتی ہے۔

(2) تدلیس ایک ان سنی بات پر سماع کا گمان ہے جبکہ ارسال میں یہ ابہام موجود نہیں ہوتا ہے اگر مدلس نہ واضح کر دے کہ جس شخص سے وہ تدلیس کر رہا ہے اس سے یہ حدیث نہیں سنی تو وہ حدیث مرسل ہو جائے گی تدلیس نہ رہے گی

س۔ ارسال کی پہچان کیسے ممکن ہے؟

ج۔ حافظ عراقی نے ارسال کی پہچان کیلئے مندرجہ ذیل قواعد وضع کئے ہیں۔

1 راوی اور مروی عنہ کی ملاقات ثابت نہ ہوا ہے یا تو بعض آئمہ حدیث نے واضح کیا ہو یا راویوں کے احوال کی جستجو سے یہ امر صحیح طور پر واضح ہو جائے

2 راوی کا مروی عنہ سے عدم سماع مطلقاً ثابت اور معروف ہو۔ اور ایسا کسی محدث کی تصریح یا اس طرح کے کسی اور سبب سے معلوم ہو۔

3 راوی کا زیر بحث حدیث کا سماع ثابت نہ ہو اگر چہ اس نے اور روایات مروی عنہ سے سنی ہوں اس کی تصریح کسی محدث نے یا خود راوی نے کی ہو۔

4 دیگر طرق حدیث سے ایک یا دو راویوں کا اضافہ ثابت ہو

س۔ راوی کی عدالت یا شخصیت کے حوالے سے کون سے پانچ طعن محدثین کے ہاں مروج ہیں؟

ج۔ 1 کذب 2 اتہام کذب 3 فسق

4 جہالت 5 بدعت

س۔ راوی کے حفظ وضبط پر کون سے طعن وارد کئے جاتے ہیں؟

ج۔ 1 فاش غلطی 2 غفلت کی کثرت

3 وھم 4 ثقات کی مخالفت

5 سوءحفظ

س۔ موضوع کی اصطلاع علم حدیث میں کس طور کے معانی پر محیط ہے؟

ج۔ موضوع کے معنی وضع کرنا یعنی پھینکنا یا گرانا کے ہیں لیکن اصطلاحاً علم حدیث میں موضوع سے مراد وہ روایت ہے جو کسی راوی نے ازخود گھڑی ہو۔

س۔ موضوع روایات نے کیونکر جنم لیا؟

ج۔ 1 باھم اختلاف نے گروہوں کو اپنے موقف کی حمایت میں خبریں گھڑنے پر مجبور کیا۔

2 اسلام دشمن عناصر نے اپنے مذموم مقاصد کی بارآوری کیلئے اُمت میں موضوع روایات کو پھیلا کر ان میں انتشار اور افتراق پیدا کیا۔

3 جاہل صوفیاء اور خطباء نے اپنے اپنے مؤقف کو مضبوط بنانے کیلئے موضوعات کا سہارا لیا۔

4 دنیوی غراض ومفادات کے حصول کیلئے موضوع احادیث واخبار کو جنم دیا۔

س۔ موضوع حدیث کی پہچان کیسے کی جاسکتی ہے؟

ج۔ حافظ ابن الصلاح نے موضوع حدیث کی پہچان کیلئے مندرجہ ذیل قرائن کا ذکر کیا ہے۔

(1) حال الراوی :۔ راوی کا اقرار' تاریخی طور پر معروف کذب کا متحمل' حالت روایت اور کیفیت راوی سے۔

(2) روایت کا معروف مصادر حدیث میں نہ پایا جانا۔

(3) حدیث کا طے شدہ امور کے خلاف ہونا۔

(4) قرآن اور سنت متواتر کے خلاف ہونا۔

(5) جب کسی موضوع پر محدثین نے کسی حدیث کے نہ ہونے کا واضح اعلان کر رکھا ہے۔ جیسے مندرجہ ذیل قسم کی روایات ہیں۔

(ا) اولاد کی خدمت۔

(ب) مستقبل کے حالات میں سال مہینے اور دن کے تعین کے ساتھ کسی حلقہ کی خبر دینا۔

(ج) مجرد رہنے کی تعریف میں۔

(د) پھولوں یا پھلوں کی تعریف میں۔

س۔ موضوع احادیث کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ حافظ ابن حجر نے موضوع احادیث کی مندرجہ ذیل چار اقسام بیان کی ہیں۔

(1) واضع خود وضع کرے۔

(2) سلف صالح یا کلمات متقدمین کے کلام کو حدیث کے طور پر بیان کرے۔

(3) بنی اسرائیل کے قصص کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرے۔

(4) ضعیف الاسناد حدیث کے ساتھ صحیح اسناد جوڑ دے۔

س۔ موضوع حدیث کے مصادر کیا ہیں؟

ج۔ (1) تذکرہ الموضوعات از ابن طاہر ابوالفضل محمد المقدسی المعروف با بن القیسرانی

(2) کتاب الاباطیل از ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم الہمدانی الجوزقی

(3) الموضوعات از حافظ ابوالفرج عبدالرحمن بن الجوزی۔

(4) الدر الملتقط فی تبین الغلط و فی نفی الغلط از حسن بن محمد الصاغانی

(5) اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ از امام جلال الدین السیوطی

(6) الفوائد المجموعہ فی الاحادیث المجموعہ از شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الشامی الدمشقی الصالحی

(7) تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعہ از ابوالحسن علی بن محمد عراق الکنانی

(8) الموضوعات الکبریٰ والموضوعات الصغری از علامہ نور الدین علی بن سلطان الہروی المکی المعروف مُلّا علی قاری

(9) تذکرہ الموضوعات از محمد طاہر پٹنی الہندی

(10) الدرر المصنوعات فی الاحادیث الموضوعات از شیخ بن محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی

(11) الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ از محمد بن علی الشوکانی

(12) اللولو الموضوع فیما قیل: لا اصل لہ او باصلہ موضوع از ابو المحاسن محمد بن خلیل بن ابراھیم القاوقجی

(13) تحذیر المسلمین من الاحادیث الموضوعات علی سید المرسلین از محمد بشیر ظافر الازھری

(14) التذکرہ از حافظ محمد بن طاہر المقدسی

(15) المغنی عن الحفظ والکتاب لقولھم: لم یصح شئی فی ھذا الباب از عمر بن بدر الموصلی

(16) الکشف الالٰہی عن شدید الضعف والموضوع والواھی از محمد بن محمد الحسینی السندروسی

س۔ روایت اور شہادت میں کیا فرق ہے؟

ج۔ روایت ایک حد تک شہادت ہوتی ہے دونوں میں ارسال قابل قبول نہیں لیکن شہادت کیلئے جس احتیاط کا اعتبار کیا جاتا ہے وہ روایت میں احتیاط مدنظر نہیں رکھی جاتی۔

س۔ محدثین نے موضوع روایات کو ظاہر کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے؟

ج۔ محدثین نے موضوع روایات کو واضح کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:۔

(1) رجال کی پہچان:

رجال حدیث کی معرفت ان کے احوال مسالک اور روایات کی جان پہچان کو واضح کرنے کیلئے بڑی گراں قدر علمی کاوشیں کی ہیں۔ ہر راوی کی صداقت

ثقاہت اور امانت کو واضح کر دیا اور راوی کے کذب، فسق اور تدلیس کو بالکل نہیں چھپایا۔

(2) جھوٹے راویوں کی تکذیب کا اعلان:

کذب کی نہ صرف وضاحت کی بلکہ جھوٹے اور فاسق رواۃ کو عامۃ الناس کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔

(3) اسناد کی چھان پھٹک:

اسناد کی چھان پھٹک کے قواعد وضوابط متعین کیے اور قبولیت حدیث میں سند کو اساسی حیثیت دی۔ سند کے اتصال اور انقطاع کو حدیث کا اہم موضوع قرار دیا۔

(4) دوسری احادیث سے تطابق

موضوع احادیث کی چھان پھٹک کیلئے دیگر احادیث سے موازنہ کا نظام اپنایا گیا۔ اور اس سے حدیث کے علل وسقم نمایاں ہو کر سامنے آ جاتے۔

(5) قواعد وضوابط کی تشکیل

واضح، منظم اور باریک بینی کی حد تک موثر قواعد وضوابط تشکیل دیئے جن سے احادیث کی موضوعیت از خود کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔

س۔ "منکر" حدیث کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اگر کسی حدیث یا خبر میں راوی فحش غلطی یا کثرت غفلت کا مرتکب ہو جائے یا اس کا فسق ظاہر ہو جائے تو اس راوی کی حدیث یا خبر منکر کہلائے گی۔

س۔ معلل کی اصطلاح کیونکر وضع کی گئی ہے؟

ج۔ حافظ ابن الصلاح لکھتے ہیں:۔

''معلل حدیث وہ حدیث ہے جس میں موجود کسی ایسی علت کا پتہ چل جائے جو اسکی صحت کیلئے قادح ہو باوجودیکہ ظاہری طور پر اس سے محفوظ نظر آئے''۔

س۔ علت کے اسباب اور انواع کیا ہیں؟

ج۔ علت کے اسباب درج ذیل ہیں۔

(1) مرسل ومنقطع کو متصل بنا دیں۔

(2) مرفوع کو موقوف قرار دینا

(3) حدیث میں ادراج کرنا

(4) ثقہ کا وہم کرنا

(5) کذب، غفلت اور سوء حفظ کا واقع ہونا

س۔ معلل کی اقسام واضح کریں؟

ج۔ (1) ایسی حدیث جس کی سند ظاہری کے طور پر صحیح معلوم ہو لیکن اس کے راوی کا مروی عنہ سے سماع معروف نہ ہو

(2) حدیث سند کے ظاہری اعتبار سے صحیح اور مسند ہو جبکہ دوسرے لحاظ سے مرسل ہو جسے ثقہ و حافظ راویوں نے روایت کیا ہو۔

(3) حدیث صحابی سے روایت میں محفوظ ہو لیکن دوسرے شہر کے راوی سے روایت میں غیر محفوظ ہو جائے۔

(4) صحابی سے تو محفوظ ہو لیکن جب تابعی سے روایت ہو تو صحت کے مقتضی کی تصریح میں وھم واقع ہو جائے۔ بلکہ اس اعتبار سے وہ روایت بالکل غیر معروف ہو

(5) معنعن طریق سے مروی ہو۔ لیکن اس کے ساقط راوی کا پتہ کسی اور محفوظ طریق سے چل جائے۔

(6) ایک راوی کو اپنے اور دوسرے راوی سے اسناد میں ایک شخص پر اختلاف ہو جائے اور حدیث جن اسناد کے مقابل ہو وہ محفوظ ہو۔

(7) راوی کے شیخ کا نام اور اس کے مجہول ہونے کے بارے میں اختلاف واقع ہو جائے۔

(8) راوی ایک ایسے شخص سے روایت کرے جس سے وہ ملا ہو اور اس سے سماع بھی کیا ہو۔ لیکن اس سے وہ متعین احادیث نہ سنی ہوں۔

(9) جب کوئی روایت کسی شخص سے غیر معروف طریق سے کی جائے اور اسطرح روایت کرنے والا وھم کا شکار ہو جاوے۔

(10) حدیث مرفوع و اور موقوف دونوں طریقوں سے بیان کی گئی ہو

س۔ ''معلل فی المتن'' کی اصلاح کے کیا معانی ہیں؟

ج۔ وہ حدیث جس کے متن میں علت قادحہ موجود ہو

س۔ معلل فی السند والمتن سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی حدیث جس کی سند اور اس کے متن دونوں میں علت مخفی ہو۔

س۔ حدیث معلل کی معرفت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ معلل حدیث کی معرفت سے مراد راویان حدیث کے مراتب و مدارج کے علاوہ اسناد و متن کی کامل آگاہی ہو۔

س۔ جمع روایات'' کی اصطلاح علم حدیث میں کن معانی پر محیط ہے؟

ج۔ جب کوئی محدث ایک حدیث کی تمام روایات جمع کرے اور پھر سند اور متن کے اعتبار سے ان کا موازنہ کرے اور اس طرح ان کے اتفاق و اختلاف، علت اور قرائن کا علم حاصل کرنا جمع روایات میں داخل ہے۔

س۔ مصادر علل حدیث کون سے ہیں؟

ج۔ آئمہ حدیث نے اس فن پر متعدد تصانیف مرتب کی ہیں۔

امام احمد بن حنبلؒ امام بخاریؒ امام مسلمؒ اور امام ابوعلی نیشاپوری وغیرہ ہم جیسے کئی آئمہ حدیث نے اس موضوع پر بہت کچھ اظہار خیال کیا ہے۔

مندرجہ ذیل تصانیف اس حوالہ سے بڑی معروف ہیں:۔

1 التاریخ والعلل / یحییٰ بن معینؒ

2 علل الحدیث ومعرفۃ الرجال / حافظ علی ابن المدینیؒ

3 کتاب العلل ومعرفۃ الرجال / احمد بن حنبلؒ

4 العلل الکبیر / امام ترمذیؒ

5 العلل الصغیر / امام ترمذیؒ

6 العلل / ابوبکر الاثرمؒ

7 المسند المعلل / خالد بن احمد السدوسیؒ

8 المسند المعلل / حافظ البزارؒ

9 کتاب العلل / ابوبکر الخلالؒ
10 علل الحدیث / عبدالرحمٰن بن ابی حاتمؒ ہے
11 العلل الواردہ فی الاحادیث النبویہ / امام ابوالحسن دارقطنی
12 العلل المتناھیہ فی الاحادیث الواھیہ / حافظ ابن الجوزی
13 الزھر المطلول فی الخبر المعلول / حافظ بن حجر العسقلانی

س۔ مخالفت ثقات سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مخالفت ثقات علم حدیث میں راوی کا طعن ہے جس میں کوئی راوی اپنے سے ثقہ راوی کی مخالفت کرتا ہے۔

س۔ مخالفت ثقات کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ 1 مدرج:

حدیث کا وہ حصہ جو راوی اصل روایت کے ساتھ متصلاً شامل کرتا ہے۔ یہ اتصال شروع یا درمیان یا آخر میں واقع کیا جاتا ہے۔

مدرج کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

- سند میں تغیر واقع کرنا۔ روایت کا حصہ دوسری سند سے بیان کرنا۔
- راوی کا سند و متن میں تصرف کرنا
- بیان اسناد کے دوران ذاتی بات کا شامل ہو جانا۔
- بالواسطہ متن کا بلاواسطہ بیان
- متن میں تغیر پیدا کرنا

س۔ مدرج کی معرفت کے کیا قرائن ہیں؟

ج۔ معرفت مدرج کی مندرجہ ذیل صورتیں ممکن ہیں:

1 ایسی حدیث کا موجود ہونا جو مدرج سے محفوظ ہو اور اس سے مدرج کلام کا پتہ چل جائے۔
2 راوی کی اپنی تصریح سے ادراج کا پتہ چل جائے
3 کوئی وسیع الاطلاع محدث ادراج کی نشاندہی کرے
4 سیاق وسباق حدیث سے ادرج کا پتہ چل جائے

5 حضور اکرم ﷺ سے اس قسم کا قول صادر ہونا ناممکن ہے

س۔ مدرج کے احکام کیا ہیں؟

ج۔ مدرج کا شمار ضعیف حدیث کے طور پر ہوتا ہے۔ ادرج اگر سہواً ہو تو صاحب ادرج پر کوئی مواخذہ نہیں لیکن اگر ادراج بکثرت ہو تو اس کے ضبط پہ چوٹ پڑتی ہے۔ عمدہ ادرج کرنا بالاتفاق حرام ہے۔

س۔ مدرج کے مصادر کون کون سے ہیں؟

ج۔ محدثین کی اس حوالہ سے مندرجہ ذیل کتب معروف مصدر ہیں۔

1 الفصل للوصل المدرج فی النقل / خطیب بغدادیؒ
2 تقریب المنہج بترتیب المدرج / حافظ بن حجرؒ
3 المدرج الی المدرج / علامہ سیوطیؒ
4 تسھیل المدرج الی المدرج / سید عبدالعزیز بخاریؒ

س۔ مقلوب کی اصطلاح حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اس سے مراد وہ احادیث ہیں جس میں راوی نے کوئی شے سند یا متن میں بھول کر یا جان بوجھ کر تبدیل کر دی ہو۔

س۔ مقلوب کی اقسام کیا ہیں؟

ج۔
1 حدیث کو غلطی سے دوسری سند سے بیان کرنا۔
2 غلطی سے متن میں تبدیلی واقع ہونا۔
3 سند یا متن میں عمداً تبدیلی کرنا۔
4 تعجب انگیزی کی خاطر سند یا متن میں کوئی تبدیلی کرنا۔
5 کسی امتحان کی خاطر تبدیلی کرنا۔
6 سند اور متن میں برابر تبدیلی کر دینا۔

س۔ مقلوب حدیث کے کیا احکام ہیں؟

ج۔ مقلوب حدیث کا معاملہ بھی ضعیف حدیث کا سا ہے کیونکہ راوی کے ضبط میں اختلال کی وجہ سے تبدیلی آگئی تو اسے امتحان کی خاطر برقرار رکھ لیا گیا لیکن اسے پسندیدہ امر قرار نہیں دیا گیا ہر قسم کی تبدیلی حرام ہے۔ مقلوب کی معرفت

کیلئے ضروری ہے کہ محدث کا حافظ قوی' علم وسیع اور روایات کی اسانید پر گہری نظر ہو۔

س۔ مقلوب حدیث کے مصادر کیا ہیں؟

ج۔ علامہ خطیب بغدادی کی کتاب'' رافع الارتیاب فی المقلوب من الاسماء و الانساب اور دارقطنی کی علل پر جلاء القلوب فی معرفۃ القلوب بہترین کتابیں ہیں۔

س۔ علم حدیث میں '' مزید فی متصل الاسانید'' کی اصطلاح کے کیا معانی ہیں؟

ج۔ جب راوی سند میں ایک ایسے شخص کا اضافہ کرے جسے دوسرے راویوں نے ذکر نہ کیا ہو۔

س۔ '' مزید فی متصل الاسانید'' کے مصادر کیا ہیں؟

ج۔ خطیب نے ایک کتاب تمیز المزید فی متصل الاسانید لکھی ہے جو ابن الصلاح کے قول کے مطابق بعض مشمولات کے حوالہ سے محل نظر ہے۔

س۔ '' مضطرب'' کی اصطلاح علم حدیث میں کیونکر وارد ہے؟

ج۔ مضطرب وہ حدیث ہے جس کی روایت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

س۔ مظرب احادیث کی کیا صورتیں ہیں؟

ج۔ 1 سند میں اضطراب ہو

2 متن میں اضطراب ہو

س۔ مضطرب حدیث کے کیا احکام ہیں؟

ج۔ اضطراب حدیث کے ضعف کا باعث ہے راوی یا رواۃ کے عدم ضبط کی علامت ہے۔

س۔ مضطرب حدیث کی پہچان کیسے ممکن ہے؟

ج۔ مضطرب حدیث کی پہچان عمیق فہم' حاوی علم' راویوں کے مراتب کے کامل اور ادراک اور علوم حدیث کی کامل معرفت کے بغیر ناممکن ہے۔

س۔ مضطرب حدیث کے مصادر کیا ہیں؟

ج۔ حافظ ابن حجر نے دارقطنی کی العلل سے مضطرب حدیث پر ایک کتاب

''المقترب من بیان المضطرب'' لکھی ہے یہ کتاب ابھی تک نہیں چھپی۔ اس
کا مخطوطہ برلن لائبریری میں 1141 نمبر کے تحت موجود ہے۔

س۔ المصحف کی اصطلاح علم حدیث میں کیونکر مشہور ہے؟

ج۔ مصحف سے مراد وہ شخص ہے جو مماثل حروف کی وجہ سے صحف کی قرات میں
غلط بیانی کرے

س۔ محرف سے کیا مراد ہے؟

ج۔ محرف سے معنی تبدیلی کرنا ہے۔

س۔ تصحیف سے کیا مراد ہے۔

ج۔ تصحیف سے مراد احادیث میں کسی لفظ کو اسکی متعارف شکل سے کسی اور
طرح سے بدل دینا ہے۔

س۔ تصحیف کی کونسی اقسام ہیں؟

ج۔ 1 سند میں راوی کے نام میں تبدیلی کرنا۔
2 متن میں کوئی تبدیلی کرنا
3 ایسی تبدیلی جو کوئی شخص کتاب نقل کرتے وقت کر دیتا ہے۔
4 ایسی تبدیلی جو کوئی شخص کسی لفظ میں سنتے وقت کر دیتا ہے
5 ایسی تبدیلی جس میں لفظ تو وہی رہے لیکن اس کے معنی وہ لئے
جائیں جو حدیث کے مطابقت نہ رکھتے ہوں۔
6 جب کسی لفظ میں تبدیلی کر دی جائے۔

س۔ مصحف کی حیثیت کیا ہے؟

ج۔ مصحف وجہ ضعف ہے۔ تصحیف حدیث علماء کے نزدیک مردود ہے چاہے اصل
حدیث صحیح ہی کیوں نہ ہو۔

س۔ تصحیف کے مصادر کیا ہیں؟

ج۔ مندرجہ ذیل کتب بنیادی اور معروف مصادر ہیں:
1 التصحیف والتحریف وشرح ما یقع فیہ / ابو احمد حسن بن
عبداللہ العسکری

2 اصلاح خطاء المحدثین / ابوسلیمان حمد الخطابی
3 التصحیف / ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی

س۔ اختصار الحدیث سے کیا مراد ہے؟
ج۔ جب محدث حدیث کے ایک حصہ کی روایت کرے اور دوسرے کو حذف کر دے۔

س۔ اختصار الحدیث کے بارے کیا احکام ہیں؟
ج۔ مطلقاً ممنوع ہے۔

س۔ روایت بالمعنی سے کیا مراد ہے؟
ج۔ جب راوی کوئی سنی ہوئی بات کے الفاظ کی بجائے معانی کی روایت کرے تو یہ رویت بالمعنی کہلائے گا۔

س۔ روایت بالمعنی کی حیثیت کیا احکام ہیں؟
ج۔ روایت بالمعنی کے حوالہ سے تمام علماء محدثین کا اتفاق ہے کہ یہ جائز نہیں ہے تاھم چند علماء کی طرف سے مشروط جواز ہے۔ جس کا اجمال درج ذیل ہے۔

1 جب راوی الفاظ اور ان کے مقاصد کا عالم ہو۔
2 مترادف لفظ کی تبدیلی جائز ہے۔
3 حدیث کا تعلق جوامع الکلم سے نہ ہو۔
4 حدیث کا تعلق امور تعبدی سے نہ ہو۔
5 مفردات میں تبدیلی جائز ہے۔
6 جب الفاظ متحضر ہوں۔
7 جب راوی اصل لفظ بھول جائے لیکن اس کے معنی ذہن میں نقش رہیں۔
8 حدیث شرعی معانی پر مستحضر ہو۔
9 ترجمہ اصل عبارت کے معانی کے ابلاغ سے قاصر نہ ہو
10 ظاہر و باطن کے لحاظ سے اصل کے برابر ہو۔

غریب الحدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی حدیث جس کے الفاظ سے اس کے معانی واضح نہ ہوں۔

س۔ غریب الحدیث کے مصادر کون کون سی مشہور کتب ہیں؟

ج۔ 1 غریب الحدیث / ابوعبید قاسم بن سلام

2 کتاب اصلاح الخطا / ابومحمد عبداللہ بن قتیبہؒ

3 ذیل علی کتاب بن قتیبہ / ابوسلیمان الخطابی

4 غریب القرآن الحدیث / ابوعبید الہروی

5 المغیث فی غریب القرآن والحدیث / ابوموسیٰ المدینی

6 الفائق فی غریب الحدیث / علامہ جاراللہ زمخشری

7 غریب الحدیث / ابوالفرج عبدالرحمٰن الجوزی

8 النہایہ فی غریب الحدیث / ابن الاثیر الجزری

9 بیان المشکل / ابن فورک

س۔ مجہول سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جب کسی حدیث کا کوئی راوی کسی غیر معروف نسبت، کنیت، لقب، صفت، پیشہ وغیرہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

س۔ مجہول کی اقسام کیا ہیں؟

ج۔ 1 جب عدالت ظاہری و باطنی دونوں اعتبار سے مجہول ہو۔

2 جب باطنی عدالت مجہول ہو وہ بظاہر عادل ہو اور وہ مستور ہو۔

3 جو ذاتی طور پر طلب علم کے حوالہ سے علماء میں غیر معروف ہو۔ اور اس شخص کی روایت صرف ایک ہی راوی کے ذریعے پہنچی ہو۔

س۔ مجہول راوی کی حیثیت کیا ہے؟

ج۔ مجہول العین کی روایت قابل قبول نہیں۔ الا یہ کہ اس کا مجہول ہونا رفع ہو جائے۔ جبکہ مجہول الحال کی روایت کو مشروط طور پر قبول کیا گیا ہے حالات کے واضح ہونے تک اس پر عمل موقوف کیا جاتا ہے۔

س۔ مبہم سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جب مروی عنہ کا نام اختصاراً نہ لیا گیا ہو۔ اور اس کا علم بعض دوسری روایات

میں وارد اسماء کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہو

س۔ مبہم کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ 1 سند میں ابہام:۔ جب سند میں مروی عنہ کا نام اختصاراً نہ لیا گیا ہو۔

2 متن میں ابہام:۔ جب زمانہ کا یقین متن میں نہ کیا گیا ہو۔

س۔ مبہم روایات کی حثیت احکامی طور پر کیا ہے؟

ج۔ مبہم راوی کا نام جب تک مذکور نہ ہو اس کی حدیث قبول نہیں کی جاتی اس لئے کہ خبر کے مقبول ہونے کے لئے راویوں کی عدالت شرط ہے جس کا نام مبہم ہے۔

س۔ مبہمات کے مصادر کیا ہیں؟

ج۔ 1) الغوامض المبھمات / عبدالغنی سعید المصری

2) المبھمات / خطیب بغدادی

3) الغوامض والمبھمات / ابوالقاسم ابن بشکوال

4) الاشارات المبھمات / امام نووی

5) المستفاد من مبھمات المتن والاسناد / شیخ ولی الدین العراقی

س۔ بدعت کی اصطلاح علم الحدیث میں کیونکر متعارف ہے؟

ج۔ بدعت سے مراد کسی نئی چیز پر وہ اعتقاد ہے جو نبی کریم ﷺ سے منقول معروف کے خلاف ہے۔ لہذا مبتدع وہ شخص ہے۔ جو کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا ہو۔

س۔ بدعت" کیونکر ظہور پذیر ہوئی ہے؟

ج۔ 1) ذاتی خواہشات اور پسند کو دینی رنگ دینا

2) دشمنی یا عقیدے میں غیر معروف عوامل کو شہرت دینا۔

3) ذاتی مفادات کی تسکین کیلئے دینی بنیاد لینا۔

س۔ بدعت کی اقسام کیا ہیں۔

ج۔ 1 کافرانہ بدعت (مستلزم کفر)

2 فاسقانہ بدعت (مستلزم فسق)

س۔ کافرانہ بدعت کیا ہے؟

ج۔ کافرانہ بدعت سے مراد راوی کا کسی امر کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا ہے جس پر کفر لازم آتا ہے۔

س۔ فاسقانہ بدعت کیا ہے؟

ج۔ فاسقانہ بدعت سے مراد راوی کا کسی ایسے امر کا اعتقاد رکھنا ہے جس پر اصلاً کفر لازم نہ آتا ہو تاہم اس کی خرابی پر علماء یکسو نہ ہوں۔

س۔ اہل بدعت کی روایات کی کیا حیثیت ہے؟

ج۔ اہل بدعت کی روایات کے قبول ورد میں بنیادی اہمیت اعتقاد کی نوعیت ہے۔ لہذا اس کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ اعتقاد کے حوالہ سے ہوگا تاھم یہ واضح ہے کہ کافرانہ بدعت کے مرتکب کی روایت ناقابل قبول ہے جب کہ فاسقانہ بدعت کے مرتکب کے قبول کرنے میں مشروط اجازت ہے۔

س۔ سوءحفظ'' کی علم حدیث میں کیا حیثیت ہے؟

ج۔ سوءحفظ روایت حدیث کے حوالہ سے ایک اھم طعن ہے۔ جس میں راوی کے بیان کی صحت کا پہلو اس کی خطا کے پہلو پر ترجیح اس کے بدحافظے کی وجہ سے نہیں لے سکتا۔

س۔ سوءحفظ کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ 1 لازم:۔ جب پوری زندگی کے پورے اوقات میں سوءحافظہ لاحق ہو۔

2 غیر لازم:۔ جب سوءحفظ وقتی سبب کے باعث لاحق ہو۔

س۔ سوءحفظ کے احکام کی نوعیت کیا ہے؟

ج۔ سوءحفظ کے شکار راوی کی احادیث کی قبولیت بہت حد تک مشروط ہے۔

س۔ مختلط راوی کی حیثیت کیا ہے؟

ج۔ اختلاط سے پہلے کی احادیث قابل قبول اور اختلاط کے بعد کی قابل توقف ہیں اشباہ کے رفع ہونے کے بعد ہی روایت قبول ہو سکتی ہے اختلاط کے بعد کی روایت عدم قابل قبول ہیں۔

س۔ مختلط احادیث کے حوالہ سے علماء کرام کی کیا تصانیف ہیں؟

ج۔ 1 الکواکب النیرات فی معرفتہ من اختلط من الروۃ الثقات / ابن الکیال۔

2 الاغتباط بمن رمی بالاختلاط / حافظ ابراہیم بن محمد سبط العجمی الحلبی۔

س۔ مروی عنہ کے حوالے سے خبر کی کیا تقسیم کی گئی ہے؟

ج۔ حافظ ابن حجر نے مروی عنہ کے حوالہ سے احادیث کی مندرجہ ذیل تقسیم کی ہے۔

1 مرفوع 2 معوقوف

3 مقطوع 4 حدیث قدسی

س۔ حدیث قدسی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قدسی قدس سے ہے جس کے معنی پاکیزگی کے ہیں۔ بے عیب ہونا اور بابرکت ہونا۔ اصطلاحی معانی کے اعتبار سے ہر وہ کلام جس کا اصدار وانشاء اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس سے ہوتا ہے۔ اوراس کو رسول اکرم ﷺ رب تعالیٰ کے حوالہ سے بیان کریں۔

س۔ ملا علی قاری نے حدیث قدسی کی کیا تعریف کی ہے؟

ج۔ حدیث قدسی وہ ہے جسے راویوں کے صدر اور ثقہ حضرات کے ماخذ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ سے روایت کریں۔ یہ کلام کبھی بواسطہ جبرائیل اور کبھی وحی الہام یا خواب کی صورت میں عطا ہوا۔ لیکن اس مفہوم کی تعبیر کا اختیار آنحضرت ﷺ کو تفویض ہے کہ وہ جس نوع کا کلام میں چاہیں اسے ادا کریں۔

س۔ حدیث قدسی اور وحی قرآن میں کیا فرق ہے؟

ج۔ قرآن اپنے تمام کلمات، حروف اور اسلوب میں وحی متواتر کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن کی روایت بالمعنی حرام ہے جبکہ حدیث قدسی کے معانی بذریعہ الہام ومنام من جانب اللہ ہی کے ہیں۔ یہ قرآن کی طرح اللہ کا کلام نہیں بلکہ یہ وحی کی کسی خاص قسم سے مختص نہیں ہے۔ اس کی روایت بالمعنی جائز

ہے۔ حدیث قدسی قرآن سے مختلف اور مرتبہ کے لحاظ سے کم ہے۔

س۔ حدیث قدسی اور دوسری احادیث میں کیا فرق ہے؟

ج۔ عام احادیث کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف ہوتی ہے جبکہ حدیث قدسی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے لیکن اس کی روایت آنحضرت ﷺ کرتے ہیں۔ دونوں کا مرجع وحی الٰہی ہے لیکن ایک میں یہ مرجع واضح الفاظ میں بیان ہوتا ہے جبکہ دوسری میں متصور ہوتا ہے۔

س۔ حدیث قدسی کے مصادر کیا ہیں؟

ج۔ 1 تمام امہات کتب حدیث

2 الاتحافات السنیہ / علامہ مناوی

3 احادیث قدسیہ / مطبوعہ مطبع دار الحکمۃ دمشق

س۔ مرفوع سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مرفوع وہ روایت ہے جس میں ایک صحابیؓ رسول اللہؐ کے قول وفعل کی خبر دے۔

س۔ مرفوع کی کونسی اقسام ہیں؟

ج۔ (1) <u>مرفوع قولی تصریحی</u>: وہ حدیث جس میں صحابی تصریح کرے کہ یہ قول رسول اللہؐ کا ہے۔

(2) <u>مرفوع فعلی تصریحی</u>: جس میں صحابی حضورؐ کے کسی فعل کی صراحت کرے۔

(3) <u>مرفوع تقریری تصریحی</u>: جس میں راوی اس بات کی صراحت کرے کہ اس نے رسول اللہؐ کے سامنے کوئی کام کیا اور آپؐ نے اس پر یہ کہا۔

(4) <u>مرفوع قولی حکمی</u>: کوئی صحابی جب کسی ایسے واقعہ کی خبر دے جو نہ تو اسرائیلات میں ہے نہ اس میں صحابی کا اجتہاد کا دخل ہو اور نہ وہ بات حل لغات یا شرح غیب سے ہو۔

(5) <u>مرفوع فعلی حکمی</u>: کوئی صحابی ایسا کام کرے جس میں اس اجتہاد کا دخل نہ ہو۔

(6) مرفوع تقریری حکمی: اگر صحابی یہ خبر دے کہ لوگ آنحضورؐ کے زمانے میں ایسا کہتے یا کرتے تھے تو یہ خبر تقریری حکمی کہلائے گی۔

س۔ موقوف روایت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ موقوف سے مراد یہ ہے کہ سلسلہ اسناد اس طرح صحابی پر ختم ہو کہ الفاظ صریح ہوں کہ منقول صحابی کا قول فعل یا تقریر ہے اس میں تمام شرائط تو نہ ہوں۔اور اس میں سند کا سلسلہ ایک شخص پر رک گیا ہو۔

س۔ موقوف روایت کی صحت کے بارے کیا حکم ہے؟

ج۔ (1) موقوف حدیث کے ساتھ لفظی یا معنوی قرائن مل جائیں تو وہ مرفوع کی حیثیت اختیار کر جائے گی اور اسے حجت سمجھا جائے گا۔

(2) جب صحابی ہی صحابی کا تذکرہ کرے یا ان کے قول کو اس عہد سے متعلق کر کے بیان کرے جمہور علماء کے نزدیک یہ مرفوع ہے۔

س۔ مقطوع سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وہ روایت جو قول و فعل کے لحاظ سے تابعی پر موقوف ہو جائے۔

س۔ مقطوع اور منقطع میں فرق کیا ہے؟

ج۔ منقطع مرسَل کی طرح ہے جس میں تابعی اور اس سے نیچے کی شخصیت کے قول و فعل کی روایت کی سند وہیں ختم ہو جائے۔جبکہ مقطوع وہ حدیث ہے جس کی سند تابعی یا اس سے نیچے تبع تابعی یا اس کے بعد کسی شخص پر ختم ہو جاتی ہو۔

س۔ مقطوع حدیث کی کیا حکمی حیثیت ہے؟

ج۔ حدیث مقطوع احکام شرعیہ میں حجت نہیں ہے البتہ قرائن مل جائیں تو وہ مرفوع بن جائیگی اور اسکے احکام مرفوع کے ہو جائیں گے۔

س۔ مقطوع احادیث کے حوالہ سے علماء نے کیا کام کیا ہے؟

ج۔ موقوف و مقطوع روایات کے حوالہ سے مندرجہ ذیل تصانیف مشہور ہیں۔

1۔ مصنف عبدالرزاق / عبدالرزاق بن ہمام

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ / ابوبکر بن ابی شیبہ

3۔ تفسیر بالماثور / ابن جریر طبری

س۔ مُسند سے کیا مراد ہے؟

ج۔ علم حدیث میں مسند سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند آنحضور ﷺ سے متصل ہو۔

س۔ مسند کی احکامی حیثیت کیا ہے؟

ج۔ بقول خطیب ایسی احادیث شریعت کی بنیاد ہیں اور انہی سے احکام مستنبط ہوتے ہیں۔ان کا قبول کرنا اور ان پر عمل لازم ہے۔ان کا رد کرنے والا گناہ گار ہے۔

س۔ حدیث مُسلسل سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جب کسی حدیث کے سب راویوں کے متعلق کوئی خاص ملاحظات ہوں یعنی نقل کرتے وقت سب راویوں نے قسم کھائی ہو یا اپنا ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیا ہو، ایسی حدیث کو حدیث مُسلسل کہتے ہیں۔

س۔ حدیث مُسلسل کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ 1 مسلسل الحلف : جس میں راویوں نے باہمی طور پر حلف اٹھایا ہو۔

2 مسلسل الید: جس میں راویوں نے ایک دوسرے کی ہاتھ میں ہاتھ دیا ہو۔

س۔ حدیث عالی کون سی ہوتی ہے؟

ج۔ جب اسناد مکمل ہوں لیکن بہت مختصر ہوں اس لئے کہ آخری راوی نے ابتدائی راوی سے صرف چند اشخاص کے واسطے سے روایت کیا ہو۔

حدیث رسول ﷺ اور سنت رسول ﷺ

س۔ حدیث اور سنت کے معانی میں لغوی طور پر کیا اختلاف ہے؟

ج۔ حدیث کے لغوی معنی خبر، بیان یا واقعہ کے ہیں جبکہ سنت کے لغوی معنی راہ، روش اور عادت کے ہیں۔

س۔ حدیث اور سنت کے اصطلاحی معانی کیا ہیں؟

ج۔ حدیث اپنے اصطلاحی معانی کے اعتبار سے رسول ﷺ یا آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال، افعال یا تقریر کے ہیں جبکہ سنت کے اصطلاحی معنی میں اس سے مراد وہ طریقہ کار جو آنحضور ﷺ نے اپنایا اور بتایا اور پھر ان کے خلفاء راشدین بھی اس کے پابند رہے۔

س۔ اصول فقہ میں سنت سے مراد کیا ہے؟

ج۔ اصول فقہ میں سنت سے مراد وہ امور ہیں جو آنحضرت ﷺ سے قرآن مجید کے علاوہ منقول ہوئے۔ بقول امام راغب نبیؐ کی سنت ان کا وہ طریق کار تھا جو وہ سوچ سمجھ کر اختیار فرمایا کرتے تھے۔

س۔ علامہ شاطبی نے سنت کے کون سے تین معانی بیان کئے ہیں؟

ج۔ (1) سنت بمقابلہ بدعت

(2) سنت بمعنی اقوال و افعال رسول ﷺ

(3) سنت وہ احکام جن پر صحابہ کرامؓ کا عمل رہا اور وہ قرآن مجید میں نہ تھا۔

س۔ سنت کی حجت پر کیا کچھ وارد ہے؟

ج۔ (1) شریعت اسلامی میں سنت دوسرا بنیادی ماخذ و مصدر ہے۔

(2) سورۃ الانفال میں خود اللہ تعالیٰ نے اطاعت (سنت) رسولؐ کا حکم دیا۔ سورۃ انسا، سورۃ الاحزاب اور چند دیگر مقامات پر بھی اسی قسم کے ارشادات خداوندی موجود ہیں۔

(3) آنحضرت ﷺ نے بھی سنت کی اطاعت و پابندی کا حکم دیا اور اس سے ہٹ کر جو کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا گیا اس کو آپؐ نے سراسر گمراہی قرار دیا۔

(4) قرآن مجید میں حکمت سے مراد بقول امام شافعی سنت رسول مراد ہے۔

س۔ احکام شریعت میں سنت کی کیا حیثیت ہے؟

ج۔ فرض احکام کے بعد سنت کی پیروی لازم ہے۔ سنت ہدی کا ترک کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے جبکہ سنت زائدہ کا ترک قابل گرفت نہیں ہے۔ اس کی پیروی میں ثواب اور عدم پیروی پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

س۔ حدیث کی احکامی حیثیت کیا ہے؟

ج۔ حدیث صحیحہ کو اسلامی شریعت میں قرآن مجید کے بعد نص مانا جاتا ہے۔

س۔ انکار حدیث کے فتنہ کی اصل وجوہات کیا ہیں؟

ج۔ (1) منکرین حدیث دراصل توحید کی آڑ لیکر نبوت کی اطاعت سے گلوخلاصی چاہتے ہیں۔

(2) قرآن مجید کی آیات کی تشریح وتوضیح میں اپنے آپ کو حدیث کی پابندیوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔

(3) جدت پسندی اور آزادروی پابندی سنت سے بغاوت پر اُکساتی ہے۔

(4) غیر مسلموں میں مقبولیت کو بڑھانے اور اپنے آپ کو آزاد خیال دانشور کہلانے کیلئے من مانی تاویلوں کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔

س۔ حدیث وسنت میں کیا رشتہ ہے؟

ج۔ حدیث کلام اور سنت عمل ہے۔ حدیث آنحضرت ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریر کا وہ حصہ جو قرآن مجید میں نہیں ہے۔ جبکہ سنت دراصل وہ طریقہ زندگی ہے جو ان روایات حدیث سے معلوم اور مستنبط ہوتا ہے۔ سنت گویا کہ حدیث کی وہ روح ہے جو عمل کے طور پر ابھر کر سامنے آتی ہے۔

س۔ علامہ خضری نے سنت کے معانی کا دائرہ کار کہاں تک بیان کیا ہے؟

ج۔ سنت کا لفظ نبی کریم ﷺ سے منقول ہر قول، فعل اور تقریر پر ہوتا ہے اور اس

لفظ کی ضد بدعت ہے۔

تاریخ وتدوین حدیث

(عہد رسالت میں)

س۔ حدیث کی تدوین کی کیوں ضرورت تھی؟

ج۔ 1 حدیث شریعت اسلامی میں قرآن کے بعد احکام شریعت کا دوسرا بڑا ماخذ تھا۔

2 قرآن کی تشریح وتوضیح آنحضرت ﷺ کے فرمودات، عمل اور تقاریر کے تناظر ہی میں صحیح ہوسکتی ہے۔

3 آنحضرت ﷺ کا فرمان تھا کہ خدا اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، اس کو محفوظ کیا اور پھر دوسرے تک پہنچا دیا۔

4 خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان روایات اور احادیث کو ان تک پہنچا دیں جو آج موجود نہیں ہیں۔

س۔ حدیث کی غلط روایت کرنے پر آنحضرت ﷺ نے کون سے عذاب کی نوید دی ہے؟

ج۔ ترمذی میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری طرف دیدہ دانستہ کوئی غلط بات منسوب کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ کو سمجھے۔

س۔ عہد نبوی میں حدیث نبوی کے محفوظ کرنے کے کیا اہتمامات تھے؟

ج۔ 1 صحابہ کرامؓ باہم بیٹھ کر حدیثوں کا دورہ کیا کرتے۔

2 انفرادی سطح پر حدیثوں کو یاد کرنے کا اہتمام کیا جاتا۔

3 آنحضرت ﷺ کی مجلس میں حاضر آپ کے فرمودات غیر موجود دوسرے اصحابہ کرام تک پہنچا دیتے۔

4 نزول قرآن کے دوران کتابت حدیث منع تھی۔ چنانچہ ابتداء میں کتابت کا اہتمام نہ کیا گیا۔ لیکن نزول قرآن کی تکمیل کے بعد صحابہ کرام نے

انفرادی طور پر کتابت حدیث کا بھی اہتمام کیا۔

س۔ عہد نبوی ﷺ میں کتابت حدیث کے کون سے نامور ذخیرے تھے؟

ج۔ 1 کتاب الصدقہ

یہ احادیث نبوی کا وہ مستند و مشہور مجموعہ ہے جو خود نبی کریم ﷺ نے املا کرایا۔ مہر نبوت لگوائی اور اپنے عمال کو بھیجنے کیلئے تیار کروایا۔ اس میں مویشیوں کی زکوٰۃ کی تفصیلات اور دیگر مسائل درج تھے۔ یہ مجموعہ عمال کو بھیجنے سے قبل ہی آنحضرت ﷺ کا وصال ہو گیا اور پھر اس کو عہد صدیقی میں عمال کو بھیجا گیا۔

2 صحیفہ عمرو بن حزمؓ

یہ صحیفہ بھی خود نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب سے ایک کتاب کی صورت میں لکھوایا۔ اس میں طہارت، نماز، زکوٰۃ، عشر، حج، عمرہ، جہاد، غنیمت اور جزیہ کے احکام تھے۔ ۱۰ھ میں جب آنحضرت ﷺ نے عمرو بن حزم کو نجران کا گورنر بنایا تو اسے دیا۔ عمرو بن حزمؓ نے بعد میں اس میں آنحضرت ﷺ کے دوسرے اکیس نوشتے جو آپ نے عازر بن عریضؓ کے یہودیوں، بنو تمیم، قبائل جہنیہ و حذام، بنی طے اور بنو نقیب کو لکھوائے تھے، اس میں حاصل کر کے جمع کر دیئے۔ اور ایک اہم سرکاری دستاویز کے طور پر اپنے ہاں محفوظ کر لیا۔

3 صحف وائل بن حجرہ

وائل بن حجرہ کو اس کی درخواست پر آنحضرت ﷺ نے ایک نوشتہ حضرت امیر معاویہؓ سے لکھا کر دیا۔ جس میں نماز اور زکوٰۃ کے احکام درج تھے۔

4 خطوط شاہان کرام

آنحضرت ﷺ نے قرب و جوار کی اہم سلطنتوں کے بادشاہوں کو دعوتی خطوط لکھے جو دعوت و تعلیم کا بہترین خزانہ تھے۔ ذیل میں بادشاہوں کے نام دیئے جاتے ہیں جن کو یہ خطوط لکھے گئے۔

1 قیصر روم

2 خسرو پرویز کسریٰ شاہ ایران

3 نجاشی شاہ حبشہ

4 مقوقس شاہ مصر، اسکندریہ

5 منذر بن ساوی شاہ بحرین

6 شاہ عمان

7 رئیس عمامہ یہودہ بن علی

8 امیر دمشق حارث غسانی

5 عمال کے نام ہدایت نامے

آنحضرت ﷺ نے اپنے حکام، عمال اور قضاہ کو بہت سارے تحریری وثائق عطا فرمائے جوان کیلئے راہنما کی حیثیت رکھتے تھے۔ یہ وثائق اب حدیث کی کتب میں محفوظ ہیں۔ لیکن یہ وثائق بھی اس دور کی تحریر حدیث کے حوالہ سے اہم دستاویز ہیں۔

6 عہد نامے، جاگیر بخشی کے ملکیت نامے، امان نامے، وقف نامے وغیرہ

آنحضرت ﷺ نے ریاست مدینہ کے معاملات میں تحریری حکمناموں کا ہمیشہ اہتمام کیا۔ اور اسطرح آپ کے دور کے عہد نامے، جاگیر بخشی کے ملکیت نامے، امان نامے اور وقف نامے اس دور کی تحریری یادداشت کا بہت بڑا ثبوت ہیں۔

7 صحیفۃ الصادقہ

حضرت عبد اللہ بن العاصؓ نے آنحضرت ﷺ کی اجازت سے آپ کے فرمودات پر مشتمل یہ صحیفہ تیار کیا، جس میں ابن اثیر کی روایت کے مطابق ایک ہزار احادیث تھیں۔ یہ صحیفہ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ ان صحف کی شہادت دیگر صحابہ کرام سے بھی ملتی ہے۔

8 صحیفہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ

حضرت عبداللہ عباسؓ بڑے اہتمام سے آنحضور ﷺ کی احادیث و احوال سیرت کے واقعات اپنے پاس تختیوں، چمڑے اور کپڑے کے ٹکڑوں اور کاغذ

پر لکھ لیا کرتے تھے۔ آپ کے شاگرد حضرت سعد بن جبیر کی روایت کے مطابق آپ انہی سے احادیث املاء کراتے۔ صحف ابن عباسؓ آپ کی وفات کے بعد تک آپ کے بیٹے حضرت علیؓ کے ورثہ میں محفوظ رہا۔ اور لوگوں نے اس سے استفادہ کیا۔

9 صحیفہ حضرت جابر بن عبداللہؓ

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے مناسک حج پر آنحضرت ﷺ کے فرمودات جمع کر کے ایک صحیفہ تیار کیا۔ اس میں آنحضرت ﷺ کا آخری خطبہ حجۃ الوداع بھی شامل تھا۔ مشہور تابعی حضرت قتادہ ابن دعامہؒ اس صحیفہ کی بڑی تعریف کرتے تھے۔ احادیث کی متعدد کتابوں میں اس صحیفہ کا تذکرہ موجود ہے۔

10 صحیفہ حضرت سمرہ بن جندبؓ

یہ صحیفہ بھی حضرت سمرہ بن جندبؓ نے آنحضرت ﷺ کے فرمودات واحادیث سے تیار کیا تھا جو آپ نے اپنے بیٹوں کو روانہ فرمایا۔ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ سمرہ نے جو مکتوب اپنے بیٹوں کے نام روانہ کیا اس میں بہت سا علم موجود ہے۔

11 صحیفہ سعد بن عبادۃ انصاریؓ

حضرت سعد بن عبادہ انصاریؓ نے احادیث رسول کریم ﷺ پر مشتمل یہ صحیفہ تیار کیا۔ آپ کے بیٹے اسی صحیفہ سے احادیث روایت کرتے تھے۔ یہ صحیفہ عبداللہ بن اوفیٰؓ کی کتاب سے منقول ہے۔

12 حضرت ابو ہریرۃؓ کی کتابت حدیث

حضرت ابو ہریرۃؓ نے عہد رسالت میں احادیث کو زبانی یاد کیا۔ اور اس عہد کے آخری دنوں میں اپنے حفظ و ذہانت سے تمام احادیث احاطہء تحریر میں لائے۔ آپ کے تلمیذ حضرت حسن بن عمروؓ کے بیان سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کے پاس پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث کتابت شدہ تھیں۔

13 حضرت انسؓ کی کتابت حدیث

حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ کے گھر میں دس سال تک گھر کے ایک فرد کی طرح رہے۔ آپ نے عہد رسالت ہی میں حدیث کے بہت سے تحریری مجموعے تیار کیے۔ بلکہ از روئے احتیاط انہیں سنا کر نبی کریم ﷺ سے اسکی توثیق بھی کروا لیتے۔ حاکم مستدرک میں ہے۔

"ہم حضرت انسؓ سے زیادہ اصرار کرتے تو وہ بیاضیں نکال کر لاتے اور ہم کو دکھا کر یہ فرماتے یہ وہ تمام حدیثیں ہیں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنیں اور پھر آپ کو پڑھ کر سنائیں"۔

14 حضرت عبید بن ابی رافعؓ کی کتابت حدیث

حضرت عبید بن ابی رافعؓ آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے نبی کریم ﷺ سے احادیث لکھنے کی اجازت طلب کی جو دے دی گئی۔ طبقات ابن سعد سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے پاس احادیث رسول ﷺ کے تحریری مصحف موجود تھے۔

15 متفرق تحریری مجموعے

تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ متعدد صحابہ کرام نے انفرادی طور پر احادیث تحریری صورت میں اپنے پاس محفوظ کی ہوتی تھیں۔ جن میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام کے تحریری صحیفے بہت معروف ہیں۔

1 حضرت عبداللہ بن اوفیؓ
2 حضرت عبداللہ بن زبیرؓ
3 حضرت اسماء بنت عمیسؓ
4 حضرت براء بن عازبؓ
5 حضرت الدخاج بن تمیس
6 حضرت فاطمہ بنت محمدؐ
7 حضرت حسن بن علیؓ
8 حضرت مغیرہ بن شعبہؓ
9 حضرت رافع بن خدیجؓ

10 حضرت سعد بن عبادہؓ

11 حضرت سہیل بن سعد انصاریؓ

12 حضرت سلیمان فارسیؓ

13 حضرت سمرۃ بن جندبؓ

14 حضرت اُبی بن کعب

15 حضرت اسید بن حضیرؓ

16 حضرت زید بن ارقمؓ

17 حضرت زید بن ثابتؓ

18 حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

19 حضرت عائشہ صدیقہؓ

20 حضرت عبداللہ بن عمرؓ

﴿عہد خلفائے راشدین میں کتابت حدیث﴾

س۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے خلیفہ راشد کے دور میں کتابت حدیث کے حوالہ سے کیا اہم اقدامات ہوئے؟

ج۔ **کتاب الصدقہ**

کتاب الصدقہ کے نام سے آنحضرت ﷺ نے عمال کیلئے خصوصی ہدایات پر مبنی ایک حکمنامہ کتابت کرایا تھا۔ لیکن اس دوران آپ کا وصال ہوگیا اور وہ عمال کو عہد نبوی میں نہ بھیجا جا سکا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے کتاب الصدقہ کی متعدد نقول تیار کروائیں اور انہیں عمال کو بھیجا اور اس پر سختی سے عمل کرنے کے احکامات دیئے۔ علامہ ذہبی کے مطابق آپ نے پانچ سو احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جسے بعد میں آپ نے تلف کر دیا۔ (تذکرہ ۱:۵)

تاہم عہد صدیقی میں روایت حدیث میں انتہائی حزم و احتیاط کو قانونی شکل دیدی گئی۔ روایت کرنے والے کو اس روایت کے گواہ پیش کرنے پڑتے۔ اگر گواہ پیش نہ کرتے یا اصل ثبوت اطمینان بخش سطح پر نہ پیش کرتے تو اسے سزا کا سامنا کرنا پڑتا۔

س۔ عہد فاروقی میں کتابت حدیث کا کس قدر کام ہوا؟

ج۔ عہد فاروقی میں بھی عہد صدیقی کی پالیسی کو ملحوظ رکھا گیا۔ تاہم اس عہد میں تعلیم قرآن وحدیث کے مدارس قائم کر دیئے گئے اور ان میں مقرر کردہ صحابہ کرام کے علاوہ کسی کو حدیث کے روایت کرنے کی اجازت نہ تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تعلیم قرآن وحدیث پر مقرر تھے حضرت عمران کو خزینہ تعلیم قرار دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ غیر احکامی احادیث کی روایت کے خلاف تھے۔ جبکہ حضرت عثمانؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت ابو ذر غفاریؓ حدیثوں کا بیان کرنا ضروری سمجھتے تھے لیکن کثرت روایت میں

کراہت محسوس کرتے۔ حضرت عمرؓ کو حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا تھا کہ اگر آپ میری گردن پر تلوار رکھ دیں گے تو میں تب بھی وہ کلمات ضرور بیان کروں گا جو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنے تھے۔ امام مسلم نے عتبہ بن مرقد سے روایت کیا ہے کہ جب وہ آذربائیجان میں مقیم تھے تو حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کو ایک حدیث لکھ کر بھیجی۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ شیخین کتابت حدیث کے خلاف تھے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ شیخین کے دور میں قرآن مجید کے بعد سب سے اول مرتبہ احادیث کو حاصل تھا۔ اگر کتاب اللہ میں حکم نہ ملتا تو حدیث تلاش کی جاتی۔ اکثر ایسا ہوتا کہ حضرت عمرؓ مجمع عام میں کھڑے ہو کر پوچھتے کہ اس مسئلہ میں کیا کسی کو کوئی حدیث معلوم ہے۔ تکبیر جنازہ، غسلِ میت، جزیہ مجوس اور اسی قسم کے صدہا مسائل کے متعلق آپ جید صحابہ کرام سے پوچھ کر احادیث کا پتہ لگاتے۔

س۔ عہد عثمانی میں کتابت حدیث کا کس قدر کام ہوا؟

ج۔ عہد عثمانی میں بھی روایت و درایت کی وہی پالیسی رہی جو عہد صدیقی و فاروقی میں تھی۔ تاہم صحابہ کرام نے اپنے طور پر کتابت حدیث کا کام کیا جو ان کے پاس محفوظ رہا۔ تاکہ معاونت یادداشت کا کام دے۔

س۔ عہد علی میں کتابت حدیث کے حوالہ سے کیا خدمات انجام دی گئیں؟

ج۔ اس عہد میں بھی کتابت حدیث کی کوئی پابندی نہ تھی اور قبولیت حدیث و روایت حدیث کیلئے کڑا معیار تھا۔ حضرت علیؓ نے اپنے طور پر بھی احادیث کا ایک ذخیرہ قلمبند کیا۔ امام بخاریؒ نے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے اسی صحیفہ کے حوالہ سے اپنے ایک خط میں کہا:

''کہ ہم تمہارے سامنے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کوئی چیز تلاوت نہیں کریں گے۔ اس صحیفہ میں زخموں کی دیت، اونٹوں کے دانت اور مدینہ کے حرم ہونے کے بارے میں احکام ہیں''۔

س۔ پہلی اور دوسری صدی ہجری حدیث کی اشاعت اور ضبط کرنے میں کن لوگوں کی یادگار خدمات ہیں؟

ج۔ 1 سعید بن جبیرؒ جو کوفہ کے تھے اور انہوں نے ۹۵ ہجری میں وفات پائی۔
2 خارجہ بن زید بن ثابتؓ مدینہ کے تھے اور انہوں نے ۹۹ ہجری میں وفات پائی۔
3 ہمامہ بن منبہ یمن کے تھے انہوں نے ۱۰۲ ہجری میں وفات پائی۔
4 طاوس بن کیسانؒ مدائن کے تھے انہوں نے ۱۰۵ ہجری میں وفات پائی۔
5 محمد بن اسحٰق بغداد کے تھے انہوں نے ۱۰۷ ہجری میں وفات پائی۔
6 قتادہ بن دعامہؒ بھی بغداد کے تھے انہوں نے ۱۰۷ ہجری میں وفات پائی۔
7 سفیان بن عیینہ کوفہ کے تھے انہوں نے بھی ۱۰۷ ہجری میں وفات پائی۔
8 خواجہ حسن بصریؒ بصرہ کے تھے انہوں نے بھی ۱۱۰ ہجری میں وفات پائی۔
9 وہب بن منبہ یمن کے تھے، ۱۱۴ ہجری میں وفات پائی۔
10 ابن شہاب الزھری مدینہ کے تھے، ۱۲۴ ہجری میں وفات پائی۔
11 حماد بن ابی سلیمان کوفہ کے تھے انہوں نے ۱۳۰ ہجری میں وفات پائی۔
12 امام ابوحنیفہ کوفے کے تھے انہوں نے ۱۵۰ ہجری میں وفات پائی۔
13 ابن جریج مکہ کے تھے انہوں نے ۱۵۰ ہجری میں وفات پائی۔
14 ابن یسار مدینہ کے تھے انکی ۱۵۱ ہجری میں وفات ہوئی۔
15 امام اوزاعی دمشق کے تھے انکی ۱۵۷ ہجری میں وفات ہوئی۔
16 امام سفیان ثوری بصرہ کے تھے انکی ۱۶۱ ہجری میں وفات ہوئی۔
17 حافظ ابن لہیعہ ؒ مصر کے تھے انکی ۱۷۴ ہجری میں وفات ہوئی۔
18 امام مالکؒ مدینہ کے تھے انکی ۱۷۹ ہجری میں وفات ہوئی۔
19 عبداللہ بن مبارکؒ مرو کے تھے انکی ۱۸۱ ہجری میں وفات ہوئی۔
20 ابن جنادہؒ مصر کے تھے انکی ۱۹۱ ہجری میں وفات ہوئی۔
21 وکیع بن جراحؒ نیشاپور کے تھے ان کی ۱۹۷ ہجری میں وفات پائی۔
22 قزاز معن بن عیسٰیؒ مدینہ کے تھے ان کی ۱۹۸ ہجری میں وفات پائی۔

س۔ عہد صحابہ میں قائم کئے گئے مدارس حدیث کون کون سے تھے؟

ج۔ 1 درس حدیث حضرت عائشہؓ کے شاگردوں کی تعداد دو سو سے زائد تھی۔

2 حبان بن ابی جبلہؓ کو مصر میں حضرت عمرؓ نے درس حدیث کیلئے مقرر کیا۔

3 عبداللہ بن مسعودؓ کو کوفہ میں مقرر کیا گیا۔

4 معقل بن یسارؓ کو بصرہ میں بھیجا کیا گیا۔

5 عبداللہ بن مغفلؓ کو بصرہ بھیجا کیا گیا۔

6 عمران بن حصینؓ کو بصرہ بھیجا کیا گیا۔

7 عبادہ بن صامتؓ کو شام بھیجا کیا گیا۔

8 ابودرداءؓ کو شام بھیجا کیا گیا۔

9 حذیفہ بن یمانؓ کوفہ میں درس حدیث دیتے تھے۔

10 حضرت جابر بن عبداللہؓ کا حلقہ درس حدیث مسجد نبوی میں تھا۔

11 حضرت ابو ہریرہؓ کے گرد مدینہ میں مجمع لگا رہتا۔

12 حضرت عبداللہ بن عباسؓ مدینہ میں عہد رسالت کے دور سے تعلیم قرآن و حدیث پر مامور تھے۔

13 حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ بھی مدینہ میں تعلیم دیتے تھے۔

14 حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی باقاعدہ درسگاہ کوفہ میں تھی۔

س۔ آنحضرت ﷺ کے حالات زندگی پر کس صحابیؓ نے کتاب لکھی؟

ج۔ ابو رافع جو آنحضرت ﷺ کے غلام تھے، سے حضرت عبداللہ بن عباس نے معلوم کرکے آنحضرت ﷺ کے حالات لکھے۔ (ابن سعد)

س۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے احادیث کا کون سا ذخیرہ تیار کیا۔

ج۔ آپ نے تفسیر کے سلسلہ میں احادیث کا ایک ذخیرہ تیار کیا۔ جس سے امام جریر طبری نے کثرت سے اخذ کیا۔ حاکم نے مستدرک میں اور امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں بھی اس سے استفادہ کیا۔

﴿عہد بنی امیہ میں کتابت حدیث﴾

س۔ عہد بنی امیہ میں تدوین حدیث کے حوالہ سے کیا نمایاں کام کئے گئے؟

ج۔ عہد رسالت وعہد خلفائے راشدین کے دور میں کتابت حدیث کا بہت تھوڑا کام ہوا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ابن حزمؒ عامل مدینہ کو لکھ کر بھیجا کہ مجھے عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی احادیث لکھ کر بھیجو۔ ابن حزمؒ نے اس فرمان کی اشاعت کی اور اس وقت قیمتی احادیث جمع ہوئیں۔ کتابت کروا کر دارالخلافہ دمشق بھیج دیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عامل مدینہ کے علاوہ محمد بن ابی بکرؒ اور محمد بن مسلم بن شہاب زہریؒ کو بھی لکھا کہ وہ احادیث نہایت حزم واحتیاط سے جمع کر کے پوری تدوین وتبویب کے ساتھ تیار کریں۔ محمد بن مسلم بن شہاب زہریؒ نے ایک کتاب مرتب کی اور خلیفہ عمرو بن عبد العزیزؒ نے اس کتاب کی نقلیں کروا کر اطراف وجوانب کے ممالک کو بھیجیں۔

اس دور کے اہم محدثین کا جنکی کاوشوں سے اس دور میں حدیث کی اشاعت ہوئی ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1	عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج البصری۔	مکہ
2	حضرت مالک بن انسؒ	مدینہ
3	محمد بن اسحٰق	ایضاً
4	محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب	ایضاً
5	ربیع بن صبیح	ایضاً
6	سعید بن ابی عروبہ	بصرہ
7	حماد بن مسلمہؒ	بصرہ
8	سفیان ثوری (۹۷۔۱۶۱ء)	کوفہ
9	معمر بن راشد (۹۵ء۔۱۵۵ء)	یمن
10	امام عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی	

س۔ پہلی صدی ہجری کے دوران ہونے والی احادیث کی کتب کی بنیادی ترتیب کیا تھی؟

ج۔ راویوں کے لحاظ سے مرتب تھیں۔

س۔ بنوعباس کے عہد حکومت میں احادیث کی تدوین کا کام کس طرح ہوا؟

ج۔ بنوعباس کا عہد حکومت ۱۳۲ء سے شروع ہوا اور ۶۴۰ء تک رہا اور اس میں تدوین حدیث کا کام پہلے کی طرح زور وشور سے جاری رہا۔ اسی دور میں حضرت عبداللہ بن مبارک، ہشیم بن بشیر، جریر بن عبدالحمید، عبداللہ بن وہب اور امام مالک جیسی نادر شخصیات باحیات تھیں۔ جنہوں نے حدیث کی تدوین میں بے مثل کام کیا۔ امام مالک نے "موطا" جیسی عظیم المرتبت کتاب تالیف کی۔ اس کے بعد اس عہد میں مُسنَد کی تدوین وترتیب عمل میں آئی۔ جن میں احادیث باعتبار سند جمع کی گئیں۔ مندرجہ ذیل نامور محدثین کی خدمات بہت ہی نمایاں ہیں۔

1 ا[illegible] بن موسیٰ امویؒ — 2 عبداللہ بن موسیٰ عبسیؒ

3 مسدد البصریؒ — 4 نعیم بن حماد الخروعیؒ

5 امام احمد بن حنبلؒ — 6 اسحٰق بن راہویہؒ

7 عثمان بن ابی شیبہؒ

تیسری صدی میں تدوین کا کمال کام ہوا۔ اسی دور میں جرح وتعدیل اور اسماء الرجال کے نظام پر مبنی حدیث کی پرکھ اور پہچان کے کڑے پیمانے باقاعدہ ایک علم کی صورت میں مدون ہو گئے اور اس پر کثیر تعداد میں کتابیں تصنیف ہوئیں۔ تیسری صدی سماع حدیث کی صدی تھی جبکہ چوتھی صدی ہجری کے محدثین نے کتب سابقہ پر انحصار کیا۔ تاریخ رواۃ اور علوم حدیث پر گراں قدر تصانیف تالیف کی گئیں۔ المستدرک للحاکم اسی دور کی یادگار تصنیف ہے۔ امام ابن حبان، امام طبرانی، قاسم بن اصبغ، امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی اور امام حسین بن مسعود اسی دور کی اہم شخصیات ہیں جن کی شہرت یافتہ کتب آج علم حدیث کی تدوین وتاریخ کا بہت بڑا حوالہ ہیں۔

فتنہ وضع حدیث

س۔ فتنہ وضع حدیث کب شروع ہوا؟

ج۔ ۴۱ھ میں جب سلطنت اسلامیہ گروہ بندی کا شکار ہوگئی اور امت خارجی، شیعی طرفداران معاویہ اور عام مسلمانوں میں منقسم ہوگئی تو کئی صحابہ کبار نے مدینہ منورہ سے ہجرت کر کے دور دراز کے دوسرے شہروں میں جا کر سکونت اختیار کر لی اور یہاں پر تعلیم و ارشاد کا کام شروع کر دیا۔ اور روایت حدیث کا عام رواج ہوگیا۔ تمدن کی وسعت نے بہت سی نئی ضرورتیں پیدا کر دیں جن کیلئے عوام الناس صحابہ کرام سے رجوع کرتے اور اسطرح صحابہ کرام یا کبار تابعین ذخائر حدیث کے ذریعہ یا اپنی رائے کے مطابق فتوے دے دیتے۔ ایک شہر کے صحابہ کی حدیثیں اور فتاوی کو دوسرے شہر کے صحابہ کی حدیثوں اور فتاوی سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ جس سے روایت حدیث کے حوالہ سے اختلافات ابھرنے لگے۔ گروہ بندی اور منافقت کی وبا نے پسند و ناپسند، جواز، عدم جواز اور فضیلت و عدم فضیلت کے حوالہ سے احادیث کے بیان اور روایت میں تضادات پیدا کر دیئے۔

س۔ فتنہ وضع حدیث کے تدارک کیلئے صحابہ کرام نے کیا کیا؟

ج۔ عہد خلفائے راشدین میں روایت حدیث پر کڑی پابندی لگائی گئی۔ روایت کرنے والے کیلئے لازم کیا گیا کہ وہ اپنے قول کی شہادت پیش کرے۔ عدم شہادت کی صورت میں سزا کا مرتکب قرار دیا جاتا۔

س۔ فتنہ وضع حدیث کے تدارک کیلئے کبار تابعین نے کیا کیا؟

ج۔ کبار تابعین نے اس فتنہ کو ابھرتے دیکھ کر یہ ضابطہ تجویز کر لیا کہ آنحضرت ﷺ کے قول و فعل کو نقل کرنے والا صحابی ہو اور صحابی تک تمام سلسلہ سند کے راویوں کے نام بہ ترتیب بتایا جائے۔ اور اسکے ساتھ اس کی بھی تحقیق لازمی قرار دی کہ جو اشخاص سلسلہ روایت میں ہوں وہ کس درجہ کے لوگ

ہیں۔ ان کے کیا مشاغل تھے، چال چلن کیسا تھا، حافظہ کیسا تھا، سمجھ کیسی تھی، ثقاہت کس درجہ میں تھی، دقیقہ سنجی اور ذہنی حالت کس طرح کی تھی اور کس سطح کے عالم یا متقی تھے۔

س۔ فتنہ وضع حدیث کے مقابلہ کیلئے کونسا نظام وضع کیا گیا؟

ج۔ نظم اسماء الرجال اور علم جرح والتعدیل۔

س۔ محدثین نے رجال کی صحت وثقاہت میں کن رعایات کو ملحوظ رکھا؟

ج۔ محدثین کے ھاں رجال کی صحت وثقاہت کے جانچ میں ان کے کسی مرتبہ یا دیناوی قدو کاٹھ کی کوئی رعایت نہ رکھی گئی بے لاگ اور کڑا اخلاقی محاسبہ کیا گیا۔

س۔ موضوعات کے نقد وانتقاد کیلئے ابن جوزیؒ نے کتنے اصول روایت کئے؟

ج۔ دس اصول

س۔ ملاعلی قاری نے موضوعات کے نقد وانتقاد کے لئے کتنے حصول راویت کیے ہیں؟

ج۔ بارہ

س۔ محدثین کے نظام اسماء الرجال اور علم جرح والتعدیل کے کیا نتائج نکلے؟

ج۔ تمام واضعین حدیث کے نام تک ظاہر ہو گئے۔ اور موضوع حدیثوں کا ذخیرہ کھل کر علیحدہ ہو گیا۔

س۔ وضع وتدلیس کے طریق کیا ہیں؟

ج۔ 1 وضاع اپنے مقصد کو بہترین الفاظ وعبارت میں بطور امر یا نصیحت کے ظاہر کرتا۔

2 کسی بزرگ یا حکیم کے قول یا بنی اسرائیل کی روایات کو حدیث کہہ کر بیان کرتا۔

3 کسی حدیث میں اپنے مقصد کے موافق الفاظ کم یا زیادہ کر کے بیان کرنا۔

4 ضعیف حدیث کی سند کو صحیح حدیث کی سند سے بدل دینا۔

5 حدیث کے اصل الفاظ بھول کر انکی جگہ دوسرے مترادف الفاظ استعمال کر دینا۔

س۔ فتنہ وضع حدیث کے محاکمہ کے حوالہ سے کیا اہم کام کیے گئے؟

ج۔ 1 عہد صدیقی میں انتباہ کیا گیا کہ حدیث رسول کو روایت کرنے میں کمال احتیاط کرو جو بات نقل کرو اس میں احتیاط اور اعتماد پوری طرح ملحوظ رکھو۔ اور جو کوئی بھی جھوٹ یا اتہام باندھے گا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

2 عہد فاروقی میں حدیث میں جھوٹ کی ملاوٹ کا سختی سے محاسبہ کیا گیا۔ اور قرآن کے مقابلے کسی اور کتاب کو آگے نہ آنے دیا گیا۔ حدیث کی روایت کیلئے صرف متعین صحابہ کرام کو مقرر کیا گیا جو کمال احتیاط اور تقوی سے تھے۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں مدارس قائم کیئے گئے اور ان میں جید صحابہ کرام کو تعلیم قرآن وحدیث کا ذمہ دار ٹھرایا گیا۔

3 حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ ہر شخص کیلئے ضروری ہے کہ وہ علماء کی طرف سے بیان کی گئی باتوں پر مشتمل کتابوں کو جلادیں اور صرف اللہ کی کتاب پر بھروسہ کریں۔ اور دوسرے موقع پر ایک اور حکم دیا کہ ایک دوسرے سے ملتے رہا کرو اور احادیث رسول کریم ﷺ کا خوب دورہ کیا کرو ورنہ علم حدیث مٹ جائے گا۔ جب کبھی بھی احادیث لکھنے لگو تو ان کو کامل اسانید کے ساتھ لکھا کرو۔ (کنز العمال)

4 حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تدوین حدیث کا حکم دیا۔ اور عامل مدینہ سے کہا۔ آپ کو نبی کریم ﷺ کی جو حدیث وسنت یا عمرہ کی روایت ملے اسے لکھ لو کیونکہ مجھے علم اور اہل علم کے مٹ جانے کا خطرہ دامن گیر رہتا ہے۔ (طبقات ابن سعد ۱۲/۱۲ ص ۱۳۴) چنانچہ مایہ ناز عالم محمد بن مسلم بن شہاب الزھری (م ۱۲۴ء) نے ایک کتاب مرتب کی۔ جس کی نقول کرا کر خلیفہ نے اطراف واکناف کے ممالک میں بھجوائیں۔ (جامع بیان العلم)

5 تابعین میں سے امام شعبی (۱۰۴ء) اور امام ابن سیرین نے جرح وتعدیل کی روایت کو مظبوط سطح پر آگے بڑھایا۔

6 دوسری صدی ہجری کے اختتام پر علمائے حدیث نے ایسی مسانید تالیف کیں جن میں صحابہ کرام یا تابعین کے فتاوی کی آمیزش نہ تھی۔ اور صرف احادیث نبوی ہی تھیں۔ سب سے پہلی کتاب مسند ابوداؤد الطیالسی (م 204ء) اور اس کے بعد امام احمد بن حنبل (م 241ء) کی مسند ہے۔

7 حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (181ء) سفیان ابن عیینہؒ (197ء)، عبدالرحمٰن بن مہدی (198ء) تابعین کے آخری لوگ تھے جنہوں نے علم جرح والتعدیل پر گراں قدر کام کیا۔

8 یحییٰ بن معین (233ء)، امام احمد ابن حنبل (241ء) اور ابن سعد زہری (230ء) نے جرح و تعدیل کے حوالہ سے گراں قدر تالیفات کیں۔

9 امام بخاری (256ء) نے جرح و تعدیل اور اسماء الرجال کے حوالہ سے تین گراں قدر تالیفات تیار کیں۔

10 علی بن المدینی (234ء) نے تاریخ صغیر اور تاریخ کبیر کے نام سے تاریخ لکھی۔

11 محدث ابن حبان (354ء) نے ایک کتاب "فی اوھام اصحاب التاریخ" کے نام سے دس اجزا میں تیار کی جس میں رجال حدیث کے احوال کھول کر رکھ دیئے۔

12 حافظ عماد الدین ابن کثیر نے التکمیل فی معرفۃ الثقات والضعفاء و المجاھیل مرتب کی اور رواۃ حدیث کو ضعف اور ثقاہت کے حوالہ سے نمایاں طور پر واضح کر دیا۔

13 اس کے علاوہ العجلی (361ء)، زین الدین قاسم (389ء) کی ثقہ راویوں کے حوالہ سے اور امام بخاری، نسائی اور ابن الجوزی کے ضعفاء اور متروک راویوں کے حوالے سے کیے گئے کام تاریخ کا ایک گراں قدر باب ہیں۔

14 رجال حدیث کے حوالہ سے ابن اثیر (630ء) کی اسد الغابہ فی

اسماء الصحابہ اور ابن حجر عسقلانی (852ء) کی اصابہ فی تمیز الصحابہ اور جلال الدین سیوطی کی "عین الاصابۃ" جیسے تالیفی کام سنگ میل کا درجہ رکھتے ہیں۔

15 مختلف الحدیث میں امام شافعی (204ء) ابن قتیبہ (276ء)، ابویحیی زکریا بن یحیی (307ء) اور ابن الجوزی کی تالیفات، علل الحدیث میں ابن المدینی (234ء) امام مسلم (261ء) ،ابن ابی حاتم (327ء) علی بن عمر دار قطنی (375ء)، محمد بن عبداللہ حاکم (405ء) اور ابن الجوزی (597ء) کی تالیفات، غریب الحدیث کے موضوع میں ابوعبیدہ معمر بن المثنی (276ء)، ابوالحسن نضر بن شمیلی مازنی (204ء)، ابوعبید قاسم بن سلام (223ء) ، ابن قتیبہ (276ء)، زمخشری (538ء) ابن اثیر (606ء) اور امام سیوطی کی تالیفات نے موضوع احادیث کے بارے میں جو کام کیا وہ آج کی علمی دنیا کیلئے ایک یادگار اور معاون و مددگار اثاثہ ہے۔

س۔ علم ناسخ والمنسوخ کے حوالہ سے کونسی یادگار کتب تیار ہوئیں؟

ج۔ یہ علم ان احادیث متعارضہ سے بحث کرتا ہے جن میں جمع و تطبیق کا امکان نہ ہو اور بعض احادیث کو اپنی سے پہلے کی بعض احادیث کو منسوخ کر رہی ہوں۔ پہلی حدیث منسوخ اور بعد کی حدیث ناسخ کہلاتی ہے۔

احمد بن اسحاق الانباری (318ء)، محمد بن بحر اصبہانی (322ء) ہبۃ اللہ بن سلامہ (401ء)، محمد بن موسی حازمی (584ء) اور ابن الجوزی (597ء) کی اس حوالہ سے تصانیف گراں قدر علمی خزانہ ہیں۔

س۔ الحازمی (محمد بن موسی) کی کونسی کتاب حیدر آباد، مصر اور حلب سے شائع ہو چکی ہے؟

ج۔ الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار۔

س۔ ناسخ ومنسوخ احادیث کے حوالہ سے سب سے پہلے کونسی کتاب تیار کی گئی؟

ج۔ ابوبکر محمد بن عثمان الجعد کی کتاب ناسخ الحدیث ومنسوخہ جو 301ء میں تیار ہوئی۔

﴿مصادر حدیث﴾

س۔ عہد نبوی ﷺ میں کونسا احادیث کا تحریری اثاثہ تیار ہوا؟

ج۔ احادیث کا وہ ذخیرہ جو آنحضرت ﷺ کے حکم یا اجازت سے عہد نبوی میں تیار ہوا اس کی اجمالی تفصیل حسب ذیل ہے۔:

عہد رسول کی سرکاری دستاویزات

1 سراقہ بن مالک کیلئے پروانہ امن
2 تمیم الداری، تمیم بن اوس کیلئے جاگیر کا پروانہ
3 میثاق مدینہ
4 بنوضمرہ کے ساتھ معاہدہ (صفر 2ء)
5 بنوفزادہ اور بنوغطفان کے ساتھ تحریری معاہدہ
6 معاہدہ صلح حدیبیہ
7 شاہانِ قیصر، کسریٰ، مقوقس وغیرہ کو تبلیغی خطوط
8 رئیس دومتہ الجندل کے ساتھ معاہدہ
9 بلال بن حارث مزنی کیلئے تحریر
10 احکام زکوٰۃ کا کتابچہ
11 مدینہ کی تحریری مردم شماری
12 ابوسفیان کے نام خط
13 یہودان خیبر کے نام خط
14 اموال خیبر کی تقسیم کے حوالہ سے ہدایات
15 خطبات رسول کی تحریرات
16 اقوال رسول کی تحریرات
17 غلام ابورافع کیلئے پروانہ آزادی
18 حاکم یمن عمرو بن حزم کیلئے تحریری ہدایات

19 وائل بن حجر کیلئے تحریری صحیفہ

20 حاکم یمن عمرو بن حزم کیلئے تحریری ہدایات

21 حاکم بحرین حضرت انس کیلئے تحریری احکام زکوٰۃ وصدقہ

22 دیت شوہر میں بیوی کے حصہ پر تحریر رسول

س۔ سراقہ بن مالکؓ کو آنحضرت ﷺ نے کیا پروانہ دیا؟

ج۔ جب سفر ہجرت کے وقت سراقہ نے آپ کو پکڑنے کی کوشش کی اور اس دوران اس کا گھوڑا زمین میں دھنستا گیا تو وہ آنحضرت ﷺ کے ہاں رحم کا طالب ہوا۔ آپ نے اسے نہ صرف معاف کر دیا بلکہ پروانہ امن دیا جب وہ رخصت ہونے لگا تو آپ نے فرمایا کتنا مبارک ہوگا وہ دن جب کسریٰ کے کنگن سراقہ کو پہنائے جائیں گے۔ ٹھیک بیس برس بعد جب ایران فتح ہوا تو مال غنیمت میں آنے والے کسریٰ کے کنگن خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ نے سراقہ کو بلوا کر پہنائے۔

س۔ تمیم الداری کو رسول ﷺ نے جو پروانہ دے وہ کس مقصد کیلئے تھا؟

ج۔ جب فلسطین کا شہر جبرون فتح ہوگا تو وہ تمیم الداری اور تمیم بن اوس کو جاگیر میں دیدیا جائے گا۔

س۔ میثاق مدینہ کب ہوا؟

ج۔ غزوۂ بدر سے پہلے مدینہ پہنچنے کے بعد یہ معاہدہ کیا گیا۔ اس کو تحریری صورت دی گئی۔

س۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے بیان کے مطابق دنیا کا پہلا دستور کون سا ہے؟

ج۔ میثاق مدینہ

س۔ میثاق مدینہ میں کون سے قبائل شریک تھے؟

ج۔ 1 انصاری مدینہ

2 مہاجرین مدینہ

3 قبیلہ اوس وخزرج

4 بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ جو اوس وخزرج کے

حلیف تھے۔

س۔ معاہدہ میثاق مدینہ کا تحریری مصدر کیا موجود ہے؟

ج۔ ابوعبید القاسم بن سلام کی کتاب الاموال میں ابن شہاب الزھری کی سند سے مروی ہے۔

س۔ بنوضمرہ کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے کس نوعیت کا تحریری معاہدہ کیا؟

ج۔ غزوۃ ابواء میں جسے غزوۃ ودّان بھی کہتے ہیں کے نتیجہ میں بنوضمرہ کے ساتھ صلح ہوگئی اور ان سے معاہدہ ہوا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کوئی جنگ نہ کریں گے اور نہ ہی مسلمانوں کے کسی دشمن کی مدد کریں گے۔ کبھی بھی مسلمانوں کو دھوکہ میں نہ رکھیں گے اور جب کبھی ضرورت پڑے گی وہ مسلمانوں کی بھرپور مدد کریں گے۔ یہ معاہدہ 2ھ میں ہوا۔

س۔ ہجرت کے پانچویں سال بنوفزارہ اور بنوغطفان سے کیا معاہدہ ہوا؟

ج۔ یہ صلح کا معاہدہ تھا اور اس بنوفزارہ اور بنوغطفان کو پابند کیا گیا کہ وہ مدینہ کی حفاظت میں جب ضرورت پڑے گی تو مدد کریں گے۔

س۔ ہجرت کے چھٹے سال کونسا معاہدہ ہوا اور اس کو کس نے تحریر کیا؟

ج۔ ہجرت کے چھٹے سال ذوالقعدہ کو صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہوا جسے حضرت علیؓ نے تحریر کیا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے؟

ج۔
1. نجاشی، شاہ حبشہ کے نام
2. قیصر روم
3. کسریٰ ایران
4. مقوقس
5. شاہ بحرین کے نام
6. رئیس دومۃ الجندل کے نام

س۔ دومۃ الجندل کے رئیس کے ساتھ کس قسم کا تحریری معاہدہ کیا گیا؟

ج۔ دومۃ الجندل تبوک کے قریب ہی شام کا شہر ہے۔ ابن سعد کی روایت کے

مطابق آنحضرت ﷺ نے 9ھ میں معاہدہ کیا۔ یہ سفید چمڑے پر لکھا اور اس پر اپنے ناخن سے نشان لگایا۔ یہ معاہدہ باہمی امن اور معاونت کا تھا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال بن حارث المزنیؓ کو کس قسم کا اجازت نامہ تحریر کر کے دیا؟

ج۔ یہ اجازت نامہ بعض معاون کے حوالہ سے تھا جب اسے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو پیش کیا گیا تو انہوں نے احتراماً اسے چوما۔

س۔ وہ کونسی دستاویز تھی جو آنحضرت ﷺ کی تلوار کے ساتھ لٹکی رہتی تھی؟

ج۔ زکوٰۃ کے احکام پر مشتمل کتابچہ تھا جس کی نقول آنحضرت ﷺ اپنے عاملوں کو بھیجنے کا ارادہ فرما رہے تھے کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ بعد میں اس کی نقول حضرت ابو بکر صدیق نے عاملین کو بھیجیں۔ جبکہ اصل مسودہ حضرت عمرؓ کے گھر میں رہا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بھی اس کی ایک نقل تھی۔

س۔ مدینہ کے مسلمانوں کی شماری کی دستاویز سب سے پہلے کب تیار کی گئی؟

ج۔ ہجرت سے کچھ عرصہ بعد آنحضرت ﷺ نے مدینہ کے مسلمانوں کو شمار کرنے اور ان کے نام لکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ 1500 مسلمانوں کا اندراج کیا گیا۔

س۔ غزوہ خندق کے موقعہ پر ابو سفیان کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو کیا لکھا گیا؟

ج۔ ہم آپ کو ختم کرنے کیلئے بڑی جمعیت میں آ رہے ہیں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے اس دھمکی کا کیا جواب دیا؟

ج۔ تم مبتلائے فریب ہو فنا و بقا صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ دن دور نہیں جب لات وعزیٰ اساف' نائلہ اور ہبل کا نام تک دنیا سے مٹ جائیگا

س۔ یہودان مدینہ اور مسلمانوں کے درمیان کیا گیا معاہدہ کتنی تحریری دفعات پر مشتمل تھا؟

ج۔ 47 دفعات

س۔ فتح مکہ کے خطبہ کی تحریری اجازت کس شخص کو دے دی گئی؟

ج۔ ابو شاۃ جو کہ یمن کا ایک شخص تھا۔

س۔ "استعن بیمینک" کے کلمات آنحضرت ﷺ نے کب کہے اور ان سے آپ کی

مراد کیا تھی؟

ج۔ یہ کلمات آنحضرت ﷺ نے ایک انصاری کو دیئے جس نے اپنے حافظے کے کمزور ہونے کی شکایت کی۔ اور اس کا مطلب یہ ہدایت تھی کہ تم اگر یاد نہیں رکھ سکتے تو داہنے ہاتھ کے ساتھ خود لکھ لیا کرو۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمر العاص سے آنحضرت ﷺ نے کیا کہا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپ لکھ لیا کریں بے شک میری ہر بات حق ہوئی ہے۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کتنے اقوال جمع کئے؟

ج۔ ایک ہزار

س۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے جمع کئے گئے اقوال کے مجموعے کا کیا نام تھا؟

ج۔ الصحیفہ الصادقہ

س۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے جمع کردہ اقوال کس مسند میں جمع ہیں؟

ج۔ مسند امام احمد بن حنبلؒ

س۔ حضرت انس بن مالک انصاری نے محدثین کو کونسا مجموعہ احادیث دکھلایا؟

ج۔ جب محدثین حضرت انس بن مالک انصاری کے پاس آئے تو انہوں نے ایک جزودان دکھا کر بتایا کہ اس میں وہ احادیث ہیں جو میں نے رسول مقبول ﷺ سے سنی تھیں پھر آپ ﷺ کو سنا کر تصدیق کرالی تھی۔

س۔ کون سا شہزادہ تھا جو مدینہ جا کر مسلمان ہوا اور جب واپس ہونے لگا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو ایک صحیفہ لکھوا کر دیا جس میں نماز، زکوٰۃ، شراب، سُود اور روزے سے متعلق احکام درج تھے؟

ج۔ حضرت وائل بن حجر جو کہ حضرموت کے شہزادے تھے۔

س۔ یمن کے کون سے حاکم کو آنحضرت ﷺ نے تحریری عطیات دیں؟

ج۔ عمرو بن حزمؓ

س۔ زرعی پیداوار کی زکواۃ سے متعلق احکا آنحضرت ﷺ نے کس علاقے کے حا

حاکم کو لکھ کر بھیجے؟

ج۔ یمن

س۔ مردار کی کھال کے استعمال کی ممانعت کے احکام آنحضرت ﷺ نے کس قبیلہ کے نام لکھ کر بھیجے؟

ج۔ قبیلہ جہنیہ

س۔ صحابہ کرامؓ کی طرف سے احادیث کے کون سے مجموعے تیار کئے گئے؟

ج۔ صحابہ کرام کی تعداد چار لاکھ کے قریب تھی لیکن چونکہ لکھنے والے صحابہ کرام کم تھے اور پھر ابتدا میں آنحضرت ﷺ نے کتابت حدیث سے روک دیا تھا تاکہ وحی قرآن کی کتابت میں احادیث کی کتابت نہ شامل ہو جائے باایں ہمہ دو درجن کے قریب مجموعہ کا ذکر ملتا ہے۔

س۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کون سا مجموعہ احادیث تیار کیا؟

ج۔ آپ نے ایک مجموعہ احادیث تیار کیا جس میں پانچ سو احادیث تھیں۔

س۔ خواجہ حسن بصریؒ نے کون سے مجموعہ حدیث سے روایت کیں؟

ج۔ حضرت سمرہ بن جندب کے مجموعہ حدیث سے۔

س۔ امام ترمذی نے کون سے مجموعہ احادیث کو قتادہ کے سامنے پڑھا اور یاد کرلیا؟

ج۔ صحیفہ جابر بن عبداللہ سے۔

س۔ حضرت علیؓ کا مجموعہ احادیث کس نوعیت کا تھا؟

ج۔ حضرت علیؓ کا مجموعہ احادیث اونٹوں کی زکوۃ جراحات حدود حرم اور معاہدات وغیرہ کے متعلق روایات و ہدایات پر مبنی تھا۔

س۔ حضرت رافع بن خدیجؓ نے آنحضرت ﷺ سے کس سلسلہ میں اجازت طلب کی؟

ج۔ کتابت احادیث رسول۔

س۔ کون سے حاکم یمن نے آنحضرت ﷺ کے اکیس فرامین کتابی صورت میں جمع کئے؟

ج۔ حضرت عمرو بن حزامؓ۔

س۔ احکام حج پر کون سے صحابی نے رسالہ مدوّن فرمایا؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ۔

س۔ حضرت عائشہؓ کے وہ کون سے بھانجے تھے جس نے احادیث کا ایک مجموعہ آپ سے مروی روایات پر مبنی تیار کیا؟

ج۔ حضرت عُروہ بن زبیرؓ۔

س۔ کیا حضرت سعد بن عبادہ انصاری کے پاس بھی کوئی احادیث کا مجموعہ تھا؟

ج۔ جی ہاں۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے کون سے غلام کو حدیث کی املا کراتے تھے؟

ج۔ حضرت نافع (116-120ء)

س۔ حضرت عکرمہ اپنے کس استاد صحابی کے ہاں موجود مجموعہ حدیث کی خبر دیتے ہیں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔

س۔ حضرت امیر معاویہؓ کو کس صحابی رسول نے چند احادیث لکھ کر بھیجیں؟

ج۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ

س۔ مروان بن حکم گورنر مدینہ نے کس صحابِی رسول کو بلا کر ان سے احادیث سنیں اور تحریر کروایا؟

ج۔ حضرت ابو ہریرۃؓ

س۔ حضرت عبدللہ بن مسعودؓ کا تحریر شدہ مسودہ حدیث کس تابعی کے پاس تھا جس کی ملکیت کا اس نے حلفاً ذکر کیا؟

ج۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعودؓ۔

س۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کے مجموعہ حدیث میں کتنی حدیثیں تھیں؟

ج۔ 5374

س۔ حضرت ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے کتنی احادیث لکھ کر علیحدہ صحیفہ تیار کیا؟

ج۔ 138 احادیث

س۔ صحیفہ ابن ھمام کا مخطوطہ بقول ڈاکٹر حمید اللہ کونسی لائبریری میں موجود ہے؟

ج۔ برلن اور دمشق۔

س۔ کس مخطوطہ کو عربی اکادمی نے اپنے جریدہ میں بالاقساط شائع کیا؟

ج۔ صحیفہ ابن ھمامؒ۔

س۔ صحیفہ ابن ھمام کو کس نے مرتب کر کے حیدر آباد دکن سے شائع کیا؟

ج۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے 1955ء میں شائع کیا۔

س۔ انقرہ یونیورسٹی سے حضرت ھمام بن منبہ کے کونسے شاگرد سے صحیفہ ملا؟

ج۔ معمر بن راشدؒ

س۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے کونسے شاگرد نے ان سے سنی گئی روایات کو قلمبند کیا اور رخصت ہوتے وقت ان کو کتاب دکھا کر روایات کی تصدیق کرائی؟

ج۔ حضرت بشیر بن نہیکؒ۔

س۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے کتنے شاگردوں نے حدیث کی سماعت کی؟

ج۔ آٹھ سو۔

س۔ بقول حضرت ابو ہریرہؓ کس صحابی کی احادیث ان سے زیادہ تھیں اور اسکی وجہ کیا تھی؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ جو کہ روایات کو لکھ لیا کرتے تھے؟

س۔ حضرت انسؓ کی مرویات کتنی ہیں۔

ج۔ 1286

س۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی مرویات کی تعداد کتنی ہے؟

ج۔ 5374

س۔ کیا حضرت انسؓ احادیث لکھا کرتے تھے؟

ج۔ سعید بن بلالؒ کے قول کے مطابق حضرت انسؓ کے پاس ایک بستہ تھا جس میں ان کی احادیث تحریر شدہ جمع تھیں۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنیں اور پھر لکھ کر برائے تصدیق اِن کو سُنائی تھیں۔

س۔ مرویات حضرت جابر بن عبداللہؓ کی تعداد کتنی ہے؟

ج۔ 1500 احادیث۔

س۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کی احادیث کو کس شاگرد نے لکھ لیا تھا؟

ج۔ وہب بن منبہؒ۔

س۔ امام مالکؒ نے کونسی حدیث کی کتاب تیار کی اور اس میں کتنی احادیث تھیں؟

ج۔ مؤطا جس میں احادیث کی تعداد مندرجہ ذیل شرح سے تھی۔

مسند روایات	=	600
مرسل روایات	=	222
موقوف روایات	=	613
اقوال تابعین	=	285
کل روایات	=	1720

س۔ موطا کے راویوں پر کس نے کتاب لکھی؟

ج۔ قاضی عیاض۔

س۔ مؤطا امام مالک کے راویوں کی تعداد کتنی ہے؟

ج۔ تقریباً تیرہ جن میں پچیس صحابہ کرام، تیئس صحابیات اور اڑتالیس تابعین شامل ہیں۔

س۔ مؤطا امام مالک کو کتنے شاگردوں نے لکھا؟

ج۔ تقریباً ایک ہزار۔

س۔ امام مالک کو کتنی احادیث یاد تھیں؟

ج۔ ایک لاکھ احادیث۔

س۔ امام مالک کے شاگردوں میں کونسے نمایاں شہزادے شامل تھے؟

ج۔ ہارون الرشید کے بیٹے امین، مامون اور مؤتمن۔

س۔ مؤطا امام مالک کے کتنے مسودات مروج ہیں؟

ج۔ سولہ۔

س۔ کیا ان تمام مسودات میں یکساں تعداد میں احادیث داخل ہیں؟

ج۔ نہیں۔

س۔ سب سے زیادہ قابل اعتماد مسودہ مؤطا امام مالک کس کو قرار دیا جاتا ہے؟

ج۔ یحییٰ بن یحییٰ مصموری کا نسخہ مؤطا امام مالک ہے۔

س۔ مؤطا کے معنی کیا ہوتے ہیں؟

ج۔ مؤطا کے لغوی معنی سہل، آراستہ، تیار، متوازن اور متفق علیہ کے ہوتے ہیں۔

س۔ مؤطا امام مالک کے علاوہ دو کونسے مؤطا کے عنوان سے احادیث کے ذخیرے تیار کیئے گئے؟

ج۔ 1 امام ابوالحارث محمد بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ بن حارث مدنی کا تیار کردہ نسخہ جو کہ مؤطا ابن ابی ذئب کے عنوان سے مشہور تھا۔ یہ مؤطا امام مالک سے بڑا اور پہلے تیار ہوا تھا۔

2 امام ابوعبداللہ محمد بن حسن شیبانی کی تیار کردہ مؤطا۔ یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے۔

3 عبدالرحمٰن بن القاسم بن خالد بن جنادہ المصری کی تیار کردہ مؤطا جو کہ مؤطا ابن جنادہ کے عنوان سے مشہور ہے۔

4 ابومحمد عبداللہ بن وحید بن مسلم الفہری کی تیار کردہ مؤطا جو کہ مؤطا الفہری کے عنوان سے معروف ہے۔

5 ابویحییٰ معن بن عیسیٰ بن دینار المدنی کی معروف مؤطا القزاز۔

6 مؤطا قعنبی جو کہ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب کی ہے۔

7 مؤطا ابوعثمان سعید بن کثیر بن عفیر بن مسلم المصری۔

8 مؤطا ابن بکر ابوزکریا یحییٰ بن عبداللہ بن بکر مصری۔

9 مؤطا ابوعبداللہ مصعب بن عبداللہ الزہری۔

10 مؤطا ابومحمد سوید بن سعید الحدثانی۔

11 مؤطا ابومصعب احمد بن بکر القاسم بن الحارث عوفی۔

12 مؤطا ابوحذافہ احمد بن اسمٰعیل السہمی۔

13 مؤطا سلمان بن کبرو۔

14 مؤطا محمد بن مبارک صوری۔

15 مؤطا یحیی بن یحیی تمیمی۔

16 مؤطا ابوعبداللہ بن یوسف الکلاعی التینسی۔

س۔ الجامع کے نام سے حدیث کی کونسی کتب معروف ہیں؟

ج۔ الجامع میں زندگی کے ہر شعبہ پر احادیث کو موضوع وار جمع کر دیا جاتا ہے۔ تیرہ کتب الجامع کے نام سے معروف ہیں۔

1 الجامع معمر یمنی (ابوعروہ معمر بن راشد الازدی)

2 الجامع ثوری (ابوعبداللہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری)

3 الجامع لابن عیینہ (ابومحمد سفیان بن عیینہ الکوفی)

4 الجامع الصغیر امام جعفی (امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی)

5 الجامع الصحیح لامام جعفی۔

6 الجامع الصحیح للقشیری (ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری)

7 الجامع الصحیح ترمذی (ابوعیسیٰ محمد بن سورہ بن موسیٰ السلمی ترمذی)

8 الجامع الصحیح لابن خزیمہ (محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نیشاپوری)

9 الجامع الصحیح لابی عوانہ (یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی)

10 الجامع الصحیح لابن شرقی (ابوحامد احمد بن محمد بن حسین الشرقی)

11 الجامع لابن السکن (سعید بن عثمان بن سعید بن السکن بغدادی)

12 الجامع الصحیح لابن حبان البستی (ابوحاتم محمد بن احمد بن معاذ التمیمی البستی)

13 الجامع الصحیح للبخاری (محمد بن اسمٰعیل البخاری)

س۔ مستدرک کتب حدیث سے مراد کونسی کتب حدیث ہیں؟

ج۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے وضع کردہ شرائط و معیارات پر بعد کے محدثین نے جو احادیث ڈھونڈ کر جمع کروائیں وہ مجموعہ ھائے حدیث مستدرک کہلاتی ہیں۔

س۔ مستدرک علی الصحیحین کے عنوان سے کن نامور محدثین کی کتب ہیں؟

ج۔ 1 امام شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد عرف الحاکم نیشاپوری۔

2 حافظ ابوذر عبد بن احمد بن محمد الہروی المالکی۔

س۔ سنن حدیث سے مراد کونسی کتب حدیث ہیں؟

ج۔ یعنی احادیث کے وہ مجموعے جنکی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق ہو۔

س۔ سنن حدیث کے موضوع پر کن نامور محدثین کی کون سی کتب معروف ہیں؟

ج۔ 1 سنن مکحول (ابوعبداللہ دمشقی)

2 سنن ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج مکی)

3 سنن ابن یسار (ابوبکر محمد بن اسحاق بن یسار الذی)

4 سنن امام ابویوسف (یعقوب بن ابراہیم بن جیب الکوفی)

5 سنن الفہری۔ (ابومحمد عبداللہ وہب المصری الفہری)

6 سنن ابوقرہ (حافظ موسیٰ بن طارق زبیدی)

7 سنن الصنعانی (عبدالرزاق بن ھمام بن نافع الصنعانی)

8 سنن ابوعثمان سعید بن منصور بن شعبہ الخراسانی۔

9 سنن البزار (ابوجعفر محمد الصباح الدولابی الرازی ابزار)

10 سنن ابن زنجلہ (ابوعمرو سہیل بن سہل زنجلہ الرازی)

11 سنن الحلوانی (ابوعلی الحسن بن علی بن محمد الخلال الحلوانی)

12 سنن الدارمی (ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام السمرقندی

13 سنن محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری اشافعی

14 سنن الاثرم (ابوبکر احمد بن محمد بن ھانی اشافعی)

15 سنن ابن ماجہ (ابوعبداللہ محمد بن یزید الرابعی القزوینی)

16 سنن ابوداؤد (سلیمان بن الاشعث سجستانی)

17 سنن ابواسحاق اسماعیل بن اسحاق الازدی البغدادی

18 سنن ابن ماعز (ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم بن ماعز البصری)

19 سنن ابن درھم (ابومحمد یوسف بن یعقوب بن حماد بن زید بن درھم الازدی)

20 سنن نسائی (امام عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر النسائی)
21 سنن ابن ایمن القرطبی (ابوعبداللہ محمد عبدالمالک بن ایمن الاندلسی)
22 سنن الصفار (ابوالحسین احمد بن عبید بن اسماعیل البصری)
23 سنن الہمدانی (ابوبکر محمد بن یحیٰی الہمدانی الشافعی)
24 سنن النجاد (ابوبکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل النجاد)
25 سنن ابن السکن (حافظ ابوعلی سعید بن عثمان بن سعید بغدادی)
26 سنن ابن حبان (ابوحاتم محمد بن حبان البستی)
27 سنن الدارقطنی (ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود البغدادی)
28 سنن ابن لال (گنگ) (ابوبکر احمد بن علی بن احمد بن محمد بن الفرج بن لال ہمدانی)
29 سنن ہبۃ اللہ (ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن بن منصور الطبری)
30 سنن یوسف بن یعقوب بغدادی
31 سنن الکبیر والصغیر للبیہقی (احمد بن الحسین بن علی للبیہقی)

س۔ مسانید سے مراد کون سے ذخیرہ ھائے حدیث ہیں؟

ج۔ ایسے ذخیرہ ھائے حدیث جن کو روایات کی اسناد کے حوالہ سے ترتیب دیا گیا ہو۔

س۔ مسانید کے باب میں کن محدثین کی کتب مشہور ہیں؟

ج۔
- مسند امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی
- مسند شاملین (امام ابوعمرو عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزعی)
- مسند البزار (حماد بن سلمہ بن دینار البزار)
- مسند امام موسیٰ بن جعفر الکاظم
- مسند ابوسفیان وکیع بن جراح بن ملیح الرواسی الکوفی
- مسند علی بن موسیٰ الرضا
- مسند امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی

- مسند ابن الجارود الطیالسی
- مسند ابو بکر عبدالرزاق بن همام بن نافع الصنعانی
- مسند اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن ابولید بن عبدالملک بن مروان الاموی
- مسند الفریابی (ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان الفضبی)
- مسند ابومحمد عبداللہ بن موسیٰ بن ابی المختار العبی الکوفی۔
- مسند المطوعی (ابو اسحاق ابراهیم بن نصر المطوعی)
- مسند المحصیصی (ابوعلی الحسین بن داود المحصیصی)
- مسند حمیدی (ابو بکر عبداللہ بن الزبیر قریشی)
- مسند ابو بدر عبداللہ بن الزبیر قریشی)
- مسند ابوعبید قاسم بن سلام البغدادی
- مسند مسدد بن مسرهد بصری
- مسند الحمانی (یحیٰ بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن الحمانی)
- مسند جعفی (ابوجعفر عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن جعفر الیمانی الجعفی الکوفی)
- مسند ابن المدینی (ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جعفر المدینی)
- مسند العتکی (ابوالربیع سلیمان بن داود العتکی)
- مسند ابن ابی شیبہ (ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراهیم الکوفی)
- مسند ابن راھویہ (حافظ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراهیم بن مخلد المروزی)
- مسند امام احمد بن حنبل
- مسند الحلوانی (حافظ ابوعلی الحسن بن علی محمد الخلاق الحلوانی)
- مسند الکندی (محمد بن اسلم بن سالم بن یزید الکندی الطوسی)
- مسند العدنی (ابن ابی عمر ابوعبداللہ محمد بن یحیٰ العدنی)
- مسند ابوحفص الاصم (احمد بن منیع عبدالرحمٰن البغوی)
- مسند الجویری (ابواسحٰق ابراهیم بن سعید الجویعری)
- مسند المقری (ابو بکر محمد بن هارون الحجاج المقری)
- مسند عبد بن حمید بن نصر الکسی

- مسند الزھلی (ابوالحسن علی بن حسن نیشا پوری)
- مسند ابن ابی خیرہ (ابوعبداللہ محمد بن ہشام بن خنیب بن ابی خیرہ البصری)
- مسند الدورقی (حافظ ابو یوسف یعقوب بن ابراھیم العبدی الدورقی)
- مسند التنوخی (ابو یعقوب اسحاق بن بہلول الانباری)
- مسند الدارمی (ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام الدارمی)
- مسند الکبیر (امام محمد بن اسمٰعیل البخاری)
- مسند ابن حبان (ابو جعفر احمد بن سنان بن اسد بن حبان الواسطی)
- مسند السدوسی (حافظ ابو یوسف یعقوب بن شیبہ بن الصلت السدوسی)
- مسند ابو زرعہ (عبیداللہ بن عبدالکریم بن یزید بن فروخ القرشی الرازی)
- مسند حافظ رقادی (ابو احمد بن منصور بن سیار بن معارک البغدادی)
- مسند ثعلبی (حافظ ابو یاسر عمار بن رجاء استر آبادی)
- مسند بقی بن مخلد بن یزید القرطبی
- مسند البغوی (ابوالحسن علی بن عبدالعزیز بن المرزبان بن سابور البغوی)
- مسند العنبری (ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل الطوسی)
- مسند الدارمی (حافظ ابوسعید عثمان بن سعید بن خالد الشافعی)
- مسند ابن ابی اسامہ (حارث بن محمد التمیمی البغدادی)
- مسند ابی ہریرہ مرتبہ (ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر بن عبداللہ الحربی)
- مسند ابی بکر " " " " "
- مسند عمر بن الخطاب " " " "
- مسند عثمان " " " " "
- مسند علی " " " " "
- مسند الزبیر " " " " "
- مسند طلحہ " " " "
- مسند ابن ابی وقاص " " " "

○ مسند العباس " " " " "
○ مسند خالد بن ولید " " " " "
○ مسند عمرو بن عاص " " " " "
○ مسند ابن ابی عاصم (ابو بکر احمد بن عمرو الشیبانی)
○ مسند ابو یحیٰی عبدالرحمٰن بن محمد الرازی
○ مسند البزار (ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البصری)
○ مسند النسفی (ابو اسحاق ابراہیم بن معقل بن حجاج النسفی)
○ مسند ازرقی (ابو الولید محمد بن عبداللہ)
○ مسند مطین (ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی)
○ مسند الجوزجانی (ابو اسحاق ابراہیم بن یوسف الرازی)
○ مسند ابن ناجیہ (ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ناجیہ البربری)
○ مسند (مسند علی) (ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی)
○ مسند مالک " " " " "
○ مسند حسن بن سفیان بن عامر ابو العباس شیبانی
○ مسند البشتی (ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن نفر البشتی)
○ مسند الرویانی (ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی)
○ مسند ابو یعلی احمد بن علی بن المثنیٰ التمیمی
○ مسند ابو سعد عبدالرحمٰن بن الحسن الاصفہانی
○ مسند ابن ابان (ابو العباس ولید بن ابان بن نوید الاصفہانی
○ مسند ابو عوانہ (یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید الاسفرائنی)
○ مسند السراج (ابو العباس السراج محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران نیشاپوری)
○ مسند ابن عقیل (ابو عبداللہ محمد بن ازہر بن عقیل البلخی)
○ مسند الدعولی (ابو العباس محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد اشافعی)
○ مسند ابن ابی حاتم (ابو محمد عبدالرحمٰن ابی حاتم محمد بن ادریس بن المنذر رداؤد بن

مہران الیمنی الرازی)

- مسند الشاشی (ابوسعید ہثیم بن کلیب بن شریح بن معقل الشاشی)
- مسند ابن حُمشاد (ابوالحسن علی بن حمشاد نیشاپوری)
- مسند الصفار (ابوالحسین احمد بن عبید بن اسماعیل الصفار البصری)
- مسند (مسند عمر بن الخطاب) النجاد (ابو بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل النجاری البصری
- مسند ابن قانع (عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق بغدادی)
- مسند دعلج (ابومحمد دعلج بن احمد بن دعلج البغدادی)
- مسند ابن عمارہ (ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن عمارہ الخراسانی)
- مسند (مسند عمر بن الخطاب) ابن الجعابی (ابو بکر محمد بن عمر بن محمد بن سالم البغدادی)
- مسند رامہرمزی (ابومحمد حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الفارسی الرامہرمزی)
- مسند ابن ماسرجیس (ابوعلی الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن حسین بن عیسی بن ماسرجیس)
- مسند القطیعی (ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک)
- مسند الزعفرانی (ابوسعید حسین بن محمد بن علی الاصفہانی)
- مسند ابن نصر (ابواسحاق ابراہیم بن نصر الرازی)
- مسند ابن شاہین (ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد البغدادی)
- مسند (مسند المؤطا) الغافقی (ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبداللہ الغافقی)
- مسند ابن الفرات (ابوالفضل جعفر بن الفضل بن جعفر بن محمد البغدادی)
- مسند ابن جمیع (ابوالحسین محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن یحیی بن جمیع غسانی
- مسند البرقانی (ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی البرقانی)

مہران الیمنی الرازی)

- مسند الشاشی (ابو سعید ہثیم بن کلیب بن شریح بن معقل الشاشی)
- مسند ابن حمشاد (ابو الحسن علی بن حمشاد نیشاپوری)
- مسند الصفار (ابو الحسین احمد بن عبید بن اسماعیل الصفار البصری)
- مسند (مسند عمر بن الخطاب) النجاد (ابو بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل النجاری البصری
- مسند ابن قانع (عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق بغدادی)
- مسند دعلج (ابو محمد دعلج بن احمد بن دعلج البغدادی)
- مسند ابن عمارہ (ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن عمارہ الخراسانی)
- مسند (مسند عمر بن الخطاب) ابن الجعابی (ابو بکر محمد بن عمر بن محمد بن سالم البغدادی)
- مسند رامہرمزی (ابو محمد حسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد الفارسی الرامہرمزی)
- مسند ابن ماسرجیس (ابو علی الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن حسین بن عیسی بن ماسرجیس)
- مسند القطیعی (ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک)
- مسند الزعفرانی (ابو سعید حسین بن محمد بن علی الاصفہانی)
- مسند ابن نصر (ابو اسحاق ابراہیم بن نصر الرازی)
- مسند ابن شاہین (ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد البغدادی)
- مسند (مسند الموطا) الغافقی (ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عبد اللہ الغافقی)
- مسند ابن الفرات (ابو الفضل جعفر بن الفضل بن جعفر بن محمد البغدادی)
- مسند ابن جمیع (ابو الحسین محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن یحیی بن جمیع غسانی
- مسند البرقانی (ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی البرقانی)

○ مسند القضاعی (شہاب الدین ابو عبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون اشافعی)

○ مسند ابن خسرو ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرُ البلخی

○ مسانید امام اعظم (ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی)

○ مسند الصحابہ للسیوطی

س۔ کتاب السنہ کے نام سے مجموعہ ھائے حدیث کون کون سے جمع کیے گئے ہیں؟

ج۔ 1۔ کتاب السنہ از ابو علی حنبل بن اسحاق بن حنبل الشیبانی

2۔ کتاب السنۃ از ابو بکر احمد بن عمرو بن لبنیل الصحاک بن مخلد الشیبانی

3۔ کتاب السنۃ للخلال (ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون البغدادی)

4۔ کتاب السنۃ لا بو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطر اللخمی

5۔ کتاب السنۃ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی

6۔ کتاب السنۃ لا بن شاہین (ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد البغدادی)

7۔ کتاب السنۃ لا بن مندہ (ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیٰی العبدی

س۔ معاجم سے مراد کونسا ذخیرہ احادیث ہے جسکو محدثین نے رواج دیا ہے؟

ج۔ معجم سے مراد احادیث کا وہ مجموعہ ہے جن میں اسناد کا سلسلہ شیوخ سے شروع ہو کر حضور ﷺ تک چلا جائے۔ شیوخ کی تعداد دس سے دس سو بھی ہو سکتی ہے۔ تمام احادیث حرف تہجی کی ترتیب سے ہوتی ہے۔

س۔ مشہور معاجم احادیث کون کون سی ہیں؟

ج۔ 1 معجم لا بن قانع (عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق البغدادی)

2 المعجم الکبیر للطبرانی (امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب)

3 المعجم الصغیر الطبرانی (امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب)

4 المعجم الاوسط الطبرانی (امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب)

5 معجم للحافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل الجرجانی الشافعی)

6 معجم لا بن جمیع (محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن یحیٰی بن جمیع

13 المنتقی ازعبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن تیمیہ الحرانی
14 الترغیب والترھیب للمنذری (ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد المنذری)
15 جمع النہایۃ لابن ابی جمرہ (ابو محمد عبداللہ بن سعد بن ابی جمرہ الازدی)
16 نثر الدرر فی احادیث خیر البشر از امام ابوالنبی محمود بن محمد التنوخی
17 الدرر والمرجان فی الاحادیث الصحاح والحسان از ابن المطہر حسن بن یوسف الحلی
18 المنتقی فی احادیث الاحکام از حافظ تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الحرانی
19 اللؤلؤۃ فی الحدیث از عبدالرحمٰن بن عبدالحسن الواسطی
20 بلوغ المرام از حافظ ابن حجر عسقلانی
21 مفتاح السنۃ از ابن شراحیل
22 المنتقی من سنن ابی داؤد و مسند احمد از یحیٰ بن محمد بن سعید المقبانی
23 المنتخب من مسند الشافعی از ابن الشماع
24 اتحاف العابد (موطا امام مالک کا انتخاب) از ابن الشماع
25 البدر المنیر شعرانی
26 کنز العمال از علی المتقی برھان پوری
27 الفتوحات الالٰہیہ از محمد بن عبداللہ الحسنی المالکی۔
28 کنز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از عبدالرؤف تاج العارفین بن علی بن زین العابدین القاہری المنادی
29 الجامع الازھر من حدیث النبی الانور از منادی
30 درر الاحادیث از حسام الدین بن خلیل الرومی
31 الدرر الحرجان از عبدالجواد بن ابراہیم الطربنی
32 تحفۃ النبی از فطری
33 المعجم الوجیز از عفیف الدین عبداللہ بن ابراہیم بن حسن بن محمد امین المکی

المجوب

34 مطالع المسرات فی حدیث سید السادات از حسن بن محمد المصری

35 طبی السجل از بہاولدین محمد بن المہدی الرفائی الرواہی

36 نیل المرام من احادیث خیر الانام از محمد بن عبداللہ الجروانی

37 جواہر البخاری از مصطفیٰ محمد عمارۃ المصری

38 انتخاب صحاح ستہ از نیاز علی پسروری

39 ریاض السنۃ از سید جعفر شاہ پھلواری

40 مشکوٰۃ شریف

41 معارف الحدیث

42 ریاض الصالحین

43 کنوز السنۃ

س۔ تلخیص اور تجرید کے نام سے حدیث کے جو مجموعے تیار ہوئے ہیں ان کی نوعیت کیا ہے؟

ج۔ تلخیص سے مراد کسی کتاب کا خلاصہ یا اختصار ہے اور تجرید سے مراد کسی مجموعہ احادیث کی اسانید اور مکرر روایات کو حذف کر کے پیش کرنا ہے۔

س۔ امام سرخسی نے کون سے مجموعہ حدیث کی تخلیص کی؟

ج۔ المبسوط کے نام سے امام سرخسی نے امام ابو یوسف کے مجموعہ حدیث کی تلخیص کی۔

س۔ کس نامور عالم نے تجرید الصحاح السنۃ کے نام سے کتاب تیار کی؟

ج۔ امام زرین بن معاویہ العبدری السرقسطی

س۔ مسند امام احمد کا اختصار کس نے تیار کیا؟

ج۔ مختصر مسند امام احمد کے نام سے ابو القاسم علی بن ابی محمد الحسن بن دمشق نے تیار کی۔

س۔ الجامع الصحیح للبخاری کی مختصرات میں کون سی نمایاں ہیں؟

ج۔ 1۔ مختصرات للبخاری از ابن الغراء (ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد البغوی ابن

الفراء)

2 مختصرات للبخاری از جمال الدین ابو العباس احمد بن عمر الانصاری القرطبی

3 مختصرات للبخاری از عبداللہ بن سعد بن ابی حمزہ الازری

4 مختصرات للبخاری از شیخ بدر الدین حسن بن عمر بن حبیب الحلبی

5 مختصرات للبخاری از ابو العباس احمد بن عبد اللطیف الشرجی

6 محمد بن عبداللہ بن احمد بن اسماعیل المراکشی

7 فتح الباری مختصرات للبخاری از ابن حجر العسقلانی

س۔ سنن ابی داوٗد کی تخلیص کس نے کی؟

ج۔ 1۔ تلخیص سنن ابی داوٗد کے نام سے حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی المندری نے کی۔

2۔ تلخیص سنن ابی داوٗد کے نام سے ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد ابن قیم دمشقی نے بھی کی۔

س۔ صحیح مسلم کی تجرید کس نے کی؟

ج۔ حافظ مندری۔

س۔ الالمام فی احادیث الاحکام کے نام سے حدیث کی ترتیب کس نے کی؟

ج۔ تقی الدین محمد بن علی بن وہب دقیق الحید نے اپنی ہی کتاب الامام فی احادیث الاحکام کا اختصار تیار کیا۔

س۔ جامع ترمذی کی مختصر کس نے تیار کی؟

ج۔ نجم الدین سلیمان عبد الستوی الطوفی اور نجم الدین محمد بن عقیل الیائسی نے۔

س۔ تہذیب صحیح مسلم کے نام پر کس نے کتاب لکھی؟

ج۔ ابن جُزی۔

س۔ مختصر السنن الکبیر کے نام سے کتاب کس نے تیار کی؟

ج۔ احمد بن الحسین بن علی البیہقی۔

س۔ مستدرک للحاکم کا اختصار کس نے کیا؟

ج۔ 1 علامہ ذھبی 2۔ ابن قیماز 3۔ برھان حلبی

4۔ سیوطی

س۔ اختصار مسند الامام ابو حنیفہ کس نے تیار کیا؟

ج۔ جمال الدین محمود بن احمد القونوی۔

س۔ اختصار الصحیح لابن حبان کس نے تیار کیا؟

ج۔ سراج الدین عمر بن علی الملقن اور ابوالحسن علی بن بلبان بن عبداللہ الفارسی۔

س۔ تجرید الاوامر والنواھی از صحاح ستہ کس نے تیار کیا؟

ج۔ ابوبکر بن ابی مجد الحنبلی۔

س۔ مختصر حصن حصین کس نے تیار کی؟

ج۔ حصن حصین کے خود مصنف شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد الجزری نے کی۔

س۔ سنن بیہقی کی مختصر کس نام سے کس نے تیار کی؟

ج۔ ترصیع الجواہر النقی لسنن البیہقی کے نام سے قاسم ابن قطلولغبا نے کی۔

س۔ استخراج کی اصطلاح کے معانی کیا ہیں؟

ج۔ جب محدثین نے مدوین کو نظر انداز کر کے روایت کی تو اس عمل کو استخراج کا نام دیا گیا۔ مدون بھی سلسلہ اسناد کا حصہ ہوتا ہے۔

س۔ صحیح مسلم کا استخراج کس نے کیا؟

ج۔ ابوعوانہ۔

س۔ صحیح بخاری کا استخراج کس نے کیا؟

ج۔ محمد بن اسماعیل الجعفی۔

س۔ المستخرج کے عنوان کے تحت صحیحین کے کن کن علماء نے استخراج تیار کیے؟

ج۔ 1۔ ابن رجاء الاسفرائنی　　2۔ احمد بن سلمہ البزار

3۔ ابن احمدان　　4۔ ابوعمران موسیٰ بن عباس الجوینی

5۔ احمد بن محمد بن ابراہیم الطوسی البلاذری

6۔ ابوالنصر محمد بن محمد بن یوسف الطوسی

7۔ ابن الاخرم الشیبانی　　8۔ ابوحامد احمد بن محمد الہروی

9۔ ابوسعید احمد بن ابی بکر محمد نیشاپوری

10۔ ابو حامد احمد بن محمد الہروی
11۔ ابن ماسرجیس
12۔ ابو بکر احمد بن ابراہیم جرجانی العیدی الجرجانی
13۔ ابو احمد محمد بن ابی حامد
14۔ ابن عصم الہروی
15۔ ابو بکر محمد بن عبداللہ بن محمد زکریا الشیبانی
16۔ ابن عبدان شیرازی
17۔ ابن مردویہ اصفہانی
18۔ البرقانی
19۔ ابن منجویہ اصفہانی
20۔ ابن مہران اصفہانی
21۔ محمد الحسن بن ابی طالب الخلال
22۔ ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم الملیحی۔

س۔ تخریج سے کیا مراد ہے؟

ج۔ کتب فقہ وتفسیر وغیرہ کی احادیث کو جداگانہ مجموعوں میں جمع کرنے کا نام تخریج ہے۔

س۔ تخریج کے حوالہ سے کن علماء کرام نے کام کیا ہے؟

ج۔ 1۔ تخریج صحیح مسلم از ابو نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الاصفہانی

2۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از ابو القاسم امام الدین عبدالکریم بن محمد القزوینی

3۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از ابن جماعہ الکنانی الحموی

4۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از بدر الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن بہادر زرکشی مصری۔

5۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از سراج الدین عمر بن علی الملقن

6۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از جلال الدین سیوطی

7۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از ابن جماعہ (بدر الدین محمد بن شرف الدین ابو بکر بن عز الدین)

8۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از ابو عمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس المصری

9۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از ابن عبدالباری الحنبلی

10۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از ابن الملقن

11۔ تخریج احادیث الشرح الکبیر از ابن حجر عسقلانی

12۔ الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ از ابن حجر عسقلانی

13۔ نصب الراویہ لاحادیث الہدایہ از جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی الحنفی۔

14۔ الکفایہ فی تخریج احادیث الہدایہ از علاء الدین علی بن عثمان المارد ینی۔

15۔ احادیث شرح المختار از عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی

16۔ تخریج احادیث الکشاف از زیلعی (جمال الدین ابومحمد عبداللہ یوسف بن محمد الحنفی)

17۔ تخریج احادیث البیضاوی از عبدالروف المنادی

س۔ اربعین کے نام سے تیار کئے گئے احادیث کے مجموعے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اربعین یا اربعون سے مراد حدیث کے وہ مجموعے ہیں جن میں صرف چالیس منتخب احادیث ہوں۔ حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں بہتر اربعین اور پچیس اربعون کے نام سے تیار کئے گئے مجموعوں کا ذکر کیا ہے۔

س۔ کون سے علماء کرام اربعین کے حوالہ سے معروف ہیں؟

ج۔ 1۔ عبداللہ بن مبارک الروزی 2۔ ابن حرب نیشاپوری

2۔ دارقطنی بغدادی	4۔ الحاکم نیشاپوری
5۔ ابونعیم الاصفہانی	6۔ الصابونی نیشاپوری
7۔ ابن عساکر	8۔ محی الدین یحیٰ بن شرف نووی
9۔ سیوطی	10۔ تفتازانی
11۔ ابن الحجر الہیثمی	12۔ ابن طولون

س۔ الف حدیث کے حوالہ سے کس نے حدیث کا ذخیرہ ترتیب دیا ہے؟

ج۔ 1۔ ابومظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار بن احمد تمیمی السمعانی۔

2۔ احمد بن محمد بن محمد الصفدی۔

س۔ الف حدیث عن الف شیخ کے نام سے احادیث کا مجموعہ کس نے ترتیب دیا ہے؟

ج۔ ابو صالح احمد بن عبد المالک بن علی بن احمد المؤذن نیشاپوری۔

س۔ ایک سو حدیث پر مبنی مجموعہ حدیث کو کیا نام دیا جاتا ہے؟

ج۔ الماۃ الحدیث۔

س۔ ایک سو حدیث پر مبنی مجموعہ ہائے حدیث کن لوگوں نے ترتیب دیے ہیں؟

ج۔ 1 شیخ الاسلام عبداللہ انصاری الہروی۔

2 حافظ صلاح الدین العلائی دمشقی۔

س۔ دو سو حدیث پر مبنی احادیث کا مجموعہ کس نام سے کس نے ترتیب دیا؟

ج۔ کتاب المائتین از ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمٰن بن احمد الصابونی۔

س۔ جن احادیث کے راوی اول سے لیکر آنحضرت ﷺ تک صرف ایک تک محدود ہوں، ان کو کیا کہا جاتا ہے؟

ج۔ وحدانیات۔

س۔ وحدانیات کے حوالہ سے کون سے مجموعہ ہائے مشہور ہیں؟

ج۔ وحداینات امام ابوحنیفہ مرتبہ عبد الکریم بن عبالحمد البصری۔

س۔ ثنائیات سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی احادیث جہاں اول راوی سے لیکر آنحضرت ﷺ تک صرف دو راوی ہوں۔

س۔ ثنائیات احادیث کس کتاب میں زیادہ موجود ہیں؟

ج۔ مؤطا امام مالک۔

س۔ ثلاثیات سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی احادیث جن کے اول سے لیکر آنحضرت ﷺ تک تین یا ان سے زیادہ راوی ہوں؟

س۔ کون سے ثلاثیات زیادہ معروف ہیں؟

ج۔ 1۔ ثلاثیات احمد بن حنبل 2۔ ثلاثیات مسند عبد بن حمید
3۔ ثلاثیات دارمی 4۔ ثلاثیات مسند امام بخاری
5۔ ثلاثیات ابن ماجہ 6۔ ثلاثیات ترمذی
7۔ ثلاثیات معجم الصغیر الطبرانی

س۔ رباعیات سے کیا مراد ہے؟
ج۔ ایسی احادیث جن کے راوی اول سے لیکر آنحضرت ﷺ تک چار کی تعداد میں برابر رہے ہوں۔

س۔ رباعیات کس تعداد میں کن مجموعہ ہائے حدیث میں ہیں؟
ج۔ 1۔ صحیح بخاری (۲) 2۔ صحیح مسلم (۲) 3۔ سنن ابوداؤد (۱)
4۔ سنن ترمذی (۱۷۰) 5۔ سنن نسائی۔

س۔ خماسیات سے کیا مراد ہے؟
ج۔ ایسی احادیث جن میں اول راوی سے لیکر آنحضرت ﷺ تک پانچ راوی موجود ہوں۔

س۔ خماسیات کے حوالہ سے کس کا مجموعہ معروف ہے؟
ج۔ جامع البزار۔

س۔ السداسیات سے کیا مراد ہے؟
ج۔ ایسی احادیث جن کے راوی اول سے لیکر آنحضرت ﷺ تک چھ کی تعداد میں ہوں۔

س۔ سداسیات کے حوالہ سے کون سے مجموعہ ہائے حدیث معروف ہیں؟
ج۔ 1۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی المعروف ابن الخطاب۔
2۔ ابوالقاسم ظاہر بن طاہر بن محمد نیشاپوری۔
3۔ ابوطاہری والدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد ابراہیم السلفی۔
4۔ ابوموسیٰ محمد بن عمر بن احمد بن عمر المدنی اصفہانی۔

س۔ السباعیات کے حوالہ سے کون سے علماء کرام کے مجموعہ حدیث معروف ہیں؟
ج۔ 1۔ ابن العربی 2۔ ابن عساکر 3۔ المدینی

4۔ ابوالفرج الحنبلی　　5۔ جمال الدین یوسف بن الحسن الحرانی

س۔ ثمانیات کے حوالہ سے کن محدثین کی ترتیب معروف ہیں؟

ج۔ یحیٰ بن علی بن عبداللہ اعطار　　2۔ ابوالفرج النجیب

س۔ تساعیات کے حوالہ سے کون سے محدثین معروف ہیں؟

ج۔ (۱) ابراہیم بن محمد الطبری　　(۲) ابوحیان اندلسی

(۳) ابن جماعہ الکنانی

س۔ عشاریات کے حوالہ سے کون سے محدثین معروف ہیں؟

ج۔ (۱) برھان الدین ابواسحاق التنوخی

(۲) ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد البعلی الدمشقیؒ

(۳) شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی

(۴) جلال الدین سیوطی

س۔ احادیث ناسخہ کن احادیث کو کہا جاتا ہے؟

ج۔ وہ احادیث جن کی وجہ سے پہلے کی احادیث کے احکام منسوخ ہو جاتے ہیں۔

س۔ احادیث ناسخہ کے حوالہ سے کس عنوان سے محدثین نے کام کیا ہے؟

ج۔ ناسخ الحدیث ومنسوخہ۔

س۔ کونسے محدثین علماء کرام اس حوالہ سے معروف ہیں؟

ج۔ 1۔ احمد بن اسحاق الابناری

2۔ محمد بن بحر اصفہانی

3۔ ابومحمد قاسم صغیر احمد بن محمد النحاس

4۔ ابومحمد قاسم بن اصبغ البیانی

5۔ ابوحفص عمر بن شاہین بغدادی

6۔ ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن سلامہ نحوی

7۔ عبدالکریم بن ہوازن القشیری

8۔ ابوبکر محمد بن موسیٰ الحازمی

س۔ مسلسلات سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی حدیث جس کی سند میں تمام راوی ایک ہی قسم کے الفاظ مثلاً حدثنا، حدثنی، اخبرنا وغیرہ استعمال کریں۔ یہاں تک کہ کسی قول یا فعل کی روایت میں بھی سب متفق ہوں۔

س۔ "المسلسلات" کے حوالہ سے کن محدثین کے مجموعے معروف ہیں؟

ج۔ 1۔ ابوبکر احمد بن ابراہیم بن حسین بن شاذان بغدادی۔

2۔ ابن العربی (ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد للعربی)

3۔ الدیباجی (ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یحیٰ العثمانی الدیباجی)

4۔ سلفی (ابوطاہری والدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم السلفی)

5۔ ابن مسدی (جمال الدین محمد بن یوسف بن موسیٰ بن یوسف المسدی)

6۔ ابن لمیلسان (ابوالقاسم بن محمد بن محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان الاماسی)

7۔ السخاوی (ابوالحسن علم الدین علی بن محمد بن محمد بن عبدالصمد الشافعی)

8۔ السبکی (تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالشافعی السبکی)

9۔ ابوزرعہ ولی الدین احمد بن ابن الفضل زین الدین عبدالرحیم بن الحسین

10۔ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدلرحمٰن بن محمد بن ابی بکر السخاوی

11۔ ابن عقیلہ (ابوعبداللہ جمال الدین محمد بن احمد العقیلہ بن سعید المکی)

12۔ ابن لطیب (ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن محمد بن موسیٰ الفاسی المالکی)

کل مسلسلات کے مجموعے رسالۃ المستطر فہ کی روایات کے مطابق چار سو سے زائد ہیں۔

س۔ غریب حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وہ حدیث جس کے سلسلہ اسناد میں سے کوئی راوی رہ گیا ہو۔ ایک اور معنی میں مشکل اور فہم سے بالا حدیث کے بھی ہیں۔

س۔ غریب الاحادیث کے حوالہ سے کن نامور علمائے کرام / محدثین نے مجموعے ترتیب دیئے؟

ج۔ 1۔ ابوالحسن نصر بن شمیل المازنی 2۔ محمد بن المستیز القطرب

1۔ ابوعبیدہ معمر بن المثنیٰ
4۔ ابوعبید القاسم بن سلام
5۔ الاشرم (علی بن مغیرہ)
6۔ ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن قادم الکوفی
7۔ ابوعمرو شمر بن حمدویہ
8۔ ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربی
9۔ ابوعبید احمد بن محمد بن ابی عبید الہروی
10۔ جاراللہ محمود بن عمر بن محمد بن عمر زمخشری
11۔ بوالفضل علی بن موسیٰ یحصبی
12۔ ابواسحاق ابراہیم بن یوسف الواھرانی
13۔ ابوالسعادت مبارک بن ابی الکرم ابن الاثیر الجزری

س۔ احادیث مشتھرہ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی احادیث جو لوگوں میں بہت مقبول اور مشہور ہوں۔

س۔ احادیث مشتھرہ کے حوالہ سے کون سے مجموعہ ھائے حدیث کن علماء کرام نے ترتیب دیے؟

ج۔ 1۔ التذکرہ الاحادیث المشتھر از بدرالدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن بہادر الترکی الزرکشی۔

2۔ القاصد از علامہ سخاوی

3۔ الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتھرہ از جلال الدین سیوطی

4۔ الوسائل السنیہ من القاصد السخاویہ از ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن خلف المالکی۔

5۔ تسھیل السبیل از محمد بن احمد الحسبنلی الشافعی۔

6۔ الاحادیث المشتھرہ علی الالسنۃ از ابوعبداللہ محمد بن عبداعبدلباقی بن یوسف بن احمد بن علوان الزرتانی۔

س۔ کسی خاص موضوع پر جمع کی گئی احادیث کے مجموعے کو اصطلاح حدیث میں کیا کہا جاتا ہے؟

ج۔ جزء۔

س۔ خلیفہ نے کشف الظنون میں کتنی تعداد میں اجزائی مجموعوں کی تیاری کا پتہ دیا

ہے؟

ج۔ ایک سو تیرہ۔

س۔ کون سے علمائے کرام اور محدثین نے موضوعاتی یا اجزائی احادیث پر کتابیں تیار کی ہیں؟

ج۔ 1۔ ابو عاصم ضحاک بن مخلد 2۔ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن المثنی بن عبداللہ بن انس بن مالک انصاری 3۔ ابن عرفہ ابو علی الحسن بن عرفہ 4۔ ابن الفرات (ابو مسعود بن الفرات) 5۔ ابن قیم (ابو العباس محمد بن جعفر بن محمد بن ہشام بن قیم النمیری)

س۔ فرد سے مراد اصطلاح حدیث میں کیا ہے؟

ج۔ فرد سے مراد اصطلاح راوی مراد ہے۔ جس سے کوئی ایسی حدیث میں وہ روایت ہو جو کسی ثقہ راوی نے بیان نہ کی ہو یا کسی غیر ثقہ راوی نے بیان نہ کی ہو یا کس مخصوص شہد یا بستی سے روایت کی ہے۔ یا کسی راوی نے کسی خاص آدمی سے سُنی ہو جو اس میں منفرد ہو۔

س۔ فرد حدیث کے مجموعوں کی تالیف کے حوالہ سے کون سے محدثین معروف ہیں؟

ج۔ 1۔ کتاب الافراد از ابوداؤد صاحب السنن۔

2۔ کتاب الافراد از دارقطنی

3۔ کتاب الافراد از ابن شاہین

4۔ کتاب الافراد از ابن رزیق (احمد بن عبداللہ بن حمید بن رزیق)

س۔ امالی حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ امالی حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو علمائے سلف نے اپنے دستور کے مطابق ہفتے کے کسی دن میں اپنے طلباء کو املاء کرائی ہو۔

س۔ امالی حدیث کے مجموعے کون سے معروف ہیں؟

ج۔ 1۔ الامالی از ابن شاہین

2۔ الامالی از قاضی ابوالحسین عبدالجبار بن احمد بن عبدالجبار الہمدانی

3۔ الامالی از ابن مندہ (ابو زکریا یحیٰ ابن عبدالوہاب بن مندہ اصبانی)

4۔ الامالی از السلامی (ابوالفضل محمد بن ناصر

5۔ الامالی از ابن عساکر

6۔ الامالی از القزوینی (ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم القزوینی)

س۔ ایسی کونسی کتب ہیں جن میں اکابر کی اصاغر سے اور اصاغر سے اکابر کی روایات کو جمع کیا گیا ہو؟

ج۔ 1۔ کتاب ماروا ۃ الکبار عن الصغار از ابن المنجنیقی

2۔ کتاب من روی عن ابیہ از ابن شاہین

3۔ روایۃ الصحابہ عن التابعین والآباء عن ابناء از خطیب بغدادی

4۔ کتاب من روی عن ابیہ عن جدہ از کیکلا ی العلائی

5۔ کتاب روایۃ ابنا عن آباءھم (از الوائلی ابونصر عبیداللہ بن سعید السجزی الوائلی

س۔ مرسل حدیث کونسی ہوتی ہے؟

ج۔ ایسی حدیث جس کا راوی کوئی تابعی ہو لیکن اسناد میں اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے وہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی تھی۔

س۔ امام ابوداؤد صاحب السنن کی وہ کونسی کتاب ہے جو اس نے مرسل روایات کے حوالہ سے جمع کی ہوئی ہے؟

ج۔ کتاب المراسیل۔

س۔ کتاب المراسیل کے عنوان سے اور کس کی تالیف ہے؟

ج۔ ابن ابی حاتم ابومحمد عبدالرحمٰن الرازی۔

س۔ حافظ کیکاری نے مرسل روایات کے حوالہ سے کونسا مجموعہ تیار کیا ہے؟

ج۔ جامع التحصیل فی احکام المراسیل۔

س۔ حضور کے خطبات کس کتاب کی صورت میں کس نے جمع کئے ہیں؟

ج۔ ابن المدینی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جعفر کی کتب خطب النبی ﷺ۔

س۔ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے حوالہ سے کونسی خاص احادیث کی کتاب ہے؟

ج۔ کتاب دعاء النبی ﷺ یہ بھی ابن المدینی ہی کی تالیف ہے۔

س۔ احادیث شاذہ کو کس نے جمع کیا ہے؟

ج۔ قاضی ابوالعنبس محمد بن احاق بن ابراہیم الصمری نے "رد احادرث الشاذہ"

س۔ آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ امثال کو کس محدث نے کس عنوان سے جمع کیا ہے؟

ج۔ "امثال النبی ﷺ" از حافظ حسن بن عبدالرحمٰن یمن خلادء الرامہرمزی

س۔ احادیث رحمت پر کس نے کتاب تالیف کی ہے؟

ج۔ امام سخاوی۔

س۔ احادیث قدسیہ کو اسلاف نے کس طور سے جمع کیا؟

ج۔ 1۔ ابن العربی: مشکوٰۃ الانوار۔

2۔ المنادی: الاتحافات السنیہ بالا حادیث القدسیہ

3۔ العاملی: الجواہر السنیہ فی الا حادیث القدسیہ

4۔ العدوی: التحفۃ المرضیۃ فی الا خبار القدسیہ۔

س۔ علم حدیث میں "الجمع" کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

ج۔ الجمع سے مراد کتب حدیث کو ترتیبی تبدیلی کے ساتھ یکجا کرنا ہے۔

س۔ "الجمع" کے حوالہ سے کون سے نمایاں مصادر تیار کئے گئے ہیں؟

ج۔ 1۔ الجمع بین الصحیحین / از ابن فتوح (ابوعبداحمد بن فتوح الحمیدی)

2۔ الجمع بین الصحیحین / ابن الخراط (ابومحمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن الحسین بن سعید بن ابراہیم الازوی۔

س۔ مختلف مسانید کو کس نامور محدث نے یکجا کیا ہے؟

ج۔ ابن الجوزی نے جامع المسانید کے عنوان سے صحیحین جامع ترمذی اور مسند امام احمد بن حنبل کو یکجا کردیا گیا ہے۔

س۔ جامع المسانید کے عنوان سے اور کس کی کتاب ہے؟

ج۔ جلال الدین سیوطیؒ اور ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الروادنی کی۔

س۔ کتاب السیر و مغازی کے حوالہ سے سب سے پہلے کونسی کتاب تالیف ہوئی ہے؟

ج۔ کتاب السیرہ لابن شہاب الزھری۔

س۔ موسیٰ بن عقیقہ بن ابی عیاش کی اس حوالہ سے کونسی کتاب تھی؟

ج۔ کتاب المغازی۔

س۔ ابن یسار نے کونسی کتاب تیار کی؟

ج۔ کتاب السیرہ۔

س۔ کتاب السیرہ کے حوالہ سے اور کونسی کتاب ہے جو تیسری صدی ہجری کے اوائل میں تیار ہوئی؟

ج۔ کتاب السیرۃ للواقدی۔

س۔ دلائل النبوۃ کے حوالہ سے کونسے علماء کی مشہور کتابیں ہیں؟

ج۔ 1۔ حافظ فریانی 2۔ ابن شاہین 3۔ ابونعیم
4۔ امام بیہقی

س۔ کتاب المغازی کے عنوان سے دوسری ہجری کے آخر میں کس نے کام کیا؟

ج۔ ابومحمد المعتمر بن سلیمان التیمی نے 187ء میں کتاب المغازی تیار کی۔

س۔ کتاب الانوار کے نام سے سیرت کی کتاب کس عالم دین کی ہے؟

ج۔ ابن الفراء البغوی کی۔

س۔ کتاب الشفاء کے عنوان سے کتاب کس مشہور بزرگ کی ہے؟

ج۔ قاضی عیاض بن موسیٰ۔

س۔ کتاب فی فضائل المصطفیٰ کس نے تالیف کی؟

ج۔ ابن الجوزی۔

اسنادِ حدیث اور نظامِ اسماء الرجال

س۔ سند کی علمِ حدیث میں کیا بنیادی حیثیت ہے؟

ج۔ راوی کے حالات پر روایات کی قبولیت یا عدمِ مقبولیت کا انحصار ہوتا ہے۔ سند کا متصل ہونا یا منقطع ہونا راوی کے حالات کو روایت کی قبولیت یا عدمِ قبولیت کے حوالے سے واضح کرتا ہے۔

س۔ محدث کی میزان کیا ہوتی ہے؟

ج۔ جو محدث اسانید وعلل میں ماہرانہ بصیرت رکھتا ہو وہ کسی حدیث کی صحت یا ضعف کا حکم صادر کر سکتا ہے۔

س۔ کیا حدیث کی سند کے صحیح ہونے کے علاوہ کسی اور صفت کی بھی ضرورت ہوتی ہے؟

ج۔ حدیث سند کے اعتبار سے اگر صحیح ہوتا تو پھر اس کے متن کا بھی صفتِ صحت سے متصف ہونا ضروری ہوتا ہے۔

س۔ راوی کی سند میں اگر صحابی کا نام ساقط ہو جائے تو اس حدیث کے بارے کیا اصطلاح بولی جاتی ہے؟

ج۔ مرسل۔

س۔ حدیث کی سند کے اندر کہیں سے کوئی راوی ساقط ہو جائے تو اس حدیث کے بارے کیا کہا جائے گا؟

ج۔ حدیث منقطع۔

س۔ حدیث مرسل اور حدیث منقطع کی قبولیت کا کیا حکم ہے؟

ج۔ صفت کے اعتبار سے دونوں صورتیں مماثل ہوتی ہیں۔ کیونکہ دونوں میں سند کا عدمِ اتصال سببِ ضعف ہے۔

س۔ جس حدیث میں دو یا دو سے زیادہ راوی پے درپے ساقط ہو جائیں اس حدیث کو کیا کہا جاتا ہے؟

ج۔ حدیث مُعضَل۔

س۔ معضل اور منقطع حدیث میں کیا فرق ہوتا ہے؟

ج۔ حدیث معضل منقطع کی ایک قسم خاص ہے۔ ہر معضل حدیث منقطع ہوتی ہے لیکن ہر منقطع حدیث معضل نہیں ہوتی۔ حدیث معضل منقطع سے زیادہ خراب ہوتی ہے۔ منقطع کی نسبت اس میں زیادہ اخفاء اور ابہام پایا جاتا ہے۔

س۔ منقطع حدیث اور مرسل حدیث میں کیا فرق ہے؟

ج۔ منقطع حدیث کا درجہ مرسل سے فروتر ہوتا ہے۔ لیکن مرسل حدیث جب ثقہ راویوں سے سنداً نقل کی گئی ہو تو اس میں قوت آ جاتی ہے۔ سند متصل نہ ہونے کی وجہ سے مرسل حدیث اور منقطع حدیث برابر ہوتی ہیں لیکن کسی صحابی کا سقوط مرسل حدیث کے شرف وعظمت کو ختم کر دیتا ہے۔ اور وہ قابل حجت نہیں رہتی۔

س۔ مدلس الاسناد حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی حدیث جس میں راوی ایسے شخص سے روایت کرے جو اس کا ہم عصر ہو اور اس سے مل چکا ہو مگر اس سے اس کا سماع ثابت نہ ہو۔ یا ایسے ہم عصر سے روایت کرے جسے ملا نہ ہو مگر دوسرے کو یہ تاثر دے کہ اس نے معاصر سے سُن کر یہ روایت بیان کی ہے۔

س۔ مدلس اور مرسل میں کیا فرق ہے؟

ج۔ مدلس سامع کو اس بات کا تاثر دیتا ہے کہ اس نے سنا حالانکہ اس نے سُنا نہیں ہوتا اس لئے یہ تدلیس ارسال کو متضمن ہے البتہ ارسال تدلیس کو شامل نہیں ہے کیونکہ ارسال میں سامع کو اس وہم کا سامنا ہوتا ہے کہ اس نے سُنا ہے حالانکہ سُنا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ علماء ارسال کرنے والے کی مذمت نہیں کرتے جبکہ مدلس کو ناپسند کرتے ہیں۔

س۔ علت زیادہ تر کس سند میں دیکھی جا سکتی ہے؟

ج۔ بظاہر مشروط صحت کی جامع ہو مگر جب راوی متفرد ہو یا اس کا دوسرا راوی مخالف ہو۔ مزید برآں کچھ دیگر قرائن موجود ہوں جو کہ اس کی علت کی

نشاندہی کرتے ہوں۔

س۔ ابن المدین کے مقبول علل کی تلاش کیسے ممکن ہے؟

ج۔ جب تک کسی حدیث کے طریق واسناد یکجا نہ ہوں ان کی علت یا خطا کا پتہ نہیں چل سکتا۔

س۔ مقلوب حدیث کونسی ہوتی ہے؟

ج۔ حدیث مقلوب وہ حدیث ہوتی ہے جس میں کسی راوی سے متن حدیث کا کوئی لفظ یا سند میں کسی راوی کا نام ونسبت بدل گیا یا مقدم وموخر ہو گیا ہو۔

س۔ مُسند سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مسند اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند ایک راوی سے لے کر آخر تک متصل ہو۔اور وہ پیغمبر ﷺ تک پہنچ جائے۔

س۔ مسند اور مرفوع حدیث میں کیا فرق ہے؟

ج۔ مسند میں یہ شرط ہوتی ہے کہ وہ مرفوع ہو حدیث مرفوع میں صرف متن دیکھا جاتا ہے سند کو نہیں۔اس لئے جو حدیث بھی نبی کریم ﷺ کی جانب منسوب ہوگی مرفوع کہلائے گی۔ حدیث مرفوع میں سند کے انقطاع کا امکان ہوتا ہے۔حدیث مسند میں مرفع اور اتصال دونوں شرط ہیں۔کیونکہ مسند میں سند و متن دونوں کو دیکھا جاتا ہے۔

س۔ متصل یا موصول حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ متصل یا موصول حدیث وہ ہے جس کی سند متصل ہو۔اس کا سلسلہ سند نبی کریم ﷺ تک پہنچتا ہو۔ یا وہ صحابی کی موقوف روایت یا تابعی کی مقطوع روایت ہو۔

س۔ خطیب بغدادی کے نزدیک متصل اور مسند کی کیا حیثیت ہے؟

ج۔ خطیب بغدادی کے نزدیک دونوں مترادف ہیں فرق صرف استعمال کے اعتبار سے ہے۔مسند میں رفع کی شرط صرف غالب استعمال کے پیش نظر عائد کی جاتی ہے۔حدیث مسند بہ یک وقت متصل اور مرفوع ہو سکتی ہے۔

س۔ مسند عالی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسے محدثین کی روایت جو سرور کائنات ﷺ سے قریب تر ہو۔ اسنادی قرب تقرب الی اللہ کا باعث ہے۔

س۔ سند عالی کی کتنی اقسام ہیں؟

ج۔ 1۔ سند عالی مطلق 2۔ سند عالی نسبی و اضافی۔

س۔ سند عالی مطلق سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وہ سند جس کے راوی قلت تعداد کے باعث نبی کریم ﷺ سے قریب ہوں اور ہر ایسی حدیث کی دوسری راویوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو۔ بشرطیکہ وہ سند صحیح اور پاکیزہ ہو۔

س۔ سند عالی نسبی کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج۔ 1۔ موافقت: جب حدیث کسی کتاب کے مؤلف کے شیخ تک کسی دوسری سند سے پہنچ جائیں۔

2۔ بدل: جب کوئی شخص مولف کتاب کے شیخ الشیخ تک کسی اور سند سے پہنچ جائے۔

3۔ مساواۃ: مؤلف کتاب نے ایک حدیث کو ایک خاص سند سے روایت کیا ہو جب کہ دوسرا شخص دوسری سند سے بیان کرے اور راویوں کی تعداد برابر ہو۔

4۔ مصافحہ: مولف کتاب کے تلمیذ کے ساتھ مساوات کو مصافحہ کہتے ہیں۔ مصافحہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب دو آدمی ملتے ہیں تو باہم مصافحہ کرتے ہیں اسی طرح تلمیذ مصف شیخ کی برابری کی ہو تو گویا مصف نے اپنے شیخ سے مصافحہ کیا ہے۔

س۔ سند نازل سے کیا مراد ہے؟

ج۔ سند نازل سند عالی کی ضد ہے۔ جب سند نازل کے راوی زیادہ حافظ ثقہ اور فقیہ ہوں یا اسکے اخذ و روایت کی صورت اقرب السماع ہو تو اسکی حیثیت سند عالی سے بڑھ جاتی ہے۔

س۔ سند عالی نسبی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وہ سند جس کے راوی کسی امام حدیث سے قریب تر ہوں۔

س۔ مدرج حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مدرج سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسے اضافہ کا پتہ چلے جو دراصل اس میں نہ ہو۔

س۔ مدرج حدیث کی پہچان کے کون سے طریقے ہیں؟

ج۔ 1۔ اس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف محال ہو۔

2۔ صحابی خود تصریح کرے کہ اس نے یہ مدرج نبی کریمؐ سے نہیں سنا۔

3۔ راوی صراحتہ حدیث مرفوع سے مدرج عبارت کو علیحدہ کرے اور بتا دے کہ یہ فلاں شخص نے درج کی ہے۔

س۔ مسلسل حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وہ حدیث جس کی سند متصل ہو۔ تدلیس سے پاک ہو اور جس کی روایت میں ایک خاص عبارت یا فعل کی تکرار ہوتی ہو اور ہر راوی اوپر والے راوی سے اس فعل یا عبارت کو نقل کرتا ہو۔ یہاں تک کہ وہ سند نبی کریم ﷺ تک پہنچ جائے۔

طبقات صحابہ کرامؓ

س۔ ابن سعد نے صحابہ کرام کو کتنے طبقات میں تقسیم کیا؟

ج۔ 1 بدری مہاجرین 2 بدری انصار 3 وہ صحابہ کرام جنہوں نے حبشہ ہجرت کی یا غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے
4 فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہونے والے صحابہ 5 فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والے صحابہ

س۔ حافظ ابن حجر نے طبقات رواۃ کی تقسیم کس طرح کی ہے؟

1 صحابہ کرام 2 کبار تابعین 3 تابعین کا درمیانی طبقہ
4 تابعین کے درمیانہ طبقہ سے ملتے جلتے تابعین
5 کم عمر تابعین جن کا صحابہ سے سماع ثابت نہیں 6 وہ تابعین جو پانچویں طبقے سے مل چکے ہیں۔
7 کبار اتباع تابعین 8 کم عمر اتباع تابعین
10 بڑی عمر کے لوگ جو اتباع تابعین کے بعد آئے لیکن تابعین سے نہ مل سکے
11 اتباع تابعین کے بعد میں آنے والوں کا درمیانہ طبقہ۔
12 وہ کم عمر لوگ جنہوں نے اتباع تابعین سے استفادہ کیا۔

س۔ سات کثیر الروایات صحابہ کون سے ہیں؟

ج۔ 1۔ حضرت ابو ہریرہؓ (5374) 2۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ (2630)
3۔ حضرت انس بن مالکؓ (2286) 4۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ (2210)
5۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ (1660)
6۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ (1540) 7۔ حضرت ابو سعید

خدریؓ (1170)

س۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کس کس صحابیؓ سے زیادہ روایات سُنیں؟

ج۔ 1۔ حضرت ابوبکرؓ 2۔ حضرت عمرؓ

3۔ حضرت عثمانؓ 4۔ حضرت ابی بن کعبؓ

5۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ 6۔ حضرت عائشہؓ

س۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے کتنے راویوں نے روایت کی؟

ج۔ آٹھ سو سے زیادہ۔

س۔ حضرت ابو ہریرہؓ تک صحیح ترین سند کیا ہے؟

ج۔ ابن شہاب زہری از سعید مسیب از ابو ہریرہؓ

س۔ حضرت ابو ہریرہؓ تک ضعیف ترین سند کونسی ہے؟

ج۔ سری بن سلیمان از داؤد بن یزید از والد خود یزید از ابو ہریرہؓ۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کن کبار صحابہ کرامؓ سے سب سے زیادہ روایت کی؟

ج۔ 1۔ حضرت ابوبکرؓ 2۔ حضرت عمرؓ

3۔ حضرت عثمانؓ 4۔ حضرت عائشہؓ

5۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ 6۔ حضرت حفصہؓ

س۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کن لوگوں نے آگے زیادہ روایت کیا؟

ج۔ 1۔ سعید بن میسبؒ 2۔ حسن بصریؒ

3۔ ابن شہاب زہریؒ 4۔ ابن سیرین نافعؒ

5۔ مجاہد طاؤسؒ 6۔ عکرمہؒ

س۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی صحیح ترین سند کونسی ہے جسے سلسلہ الذھب کہا جاتا ہے؟

ج۔ امام مالک از نافع از عبداللہ بن عمر۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ضعیف ترین سند کونسی ہے؟

ج۔ محمد بن عبداللہ بن قاسم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اور وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں۔

س۔ وہ کون سے آخری صحابی تھے جنہوں نے بصرہ میں وفات پائی؟
ج۔ حضرت انس بن مالکؓ۔
س۔ حضرت انسؓ بن مالک تک صحیح ترین سند کونسی ہے؟
ج۔ "مالک از زہری از انسؓ"۔
س۔ حضرت انس بن مالک تک ضعیف ترین سند کونسی ہے؟
ج۔ "داؤد بن محبر از محبر از ابان بن ابی عیاش از انس"
س۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کن کبار صحابہ کرامؓ سے زیادہ روایت کیا؟
ج۔ 1۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ 2۔ حضرت عمرؓ
3۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ 4۔ حضرت اسید بن حضیرؓ
س۔ حضرت عائشہؓ سے کن صحابی کرام نے زیادہ روایت کیا؟
ج۔ 1۔ حضرت ابوہریرہؓ 2۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ
3۔ حضرت زید بن خالد الجہنیؓ 4۔ حضرت صفیہ بنت شیبہؓ
س۔ حضرت عائشہؓ تک صحیح ترین سند کون سی ہے؟
ج۔ 1۔ یحییٰ بن سعید از عبید اللہ بن عمر بن حفص از قاسم بن محمد از عائشہؓ
2۔ زہری/ہشام بن عروہ از عروہ بن زبیر از عائشہؓ
س۔ حضرت عائشہؓ تک ضعیف ترین سند کون سی ہے؟
ج۔ حارث بن شبل از ام نعمان از عائشہؓ۔
س۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ تک پہنچنے والی صحیح ترین سند بقول امام نسائی کون سی ہے؟
ج۔ "زہری از عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ از ابن عباسؓ"۔
س۔ حضرت عبداللہ بن عباس تک پہنچنے والی ضعیف ترین سند کون سی ہے؟
ج۔ محمد بن مروان السدی الصغیر از کلبی از ابو صالح۔
س۔ "سلسلۃ الکذب" کس سند کو کہا جاتا ہے؟
ج۔ محمد بن مروان السدی الصغیر از کلبی از ابو صالح۔
س۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کن اصحابہ کرام سے روایت کیا؟

ج۔ 1۔ حضرت علیؓ 2۔ حضرت عمرؓ 3۔ حضرت ابی بن کعبؓ
4۔ حضرت معاذ بن جبلؓ 5۔ حضرت ابوذر غفاریؓ

س۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کن صحابہ کرام نے روایت کیا؟

ج۔ 1۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ 2۔ حضرت انس بن مالکؓ
3۔ حضرت سہیل بن حنیفؓ 4۔ حضرت عکرمہؒ

س۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی صحیح ترین سند کون سی ہے؟

ج۔ وہ جس کو اہل مکہ بطریق سفیان از عمرو بن دینا از جابر بن عبداللہؓ نے روایت کرتے ہیں۔

س۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج۔ ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث۔

س۔ کتنی مروی احادیث کی تخریج پر شیخین کا اتفاق ہے؟

ج۔ 58

س۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی کتنی احادیث کی تخریج میں امام مسلم منفرد ہیں؟

ج۔ 26

س۔ حضرت ابوسعید خدری نے کن مشہور صحابہ کرام سے روایت کیا؟

ج۔ 1۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ 2۔ حضرت عمر فاروقؓ
3۔ حضرت عثمانؓ 4۔ حضرت علیؓ
5۔ حضرت مالک بن سنانؓ 6۔ حضرت قتادہ بن سنانؓ
7۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ 8۔ حضرت زید بن ثابتؓ
9۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ

س۔ حضرت ابوسعید خدری سے کن اصحاب نے روایت کیا؟

ج۔ عبدالرحمٰن بن ابوسعیدؓ، زینب بن کعبؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عباسؓ، ابوالطفیل، حضرت نافعؒ، حضرت عکرمہؒ۔

س۔ طبقہ دوم کے صحابہ میں کون سے صحابہ کرام شامل ہیں؟

ج۔ طبقہ دوم میں وہ صحابہ کرام جن کی روایات پانچ سو یا پانچ سو سے زائد ہیں ان میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام معروف ہیں۔

1۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

2۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

3۔ حضرت علیؓ

4۔ حضرت عمر بن الخطابؓ

س۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کن صحابہ کرام سے روایت کیا؟

ج۔ حضرت عمرؓ 2۔ حضرت سعد بن معاذؓ

س۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کن اصحاب نے روایت کیا؟

ج۔ عبادلہ اربعہ، انس بن مالک، جابر بن عبداللہ، ابوموسیٰ اشعری، حضرت علقمہؓ، مسروق، قاضی شریح ودیگر۔

س۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی صحیح ترین سند کون سی ہے؟

ج۔ سفیان ثوری از منصور بن معمر از ابراہیم از علقمہ۔

س۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ضعیف ترین سند کون سی ہے؟

ج۔ شریک از ابی فترازہ از ابی زید۔

س۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کل کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج۔ 848

س۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصی نے کن اصحاب کبار سے روایت کیا؟

ج۔ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت الوالدرداءؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص سے کن لوگوں نے روایت کیا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سائب بن یزید، حضرت سعید بن حسیب، حضرت طاؤس، حضرت عکرمہ ودیگر۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاض سے روایت کی صحیح ترین سند کون سی ہے؟

ج۔ عمرو شعیب از ابیہ از عبداللہ۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

ج۔ 700

س۔ حضرت علیؓ سے کن اصحاب نے روایت کیا؟

ج۔ حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت محمدؒ، حضرت عمرؓ۔

س۔ صحاح ستہ میں کل کتنی روایات حضرت علیؓ سے مروی ہیں؟

ج۔ 586

س۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے صحاح ستہ میں کل کتنی روایات مروی ہیں؟

ج۔ 539

س۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے کن اصحاب نے روایت کیا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبیداللہ، حضرت عاصم، حضرت علقمہ بن وقاصؓ۔

س۔ طبقہ سوم میں کون سے صحابہ کرام شامل ہیں؟

ج۔ 1۔ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ 2۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ
3۔ حضرت براء بن عازبؓ 4۔ حضرت ابوذر غفاریؓ
5۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ 6۔ حضرت سہل بن سعد انصاریؓ
7۔ حضرت عبادہ بن الصامتؓ 8۔ حضرت ابوالدرداءؓ
9۔ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ 10۔ حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی
11۔ حضرت معاذ بن جبلؓ 12۔ حضرت ابوایوبؓ
13۔ حضرت عثمان بن عفانؓ 14۔ حضرت جابر بن سمرۃؓ
15۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ 16۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ
17۔ حضرت ابوبکرہ (نفیع بن الحارث ثقفی)
18۔ حضرت عمران بن حصینؓ 19۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ
20۔ حضرت ثوبان ولی النبی صلعم
21۔ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ کلبیؓ

22۔ حضرت نعمان بن شبیرؓ 23۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ

24۔ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ انصاری

25۔ حضرت جویر بن عبداللہ بن جابرؓ

﴿طبقہ تابعین﴾

س۔ تابعین کو روایت حدیث کے حوالہ سے کس طور تقسیم کیا گیا ہے؟

ج۔ حافظ ابن حجر نے تابعین کو پانچ طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

1۔ کبار تابعین مثلاً سعید بن مسیبؒ

2۔ تابعین کا روحانی طبقہ مثلاً حسن اور ابن سیرین وغیرہ۔

3۔ درمیانی طبقہ سے ملتا جلتا طبقہ مثلاً امام زہری، قتادہ۔

4۔ کم عمر تابعین کا طبقہ مثلاً ابن امام اعمش

5۔ کم عمر تابعین سے ملتا جلتا طبقہ مثلاً ابن جریج

س۔ کبار تابعین میں کون سے لوگ زیادہ معروف ہیں؟

ج۔ 1۔ سعید بن مسیبؒ

2۔ نافع مولیٰ ابن عمرؓ

3۔ محمد بن سیرینؒ

4۔ ابن شہاب زہریؒ

5۔ سعید بن جبیرؒ

6۔ امام ابو حنیفہؒ

س۔ حضرت سعید بن مسیبؒ نے کن صحابہ کرام سے روایت کیا؟

ج۔ حضرت ابو بکر سے مرسلاً اور حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عائشہؓ اور چند دیگر صحابہ کرام سے براہ راست سن کر روایت کیا ہے۔

س۔ حضرت سعید بن میبّب سے کن اصحاب نے روایت کیا ہے؟

ج۔ حضرت سعید بن میبّب سے سالم بن عبداللہ زہری، قتادہ شریک، ابو الزناد اور بہت سے دیگر اصحاب نے روایت کیا ہے۔

س۔ حضرت سعید بن مسیّب کب فوت ہوئے؟

ج۔ 94ھ

س۔ حضرت نافع مولی ابن عمر کا نام ونسب کیا ہے۔؟

ج۔ آپ کا نام نافع اور والد کا نام ہُرمز تھا۔ بعض کے نزدیک آپ کے والد کا نام کاؤس تھا۔ آپ کی نسبت ابوعبداللہ اور نسبت مدنی تھی۔ آپ حضرت عبد اللہ بن عمر کو کسی لڑائی میں مل گئے اور ان کے غلام بن گئے۔

س۔ حضرت نافع کس قدر عرصہ تک حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ رہے؟

ج۔ تیس سال۔

س۔ حضرت نافع کے شاگردوں میں کون سے نمایاں لوگ ہیں؟

ج۔ امام مالکؒ۔

س۔ امام بخاری نے حضرت نافع کی کونسی سند کو صحیح ترین سند کہا ہے؟

ج۔ مالک از نافع از ابن عمرؓ۔

س۔ حضرت نافعؒ نے کن کن صحابہ کرام سے روایت کیا ہے؟

ج۔ حضرت عائشہ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت حفصہؓ سے مرسلاً جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر سے براہ راست روایت کیا ہے۔

س۔ حضرت نافع سے کن لوگوں نے آگے روایت کیا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن دینار، زہری، اوزاعی، ابن اسحاق صالح بن کیسان، ابن جریج اور امام مالک۔

س۔ حضرت نافع کب فوت ہوئے؟

ج۔ حضرت نافع 117ء میں فوت ہوئے۔

س۔ محمد بن سیرین کس نامور صحابی کے غلام تھے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ۔

س۔ حضرت انسؓ نے محمد بن سیرین کو کس نامور صحابی سے خریدا؟

ج۔ حضرت خالد بن ولیدؓ سے۔

س۔ محمد بن سیرین کی والدہ کس نامور صحابی کی آزاد کردہ غلام تھیں؟

ج۔ محمد بن سیرین کی والدہ کا نام صفیہ تھا جو کہ حضرت ابوبکرؓ کی آزاد کردہ غلام

تھیں۔

س۔ محمد بن سیرین کب پیدا ہوئے؟

ج۔ خلافت عثمانی کے آخری دو سالوں میں۔

س۔ محمد بن سیرین نے کتنے صحابہ کرام سے براہِ راست ملاقات کی؟

ج۔ تیس۔

س۔ محمد بن سیرین نے بلا واسطہ کون سے صحابہ کرامؓ سے حدیثیں سنیں؟

ج۔ حضرت زید بن ثابت، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ۔

س۔ کن اصحابہ کرام سے حضرت محمد بن سیرین نے براہ راست حدیثیں نہیں سنیں مگر مرسلاً ان سے روایت کیا؟

ج۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت ابو ذر غفاریؓ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوالدرداء، حضرت عمران بن حصین اور حضرت عائشہؓ۔

س۔ حضرت محمد بن سیرین سے کن اصحاب نے آگے روایت کیا؟

ج۔ امام شعبی، امام اوزاعی، امام عاصم احول، امام مالک بن دینار، خالد الحذاء۔

س۔ محمد بن سیرینؒ کب فوت ہوئے؟

ج۔ 110ء

س۔ ابن شہاب زہری کا نام ونسب کیا تھا؟

ج۔ ابن شہاب زہری کا اصل نام مسلم اور والد کا نام عبداللہ تھا۔

س۔ ابن شہاب کو کن صلاحیتوں میں کمال حاصل تھا؟

ج۔ حافظہ، ثقاہت اور اتباع الفاظ حدیث۔

س۔ امام زہری کی امام بخاری کے نزدیک صحیح ترین سند کون سی ہے؟

ج۔ زہری از علی بن حسین از ابیہ از ابیہ۔

س۔ کل کتنی روایات امام زہری سے روایت کی گئیں؟

ج۔ 1200

س۔ امام زہری نے کن اصحابہ کرام سے حدیث اخذ کی؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت سہل بن سعد، حضرت عمرو بن زبیر سے براہ راست اور حضرت عبادہ بن صامت، ابو ہریرہ، حضرت عطاء بن ریاح سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

س۔ حضرت سعید بن جبیر نے کن اصحابہ کرام سے حدیث اخذ کی؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عقبہ بن مسعود جب کوفہ کے قاضی بنائے گئے تو آپ ان کے کاتب مقرر ہوئے۔ پھر ابو بردہ بن ابی موسیٰ کے کاتب مقرر ہوئے۔ آپ نے عبداللہ بن زبیر، انس بن مالک اور ابو سعید خدریؓ سے براہ راست حدیث اخذ کی۔ حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت علی اور حضرت عائشہؓ سے مرسلاً روایت کیا۔

س۔ حضرت سعید بن جبیر سے کن اصحاب نے روایت کیا؟

ج۔ امام عمش، منصور بن معمر، یعلی بن حکیم ثقفی، سماک بن حرب ودیگر۔

س۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے کن اصحابہ کرام کی زیارت کا شرف حاصل کیا؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ، حضرت سہل بن سعد انصاری، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور ابوالطفیل عامر بن واثلہ کو دیکھا اور ان سے روایت کیا۔

س۔ حضرت امام حنیفہ نے کن اساتذہ حدیث سے اخذ حدیث کیا؟

ج۔ عطاء، نافع ابن ہرمز، حماد بن ابی سلیمان، عمرو بن دینار ودیگر۔

س۔ حضرت امام حنیفہ سے کن نامور لوگوں نے اخذ علم کیا؟

ج۔ امام یوسف، امام محمد، امام زفر، ابو مطیع بلخی ابن المبارک، حسن بن زیاد، داؤد الطائی اور وکیع۔

س۔ امام ابو حنیفہ کی روایت سے پندرہ مسانید کس نے مرتب کیں؟

ج۔ محمد بن محمود خوارزمی۔

س۔ امام محمد بن حسن کی وہ کونسی کتاب ہے جس میں حضرت ابو حنیفہ سے مروی احادیث ہیں؟

ج۔ کتاب الآثار۔

س۔ امام ابو حنیفہ کو کس نے اور کیوں قید کیا؟

ج۔ ابو جعفر منصور عباسی خلیفہ نے آپ کو قاضی بنانا چاہا۔ آپ نے انکار کر دیا جس پر آپ کو قید میں ڈال دیا گیا۔

طبقہ تبع تابعین

س۔ تبع تابعین میں کون سے لوگ زیادہ مشہور ہیں؟

ج۔ 1۔ امام مالک بن انسؒ

2۔ امام شافعیؒ

3۔ امام سفیان ثوریؒ

4۔ امام سفیان بن عینیہؒ

5۔ امام لیث بن سعدؒ

س۔ امام مالک بن انس نے کن تابعین سے اخذ حدیث کیا؟

ج۔ 1۔ نعیم المجمر 2۔ زید بن اسلم 3۔ نافع مولیٰ ابن عمرؓ

4۔ شریک بن عبداللہ 5۔ ابن شہاب زہری

6۔ الوالزناد 7۔ سعید المقری 8۔ حمید الطویل

9۔ حذافہ سہمی انصاری 10۔ یحییٰ بن سعید

س۔ امام مالک بن انس سے ان کے کن شیوخ نے روایت کیا؟

ج۔ 1۔ امام ابن شہاب الزہری 2۔ یحییٰ بن سعید

س۔ امام مالک کے کن ہم عصر رفقاء نے ان سے کسب فیض کیا؟

ج۔ 1۔ امام اوزاعی 2۔ امام سفیان ثوری 3۔ سفیان بن عینیہ

4۔ لیث بن سعد 5۔ ابن جریج 6۔ شعبہ بن حجاج

س۔ کون سے علمائے حدیث نے امام مالکؒ کے سامنے زانوائے تلمذ تہ کیا؟

ج۔ 1۔ امام شافعی 2۔ عبداللہ بن المبارک 3۔ ابن وہب

4۔ ابن مہدی 5۔ قطان 6۔ ابواسحاق الفزاری

س۔ امام مالک نے کونسی مشہور کتاب تالیف وترتیب دی؟

ج۔ مؤطا۔

س۔ مؤطا کی کونسی روایت موزوں تر سمجھی جاتی ہے؟

ج۔ یحییٰ بن یحییٰ لیثی اندلسی مصموری کی روایت۔

س۔ موطا میں دی گئی احادیث کی محدثین نے کیا حیثیت متعین کی ہے؟

ج۔ موطا میں احادیث کی نوعیت بایں طور ہے۔

1۔ مسند احادیث	:	600
2۔ موقوف احادیث	:	613
3۔ مرسل احایث	:	222
4۔ اقوال تابعین	:	285

س۔ امام مالک کب فوت ہوئے؟

ج۔ 179ھ

س۔ امام شافعیؒ کا اصل نام ونسب کیا ہے؟

ج۔ آپ کا نام ونسب کچھ یوں ہے۔

"محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع"

س۔ شافعی کی نسبت کس طور سے مشہور ہے؟

ج۔ آپ کے سلسلہ نسب میں چوتھے نمبر پر آنے والے بزرگ کا نام شافع ہے جس کی نسبت سے آپ شافعی کہلاتے ہیں۔

س۔ حضرت امام شافعی کب پیدا ہوئے؟

ج۔ 150ھ میں غزہ کے مقام پر۔

س۔ امام شافعی کی پرورش کس شہر میں ہوئی؟

ج۔ مکۃ المعظمہ

س۔ کتنے سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا؟

ج۔ سات سال۔

س۔ رمضان لمبارک میں کتنی بار قرآن پڑھنے کا اعزاز حاصل تھا؟

ج۔ ساٹھ مرتبہ۔

س۔ امام شافعی نے حدیث کا درس کہاں سے لیا؟

ج۔ مدینہ میں امام مالک بن انس سے اور چند راتوں میں یاد کر کے ان کی پوری

مؤطا انہیں زبانی سنادی۔

س۔ امام شافعی نے کتنے شیوخ سے اکتساب فیض کیا؟

ج۔ حضرت سفیان بن عیینہ، عبدالمالک اور ماجشون محمد بن حسن شیبانی، اسحاق بن راہویہ۔

س۔ امام شافعی کے تلامذہ میں سے کون سے لوگ زیادہ معروف ہیں؟

ج۔ 1۔ امام احمد بن حنبل 2۔ ابوعبید قاسم بن سلام
3۔ الحمیدی 4۔ ابوثور
5۔ ابراہیم بن خالد بغدادی 6۔ یوسف بن یحیٰی البویطی
7۔ حرملۃ بن یحیٰی 8۔ حسن بن محمد زعفرانی و دیگر

س۔ امام شافعی کی مروی احادیث پر مشتمل کونسی کتب حدیث ہے؟

ج۔ 1۔ کتاب الرسالہ
2۔ کتاب الام
3۔ المبسوط

س۔ امام شافعی کی کتب المبسوط اور کتاب الام سے کس نے مسند ترتیب دی جس کی شرح ابن الاثیر نے کی؟

ج۔ ابوعمرو محمد بن جعفر نیشاپوری۔

س۔ امام شافعیؒ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

ج۔ مصر میں 54 سال کی عمر میں 204ھ کو فوت ہوئے۔

س۔ امام سفیان ثوریؒ کس شہر کے نامور عالم تھے؟

ج۔ کوفہ

س۔ امام سفیان ثوریؒ کو کن نامور محدثین نے امیر المومنین کہا ہے؟

ج۔ 1۔ شعبہ بن حجاج 2۔ سفیان بن عینیہ اور یحیٰی بن معین

س۔ امام سفیان ثوریؒ سے پہلے امیر المومنین فی الحدیث کس کو کہا جاتا تھا؟

ج۔ امام مالک

س۔ امام سفیان ثوری نے کن نامور محدثین سے اخذ حدیث کیا؟

ج۔ 1۔ سلیمان بن مہران الاعمش 2۔ عبداللہ بن دینار
3۔ عاصم الاحول، ابن المنکدر ودیگر

س۔ امام سفیان ثوریؒ کے سامنے کن نامور محدثین نے زانوئے تلمذ تہہ کیا؟
ج۔ عبدالرحمٰن، امام اوزاعی، مسعر بن کدام، ابان بن عبداللہ احمسی، علی بن جعد، عبداللہ بن مبارکؒ۔

س۔ امام سفیان ثوریؒ نے کب وفات پائی؟
ج۔ 161ھ میں بصرہ کے مقام پر وفات پائی۔

س۔ امام سفیان بن عیینہ کس شہر کے نامور محدث تھے؟
ج۔ کوفہ

س۔ امام سفیان بن عیینہ نے کتنے نامور تابعین سے اخذ علم کیا؟
ج۔ 87

س۔ آپ کے شیوخ میں کون سے نامور اصحاب تھے؟
ج۔ جعفر الصادق، حمید الطویل، عبداللہ بن دینار، ابوالزناد، صالح بن کیسان

س۔ امام سفیان بن عیینہ سے کتنی احادیث مروی ہے؟
ج۔ سات ہزار احادیث۔

س۔ امام سفیان بن عیینہ کوفہ سے مکہ کب منتقل ہوئے؟
ج۔ 163ھ میں۔

س۔ امام سفیان عیینہ نے روایت کرنے والوں میں کون سے نامور لوگ شامل ہیں؟
ج۔ 1۔ امام الاعمشؒ 2۔ مسعر بن کدامؒ 3۔ عبداللہ بن مبارکؒ
4۔ امام شافعیؒ 5۔ امام احمد بن حنبلؒ 6۔ یحییٰ بن معینؒ
7۔ علی بن مدینیؒ

س۔ امام سفیان بن بن عیینہ کب اور کہاں فوت ہوئے؟
ج۔ مکہ میں 91 سال کی عمر میں 198ھ میں فوت ہوئے۔

س۔ امام لیث بن سعدؒ کونسے علاقہ کے نامور محدث تھے؟
ج۔ مصر۔

س۔ آپ کب کہاں پیدا ہوئے؟

ج۔ 94ھ میں قرقشند کے گاؤں میں پیدا ہوئے۔

س۔ مصر میں صحیح ترین سند کونسی کہلاتی ہے؟

ج۔ لیث بن سعید از یزید بن ابی حبیب از ابوالخیر از عقبہ بن عامر۔

س۔ امام لیث بن سعدؒ نے کن محدثین سے زیادہ روایت کیا؟

ج۔ 1۔ امام نافع 2۔ امام زہری

3۔ سعید المقری 4۔ یزید بن ابی حبیب

س۔ امام لیث بن سعد سے کن نامور محدثین نے روایت کیا؟

ج۔ 1۔ امام عبداللہ بن مبارک، 2۔ عبداللہ بن وہب ودیگر۔

س۔ امام لیث بن سعد نے کب وفات پائی؟

ج۔ 175ھ میں۔

س۔ امام شافعی کے بقول امام لیث بن سعد کا کیا مقام تھا؟

ج۔ لیث امام مالک سے بڑے فقیہ تھے۔

س۔ امام احمد بن حنبل کون سے اشارہ سے آپ سے روایت کرتے تھے؟

ج۔ "مجھے پسندیدہ اہل علم نے بتایا"

س۔ امام یحییٰ بن معین آپ پر نقد کن الفاظ سے کرتے تھے؟

ج۔ "لیث سماع حدیث اور شیوخ کے بارے میں سہل انگاری سے کام لیا کرتے تھے۔

س۔ تبع تابعین میں کون سے لوگوں کو معروف گردانا جاتا ہے؟

ج۔ 1۔ امام احمد بن حنبل

2۔ امام بخاری

3۔ امام مسلم

4۔ امام ترمذی

س۔ امام احمد بن حنبلؒ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

ج۔ 164ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔

س۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کن کن اساتذۂ حدیث سے اخذ علم کیا؟

ج۔ 1۔ بشیر المفضل رقاشی 2۔ سفیان بن عینیہ
3۔ یحییٰ بن سعید قطان 4۔ عبدالرزاق بن ہمام صغانی
5۔ سلیمان بن داؤد طیالسی 6۔ اسماعیل بن علیہ
7۔ معتمر بن سلیمان بصری 8۔ ابو یوسف
9۔ امام محمد 10۔ امام شافعیؒ

س۔ امام احمد بن حنبل سے کن کن محدثین نے استفادہ کیا؟

ج۔ 1۔ امام بخاریؒ 2۔ امام مسلمؒ 3۔ امام ابوداؤد
4۔ وکیع بن جراح 5۔ یحییٰ بن آدم کوفی 6۔ علی بن المدینی
7۔ ابن مہدی

س۔ امام احمد بن حنبل نے کتنی کتب تالیف کیں؟

ج۔ 1۔ المسند 2۔ کتاب العلل 3۔ کتاب الزھد
4۔ کتاب التفسیر 5۔ الناسخ والمنسوخ 6۔ کتاب فضائل اصحابہ
7۔ کتاب الاشربہ

س۔ امام احمد بن حنبل نے کب وفات پائی؟

ج۔ آپ نے 77 سال کی عمر میں 241ھ میں وفات پائی۔

س۔ محدثین کے ہاں امام احمد بن حنبلؒ کا ضبط و ثقاہت کس درجہ میں تھی؟

ج۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: ''امام احمد بن حنبلؒ حفظ وضبط کے ہیرا تھے۔ آپ کو ایک لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں اور اپنی یادداشت سے املاء کراتے تھے۔ اسلئے ان کو امیر المومنین کہنے میں حیرت کی کوئی بات نہیں''۔

س۔ امام بخاریؒ کا کیا نام ونسب ہے؟

ج۔ آپ کا نام محمد اور والد کا نام اسماعیل تھا۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

س۔ امام بخاریؒ نے کتنے اساتذہ حدیث سے علم حدیث حاصل کیا؟

ج۔ ایک ہزار سے۔

س۔ نامور اساتذہ حدیث کون کونسے ہیں؟

ج۔ 1۔ ضحاک بن مخلد 2۔ مکی بن ابراہیم حنظلی
3۔ عبیداللہ بن موسیٰ عیسیٰ 4۔ عبدالقدوس بن حجاج
5۔ محمد بن عبداللہ انصاری

س۔ امام بخاریؒ کے نامور تلامذہ حدیث کون لوگ تھے؟

ج۔ (۱) امام ترمذی (۲) امام مسلم (۳) امام نسائی
(۴) امام ابراہیم بن اسحاق قاحری (۵) محمد بن احمد الدودبی

س۔ امام بخاریؒ کی نمایاں تالیفات کونسی ہیں۔

ج۔ 1۔ التاریخ الکبیر 2۔ التاریخ الصغیر 3۔ التاریخ الاوسط
4۔ الصحیح البخاری 5۔ کتاب الکنی 6۔ کتاب لواحدان
7۔ کتاب الادب المفرد 8۔ کتاب الضعفاء

س۔ امام ترمذی نے آپ کی علل ورجال کے بارے میں علم کے حوالے سے کیا کہا ہے؟

ج۔ "میں نے علل ورجال کے فن میں امام بخاریؒ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

س۔ محدث بن خذیمہ کے ھاں علم حدیث کے حوالے سے امام بخاری کا کیا مقام تھا؟

ج۔ آپ فرماتے ہیں: "نیلی چھت کے نیچے میں نے امام بخاریؒ سے بڑھ کر کسی کو حدیث نبوی کا عالم نہیں پایا"

س۔ حافظ ابن حجر کی امام بخاریؒ کے بارے میں کیا رائے ہے؟

ج۔ امام بخاریؒ کی جن احادیث پر جرح کی گئی ہے ان میں کوئی ایسی علت قادحہ نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے حدیث کو مجروح قرار دیا جاتا ہے۔ ان میں سے اکثر احادیث پر جو اعتراضات وارد کئے گئے ہیں ان کا جواب ممکن ہے۔ بہت ہی کم احادیث میں جن کا جواب دینے میں تکلف سے کام لینا پڑتا ہے۔

س۔ ابن خلیفہ نے کشف الظنون میں صحیح بخاری کی کتنی شروحات کا ذکر کیا ہے؟

ج۔ بیاسی۔

س۔ صحیح بخاری کی کن معروف شروحات کا ذکر کیا جاتا ہے؟
ج۔ 1۔ فتح الباری لابن حجر عسقلانی
2۔ ارشاد الساری لقسطلانی
3۔ عمدۃ القاری علامہ عینی
س۔ امام بخاریؒ نے کب وفات پائی؟
ج۔ 256ھ سمرقند کے قریب ایک گاؤں خرتنک میں وفات پائی۔
س۔ امام مسلمؒ کا نام ونسب کیا ہے؟
ج۔ آپ کا نام مسلم اور والد کا نام حجاج تھا۔ بنوقشیر کے قبیلہ سے تعلق کی وجہ سے قشیری کہلاتے ہیں۔
س۔ امام مسلم کے نامور اساتذہ حدیث کون کون سے ہیں؟
ج۔ رَی سے محمد بن مہران اور ابوغسان
حجاز سے سعید بن منصور اور ابومصعب
عراق سے امام احمد بن حنبل اور عبداللہ بن مسلمہ
مصر سے عمرو بن سواد اور حرملہ بن یحییٰ
س۔ امام مسلمؒ کے نامور تلامذہ حدیث کون کون سے ہیں؟
ج۔ 1۔ امام ترمذی 2۔ امام حاتم رازی 3۔ احمد بن مسلمہ
4۔ موسیٰ بن ھارون 5۔ یحییٰ بن صاعد 6۔ محمد بن مخلد
7۔ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق 8۔ محمد بن عبدالوھاب الفراء
9۔ علی بن حسین 10۔ حسین بن محمد بن زیاد
11۔ ابراہیم بن محمد بن سفیان
س۔ امام مسلم کی نمایاں تالیفات کون کون سی ہیں؟
ج۔ 1۔ صحیح مسلم 2۔ کتاب العلل 3۔ کتاب اوھام المحدثین 4۔ کتاب من لیس لہ الا ردواحد 5۔ طبقات التابعین 6۔ کتاب المخفرین 7۔ کتاب المسند الکبیر علی اسماء الرجال 8۔ کتاب الجامع الکبیر

س۔ امام مسلم نے کتنی احادیث میں سے صحیح مسلم کا انتخاب کیا؟
ج۔ امام مسلم نے تین لاکھ احادیث میں سے صحیح مسلم کا انتخاب کیا۔
س۔ امام مسلم نے کب وفات پائی؟
ج۔ امام مسلم نے 211ھ میں نیشاپور کے مقام پر پچاس سال کی عمر میں وفات پائی۔
س۔ امام ترمذی کا نام ونسب کیا ہے؟
ج۔ آپ کا نام محمد اور والد کا نام عیسیٰ تھا۔ کنیت ابوعیسیٰ تھی۔ 200ھ میں پیدا ہوئے۔
س۔ امام ترمذی نے کون سے ممالک وامصار میں طلب حدیث کیلئے سفر کیے؟
ج۔ خراسان، حجاز، عراق، بخارا۔
س۔ امام ترمذی کے نامور اساتذہ حدیث کون کون سے ہیں؟
ج۔ 1۔ امام بخاریؒ 2۔ امام مسلمؒ 3۔ اسماعیل بن موسیٰ سدی
س۔ امام ترمذی کے نامور شاگرد وتلامذہ حدیث کون سے ہیں؟
ج۔ 1۔ ہیثم بن کلیب 2۔ شاشی 3۔ مکحول بن فضل
4۔ محمد بن محبوب مروزی
س۔ امام ترمذی کی نمایاں تالیفات کون کون سی مروی ہیں؟
ج۔ 1۔ کتاب العلل 2۔ سنن ترمذی
3۔ کتاب الشمائل 3۔ کتاب اسماء اصحابہ
5۔ کتاب الاسماء والکنی
س۔ امام ترمذی نے سنن ترمذی میں کتنی قسم کی احادیث جمع کی ہیں؟
ج۔ 1۔ وہ حدیثیں جن کی صحت قطعی وحتمی ہے۔
2۔ وہ احادیث جو ابوداؤد ونسائی کی شرط کے مطابق ہیں۔
3۔ وہ حدیث جن کی علت خود امام ترمذی نے بیان کر دی ہے۔
4۔ وہ احادیث جن پر فقہا نے عمل کیا ہے۔
س۔ سنن ترمذی کو کس قسم کی احادیث کے حوالہ سے اصل واساس کی حیثیت دی

جاتی ہے؟

ج۔ حدیث حسن۔

س۔ سنن ترمذی کے حوالہ سے عبداللہ بن محمد انصاری کا کیا کہنا ہے؟

ج۔ "سنن ترمذی میرے نزدیک صحیح بخاری سے بھی افضل ہے"۔

س۔ عبداللہ بن محمد انصاری کے قول پر محمد بن طاہر مقدسی نے کیا کہا؟

ج۔ ''آپ بتائیں کہ وہ کونسی وجوہ ہیں جن کی بنیاد پر تم صحیح بخاری پر اسے ترجیح دیتے ہو''۔

س۔ عبداللہ بن محمد انصاری نے محمد بن طاہر مقدسی کو کیا جواب دیا؟

ج۔ عبداللہ بن محمد انصاری نے وجوہ بتاتے ہوئے کہا: ''دونوں کتابوں سے صرف وہی مستفید ہوسکتا ہے جو فن حدیث سے پوری طرح واقف ہو جبکہ ترمذی کی خصوصیت یہ ہے کہ امام ترمذی نے اسکی احادیث کی وضاحت کردی ہے جس سے فقہاء محدثین اس سے بہتر استفادہ کرسکتے ہیں''۔

س۔ امام ترمذی کا اپنی تالیف سنن ترمذی کے بارے کیا کہنا ہے؟

ج۔ "میں نے اس کتاب کو تصنیف کرکے جب علماء حجاز، عراق وخراسان کو پیش کیا توانہوں نے اسے پسند کیا۔ جس کے گھر میں یہ کتاب ہوگئی وہ یوں سمجھے کہ گویا نبی کریم ﷺ بذات خود اس گھر میں گفتگو فرما رہے ہے"۔

س۔ زندگی کے آخری ایام میں امام ترمذی کے ساتھ کون سا حادثہ ہوا؟

ج۔ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

س۔ امام ترمذی نے کب وفات پائی؟

ج۔ 279ھ

س۔ ابوداؤد کا اصل نام ونسب کیا ہے جو سنن ابوداؤد کی وجہ سے معروف ہے؟

ج۔ سلیمان اصل نام اور والد کا نام اشعث بجستان کے علاقہ سے نسبت کی وجہ سے بجستانی کہلاتے تھے۔

س۔ امام ابوداؤد کب پیدا ہوئے؟

ج۔ 202ھ

س۔ امام ابوداؤد نے کن محدثین سے اخذ حدیث کیا؟

ج۔ امام احمد بن حنبلؒ' احمد بن صالحؒ' مسلم بن ابراھیمؒ، احمد بن عبیدؒ،

س۔ امام ابوداؤد نے سنن ابوداؤد کتنی جمع کی گئی احادیث سے منتخب کیا؟

ج۔ پانچ لاکھ احادیث سے چار ہزار آٹھ سو حدیثیں درج کیں۔

س۔ امام ابوداؤد کی زبان کو کس بزرگ نے کیوں بوسہ دیا؟

ج۔ سہل بن عبداللہ تستری مشہور ولی اللہ نے آپ کی زبان کو بوسہ دے کر کہا کہ اس زبان پر احادیث رسول اللہ جاری ہیں۔

س۔ امام ابوداؤد کا اس وقت کہاں قیام تھا جب آپ کا وصال ہوا؟

ج۔ بصرہ۔

س۔ امام ابوداؤد کا کب وصال ہوا؟

ج۔ 15 شوال 275ھ

س۔ سنن نسائی کس کی تالیف ہے؟

ج۔ امام نسائی۔

س۔ امام نسائی کا نام ونسب کیا ہے؟

ج۔ عبدالرحمٰن احمد نام اور والد کا نام شعیب بن علی بن سنان تھا۔

س۔ امام نسائی کس علاقے کے تھے؟

ج۔ خراسان کے قصبے نساء کے رہنے والے تھے اور اسی نسبت سے نسائی کہلاتے ہیں۔

س۔ محدثین نے امام نسائی کو کیا اعزاز دے رکھا ہے؟

ج۔ امام المحدثین۔

س۔ کیا سنن نسائی کو حدیث کی کتابوں میں کوئی امتیاز حاصل ہے؟

ج۔ سنن نسائی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کا شمار بھی صحاح ستہ میں کیا جاتا ہے۔

س۔ سنن نسائی کی ترتیب کیا ہے؟

ج۔ احادیث کو فقہی ابواب کے تحت ترتیب دیا ہے۔

س۔ امام نسائی کا انتقال کب ہوا؟

ج۔ 373ھ۔

نظامِ جرح، تعدیل اور روایت حدیث

س۔ روایت و درایت سے مراد علم الحدیث میں کیا ہے؟

ج۔ علم روایت سے مراد وہ علم ہے جس میں آنحضرت ﷺ کی جانب سے منسوب ان کے قولی یا فعلی یا تقریری عمل کی نقل و روایت ہے۔ قول مختار کی بناء پر اس میں اقوال صحابہ و تابعین بھی شامل ہیں۔ علم درایت سے مراد حدیث کے مباحث و سائل کے وہ مجموعے ہیں جس سے راوی اور مروی حدیث کا حال قبولیت یا عدم قبولیت کی حیثیت کو جانا جاتا ہے۔

س۔ راوی کسے کہتے ہے؟

ج۔ جو شخص اپنی سند سے حدیث روایت کرتا ہو خواہ مرد ہو یا عورت اسکو راوی کہتے ہیں۔

س۔ مروی کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

ج۔ روایت کی جانے والی حدیث یا قول کو "مروی" کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے۔

س۔ احوال الراوی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ راوی کے حالات جن کو اس کی روایت کی قبولیت یا عدم قبولیت کے حوالہ سے جاننا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً اس نے حدیث کس طرح سنی اور اسے کیسے روایت کیا، کیا وہ ثقہ راوی تھا؟ کیا اس پر نقد و جرح کیا جا چکا ہے؟ وہ کس علاقے کا رہنے والا اور کس قبیلے سے اس کا تعلق ہے؟ وہ کب پیدا ہوا اور کب اس نے وفات پائی؟

س۔ احوال المروی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ احوال المروی سے مراد وہ شرائط ہیں جن کا تعلق حدیث کے اخذ و روایت اور سند کے متصل یا منقطع یا معضل ہونے کے ساتھ ہوتا ہے۔

س۔ جب کسی راوی یا مروی کو مردود کہا جاتا ہے تو اس سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مردود سے مراد یہ نہیں کہ اس کا ہر عمل ناجائز ہے بلکہ اس سے مراد ہے کہ وہ روایت (مروی) یا راوی ہمارے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ بلکہ مشکوک اور غیر صحیح ہے۔

س۔ روایت حدیث کے علم کو کیا کہا جاتا ہے؟

ج۔ علم اصول حدیث۔

س۔ وہ فن کون سا ہے جس سے آنحضرت ﷺ کے اقوال وفعل کا تاریخی وتحلیلی مطالعہ کیا جاتا ہے؟

ج۔ علم اصول الحدیث۔

س۔ علم اصول الحدیث کے کونسے اہم موضوع ومباحث ہیں؟

ج۔ 1۔ علم جرح وتعدیل

2۔ علم رجال الحدیث

3۔ علم مختلف الحدیث

4۔ غریب الحدیث

5۔ ناسخ ومنسوخ

س۔ علم جرح وتعدیل سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اس سے مراد وہ علم ہے جو خاص الفاظ کے ذریعے راویوں کی عدالت وثقاہت یا انکے عیب وضعف سے بحث کرتا ہے۔ جرح وتعدیل کا علم روایت حدیث کے فن کا ثمرہ اوراس کی بہت بڑی سیڑھی ہے۔

س۔ صحابہ کرام میں سے وہ کون سے نامور صحابہ ہیں جن کو علم جرح وتعدیل پر دسترس حاصل ہے؟

ج۔ 1۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ

2۔ حضرت انس بن مالکؓ

س۔ تابعین کے طبقہ میں سے کون سے وہ لوگ تھے جنہیں علم جرح وتعدیل سے کام رہا؟

ج۔ امام شعبیؒ اور ابن سیرینؒ

س۔ عصر تابعین کے آخر میں کون سے لوگ تھے جنہیں علم و جرح وتعدیل سے گہرا ربط وضوابط رہا؟

ج۔ امام سلیمان بن مہران الاعمش 2۔ شعبہ 3۔ امام مالکؒ

س۔ امام اعمش کے دور کے بعد کون سے تبع تابعین زیادہ نمایاں ہیں جن کو علم جرح وتعدیل سے گہرا رابطہ رہا؟

ج۔ 1۔ عبداللہ بن مبارک 2۔ سفیان بن عینیہ 3۔ عبدالرحمٰن بن مہدی۔

س۔ علم جرح وتعدیل کو کن اصحاب نے بام عروج تک پہنچا دیا؟

ج۔ 1۔ یحیٰ بن معینؒ 2۔ احمد بن حنبلؒ
3۔ ابن سعدؒ 4۔ امام بخاریؒ

س۔ طبقات ابن سعد میں کس علم کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا؟

ج۔ علم جرح وتعدیل۔

س۔ طبقات ابن سعد کتنی جلدوں میں ہے؟

ج۔ پندرہ

س۔ امام سیوطی کی کون سی کتاب کی علم جرح وتعدیل میں کلیدی حیثیت حاصل ہے؟

ج۔ ایجاز الوعد المنتقی من طبقات ابن سعد۔

س۔ امام بخاریؒ نے جرح وتعدیل کے فن پر کیا کچھ لکھا؟

ج۔ التاریخ الکبیر، تاریخ الاوسط اور تاریخ الصغیر کے نام سے تین ضخیم کتابیں مدون کیں۔

س۔ ابن حبان کی کونسی کتاب علم جرح وتعدیل میں نمایاں ہیں؟

ج۔ کتاب فی اوھام اصحاب التواریخ۔

س۔ علی بن المدینی کی کونسی کتاب کو علم جرح وتعدیل میں کلیدی حیثیت حاصل ہے؟

ج۔ کتاب العلل۔

س۔ حافظ ابن کثیر نے کونسی کتاب علم جرح وتعدیل کے موضوع پر لکھیں؟
ج۔ کتاب التکمیل فی معرفۃ الثقات والضعفاء والمجاھیل۔
س۔ صرف ثقہ راویوں کے حالات پر کن لوگوں نے کتابیں لکھیں؟
ج۔ 1۔ العجلی 2۔ زین الدین قاسم
س۔ ضعفاء اور متروک راویوں کے حالات پر کن اصحاب نے کتب لکھیں؟
ج۔ 1۔ امام بخاریؒ 2۔ امام نسائی
3۔ ابن الجوزی
س۔ مدلیسن کے حالات پر کونسی کتاب معروف ہے؟
ج۔ حسین بن علی الکرابیسی / کتاب المدلیسن۔
س۔ صحاح ستہ کے رواۃ کے حالات پر کونسی کتاب مشہور ہے؟
ج۔ الکاشف / لذھبی۔
س۔ بخاری ومسلم کے رواۃ پر کس نے کتاب لکھی؟
ج۔ محمد بن طاہر مقدسی۔
س۔ علم الرجال الحدیث سے کیا مراد ہے؟
ج۔ حدیث نبوی کے راویوں کے حالات کا جاننا علم رجال الحدیث ہے۔
س۔ علم رجال الحدیث پر سب سے پہلے کس کا نام معروف ہے؟
ج۔ امام بخاریؒ جب کہ اس سے پہلے کسی حد تک ابن سعد نے طبقات میں کچھ مواد دیا ہے۔
س۔ ابن الاثیر کی کونسی کتاب علم رجال الحدیث کے حوالہ سے معروف ہے؟
ج۔ "اسدُ الغابتہ فی اسماء الصحابہ"
س۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کی کونسی کتاب علم رجال الحدیث کے حوالہ سے ہے؟
ج۔ "الاصابتہ فی تمیز الصحابہ"
س۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب کو کس نے مختصر کر دیا گیا؟
ج۔ جلال الدین سیوطی کی کتاب "عین الاصابتہ" میں الاصابتہ کو مختصر کر دیا گیا۔
س۔ علم مختلف الحدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ علم مختلف الحدیث میں ان احادیث سے بحث کی جاتی ہے جن میں بظاہر تناقض نظر آتا ہے۔ علم مختلف الحدیث ان احادیث کے درمیان تطبیق اور جمع کرنے کا کام کرتا ہے۔

س۔ جمع و تطبیق کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج۔ مطلق احادیث کو مقید اور عام کی تخصیص کردی جائے یا ان کو تعدد واقعہ پر معمول کرلیا جائے۔ اس کو تطبیق حدیث کا علم بھی کہتے ہیں۔

س۔ تطبیق احادیث پر کن محدثین نے نمایاں طور پر کام کیا؟

ج۔ 1۔ امام شافعیؒ 2۔ ابن قتیبہ 3۔ ابو یحیٰی زکریا بن یحیٰی ساجی 4۔ ابن الجوزی۔

س۔ علم علل حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ علم علل الحدیث وہ علم ہے جس میں ان پوشیدہ اور دقیق علل واسباب سے بحث کی جاتی ہے جس کی بناء پر حدیث کی صحت میں قدح وارد ہوتی ہے۔ مثلاً حدیث منقطع کا موصول ہونا، موقوف کا مرفوع ہونا اور ایک حدیث کو دوسری حدیث میں داخل کرنا۔

س۔ علل حدیث پر کون سے علماء کرام نے کتب تالیف کی ہیں؟

ج۔
1۔ ابن المدینی : کتاب العلل
2۔ امام مسلم : العلل حدیث
3۔ ابن ابی حاتم : کتاب العلل
4۔ علی بن عمر دار قطنی : العلل الحدیث
5۔ محمد بن عبداللہ حاکم : معرفۃ علوم الحدیث
6۔ ابن الجوزی : العلل المتناھیہ فی الاحادیث الواھیہ
7۔ ابن حجر : الزھر المطلول فی الجز المعلول
8۔ احمد بن حنبل : العلل

س۔ علل حدیث کی کون سی صورتیں ہیں؟

ج۔ 1۔ جب ایک حدیث ایک خاص کی روایت سے صحیح اور محفوظ اور وہی حدیث دوسرے راوی کی روایت میں مختلف ہو اور اس صحیح راوی کی جائے سکونت پہلے سے مختلف ہو

2۔ جب ایک شخص سے اس کے شیخ کا نام میں اختلاف کیا جائے یا اس کو مجہول ذکر کیا جائے۔

3۔ جب ایک جس سے روایت کرتا ہو اس سے دور ہو اور اس سے حدیثیں بھی سنی ہو مگر ایک خاص حدیث کا سماع اس سے ثابت نہ ہو۔

4۔ جب حدیث کی سند بظاہر صحیح معلوم دیتی ہو مگر اس میں کوئی ایسا راوی بھی ہو جس کا سماع اپنے شیخ سے معروف نہ ہو۔

5۔ جب کوئی شخص ایسی روایت کو مرسلاً بیان کریں جسے کسی ثقہ اور ضابط راوی نے موصولاً روایت کیا ہو۔

6۔ جب کوئی ظاہری طور پر عیب سے پاک ہو لیکن کوئی پوشیدہ علت موجود ہو۔

7۔ جب روایت حدیث میں اضطراب ہو۔

8۔ جب کسی راوی سے متن حدیث کا کوئی لفظ یا سند میں کسی راوی کا نام و نسب بدل گیا ہو یا اس نے مقدم کو مؤخر یا موخر کو مقدم کر دیا ہو۔ اور اس طرح حدیث مقلوب ہو گئی ہو۔

9۔ یا حدیث میں ایک ثقہ راوی دوسرے ثقہ راوی کی مخالفت کر کے حدیث کو شاذ بنا دے۔

10۔ جب کسی ضعیف راوی نے حدیث کو کسی ثقہ راوی کی مخالفت کرتے ہوئے بیان کیا ہو۔

11۔ جب کسی حدیث کے راوی کی حدیث میں دروغ گوئی یا کسی قول وفعل کی وجہ سے فسق کا الزام عائد کیا گیا ہو۔

س۔ کیا موقوف یا مقطوع روایات احادیث ضعیف میں شامل ہیں؟

ج۔ موقوف یا مقطوع روایات پر عمل ان کے متون و اسانید کی حالت پر ہے۔ اگر

متن یا سند صحیح ہوگی تو اس پر صحیح یا حسن کا حکم لگے گا اگر متن یا سند خراب ہوگی تو ضعیف ہوگی اور اس پر عمل نہیں ہو گا۔

س۔ ضعیف حدیث پر عمل کے کیا احکام ہیں۔؟

ج۔ ضعیف حدیث کو کسی شرعی حکم یا فضائل اعمال کی اساس یا ماخذ نہیں بنایا جا سکتا۔ لیکن جب ایک ضعیف سند ہو اور اسکی باقی اسانید ضعف سے پاک اور بالکل صحیح ہوں تو اس پر عمل کیا جائے گا۔ لیکن جب ضعف متن حدیث میں ہو تو اسے ضعیف سمجھا جائیگا اور اس پر عمل نہ ہوگا۔

س۔ غریب الحدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وہ احادیث جن کا مطلب مفہوم بہت سے لوگوں پر عربی زبان کے اختلافات کی وجہ سے واضح نہ ہو پائے۔

س۔ غریب الحدیث کے باب میں کن علماء حدیث نے کتابیں لکھیں؟

ج۔
1۔ ابو عبیدہ معمر بن المثنیٰ بصری
2۔ ابو الحسن احمد بن شمیل مازنی
3۔ ابو عبید قاسم بن سلام
4۔ ابن قتیبہ
5۔ علامہ زمخشری

س۔ ناسخ و منسوخ احادیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی متعارض احادیث جن میں جمع و تطبیق کا کوئی امکان نہ ہو تو ایسی احادیث میں پہلی احادیث کو آخر میں کرنے والی حدیث منسوخ کر دے گی اور آخر میں کرنے والی حدیث ناسخ کہلائے گی۔

س۔ ناسخ و منسوخ احادیث کے مسائل پر کن علماء نے کتابیں لکھیں؟

ج۔
(۱) احمد بن اسحاق دنیاری
(۲) محمد بن بحر اصبہانی
(۳) ہبۃ اللہ بن سلامہ
(۴) محمد بن موسیٰ حازمی

(۵) ابن الجوزی

س۔ محدثین کے نزدیک حدیث مقلوب کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ 1۔ مقلوب متناً 2۔ مقلوب اسناداً

س۔ کیا متروک راوی کی روایت سے استفادہ جائز ہے؟

ج۔ بالکل نہیں کیوں کہ حفظ وضبط نہیں ہوتا۔

موضوع احادیث اور طبقاتِ وضاعین

س۔ موضوع حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وہ حدیث جس کو خود گھڑ کر آنحضرت ﷺ یا صحابہ کرام کی طرف منسوب کر دیا جائے۔

س۔ کیا موضوع روایات احادیث کے ذخیرہ میں شمار کی جا سکتی ہیں؟

ج۔ نہیں کیونکہ موضوع روایات اپنے حقیقی وجود کے اعتبار سے حدیث کہلائی نہیں جا سکتی۔

س۔ کیا اثبات وضع سے پہلے روایت حدیث کہلا سکتی ہے؟

ج۔ ہاں۔ تحقیق کے بعد اگر اس کا ضعف ثابت ہو جائے تو اسے ضعیف کہہ سکتے ہیں۔

س۔ موضوع روایات کے ساتھ حدیث کا لفظ لکھنے پڑھنے میں کیوں آتا ہے؟

ج۔ تاکہ ثابت کر دیا جائے کہ اس کی نقل و روایت حرام ہے۔

س۔ وضع حدیث کیلئے واضع کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں؟

ج۔ 1۔ جھوٹی سند اپنی طرف سے گھڑ لیتے ہیں۔

2۔ کوئی حکیمانہ مقولہ یا جامع کلمہ یا مختصر ضرب المثل منسوب کر دیتے ہیں۔

3۔ کوئی مذموم مقصد کو جواز دینے کیلئے حدیث کا روپ دیا جاتا ہے۔

4۔ اپنے غلط اعمال اور اپنے مذموم مقاصد کی بارآوری کیلئے جھوٹی احادیث سے کام نکالا جاتا ہے۔

س۔ علمائے حدیث نے موضوع حدیث کے جانچنے کے لئے کیا معیارات اختیار کئے ہیں؟

ج۔ 1۔ جب واضع خود حدیث کے وضع کرنے کا دعویٰ کر دے۔

2۔ جب حدیث کے معنی و مفہوم میں نحوی طور پر اعراب وغیرہ کا

استعمال کیا گیا ہو۔

3۔ حدیث عقل انسانی یا حس ومشاہدہ کے خلاف ہو۔

4۔ جب کسی حدیث میں معمولی سی بات پر بہت بڑے اجر اور کسی معمولی غلطی پر بہت بڑے عذاب کی دھمکی دی گئی ہو۔

5۔ حدیث کا واضع دروغ گومشہور ہو اور دین کے معاملات میں بے دینی اور عصیان وعصبیت کا شکار ہو۔

س۔ حماد بن زید کے قول کے مطابق زنادقہ نے کتنی حدیثیں وضع کیں؟

ج۔ چودہ ہزار۔

س۔ عبدالکریم بن ابی العوجاء نے کتنی احادیث وضع کرنے کا اعتراف کیا؟

ج۔ چار ہزار۔ جن میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیا تھا۔

س۔ احادیث موضوعہ کے حوالہ سے کونسی کتاب معروف ہے؟

ج۔ الموضوعات جسے ابوالفرج ابن الجوزی متوفی 597ھ نے تالیف کیا۔

س۔ محدث جوزقانی نے کونسی کتاب تیار کی؟

ج۔ کتاب الاباطیل۔

س۔ جوزقانی کا اسلوب وانداز تحقیق کیا تھا؟

ج۔ جو حدیث بھی انہیں فعلاً یا ترکاً سنت نبوی کے خلاف نظر آتی وہ اس کو موضوع قرار دے دیتے۔

س۔ ابن جوزی نے جوزقانی کی پیروی کرکے کیا غلطی کردی؟

ج۔ بعض صحیح احادیث کو موضوع قرار دیا۔

س۔ ابن الجوزیؒ نے مسند احمد بن حنبلؒ کی کتنی احادیث کو موضوعات قرار دیا؟

ج۔ چوبیس احادیث۔

س۔ حافظ ابن حجرؒ نے ابن الجوزی کی تردید میں کیا لکھا؟

ج۔ کتاب القول المسدد فی الذب عن المسند لکھی اور امام احمد بن حنبل کا پورا پورا دفاع کیا۔

س۔ حافظ ابن حجرؒ کی کتاب کے حق میں امام سیوطیؒ نے کیا کیا؟

ج۔ امام سیوطی نے حمایت میں کتاب "القول الحسن فی الذب عن السنن" لکھا۔ اس میں انہوں نے سنن الاربعہ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ) کی ایک سوبیس احادیث کا دفاع کیا جن کو ابن الجوزیؒ نے موضوع قرار دیا۔

س۔ امام سیوطی نے موضوعات ابن الجوزیؒ کا کون سا مقدمہ تیار کیا اور اس میں حفاظ حدیث کے اقوال دے کر ابن جوزی کی آراء پر تنقید کی؟

ج۔ اللآلی الموضوعہ فی الاحادیث الموضوعہ اور اس کے آخر میں ذیل اللآلی الموضوعہ کا ضمیمہ لگایا جس میں ابن جوزی کی جن احادیث پر تنقید کی انہیں الگ کر کے لگایا۔

س۔ امام یحیٰی بن معین کے قول کے مطابق واقدی نے کتنی احادیث واضع کی؟

ج۔ بیس ہزار۔

س۔ واقدی نے احادیث وضع کیوں کی؟

ج۔ بنو عباس کے حکمرانوں کی دل جوئی اور انہیں خوش کرنے کیلئے احادیث وضع کیں۔

س۔ راویوں کی تقسیم کیوں کر کی گئی؟

ج۔ ایک طبقہ کا اطلاق صرف ان لوگوں پر کیا گیا جن کی عمریں ایک دوسرے سے ملتی جلتی تھیں اور شیوخ واساتذہ سے استفادہ کرنے میں باہم یکساں تھے۔

س۔ حافظ ابن حجر کی تقسیم کے مطابق رواۃ کے طبقات بنانے میں مشترک اصول کیا تھا؟

ج۔ حافظ ابن حجر نے کل راویوں کو بارہ طبقات میں تقسیم کیا اور صرف اس راوی کو ان کے زمرہ میں شامل کیا جس کی روایت صحاح ستہ کی کسی کتاب میں ہو۔

س۔ حافظ ابن حجر کے بارہ طبقات کیا تھے؟

ج۔ پہلا طبقہ: صحابہ کرامؓ

2 دوسرا طبقہ: کبار تابعین یعنی سعید بن میّب ہے۔

3 تیسرا طبقہ: تابعین کا درمیانہ طبقہ مثلاً حسن اور ابن سیرین

4 چوتھا طبقہ: تابعین کا وہ طبقہ جو درمیانہ سے ملتا جلتا تھا اور انہوں نے زیادہ تر

تابعین میں سے روایات کیں۔مثلاً زہری وقتادہ وغیرہ۔

5 پانچواں طبقہ: کم عمر تابعین جن میں بعض کا سماع صحابہ سے ثابت نہیں۔مثلاً اعمش۔

6 چھٹا طبقہ: وہ تابعین جو پانچویں طبقات کے لوگوں سے مل چکے تھے۔ان میں سے کسی کا سماع ثابت نہیں۔مثلاً ابن جریج۔

7 ساتواں طبقہ: کبار تبع تابعین مثلاً مالک بن انس، سفیان ثوری تھے۔

8 آٹھواں طبقہ: متوسط تابعین۔مثلاً سفیان ابن عیینہ وابن علیہ۔

9 نواں طبقہ: کم عمر تبع تابعین مثلاً ابوداؤد وطیالسی وشافعی۔

10 دسواں طبقہ: بڑی عمر کے لوگ جو تبع تابعین کے بعد آئے اور تابعین سے نہ مل سکے۔مثلاً احمد بن حنبلؒ تھے۔

11 گیارہواں طبقہ: اتباع تابعین کے بعد آنے والا درمیانہ طبقہ مثلاً امام ذُہلی وبخاری وغیرہ۔

12 بارھواں طبقہ: وہ کم عمر لوگ جنہوں نے اتباع تابعین سے استفادہ کیا مثلاً ترمذی۔

س۔ طبقات کی تقسیم سے کے فوائد ملتے ہیں؟

ج۔ 1۔ ملتے جلتے ناموں اور کنیتوں کے مابین امتیاز آسان ہوجاتا ہے۔

2۔ تدلیس، انقطاع اور ارسال کی صورتوں سے آگاہی ہوجاتی ہے۔

3۔ اسناد کی جانچ پرکھ باقاعدہ اور منظم سطح پر ہوجاتی ہے۔

حجت حدیث

س۔ حجت حدیث سے کیا مراد ہے؟

ج۔ حجت حدیث سے مراد احکام حلت وحرمت میں احادیث صحیحہ کے تمام فرعی اور ثانوی احکام قرآن پاک کے عمومی اور کلی احکام میں یکساں حجت ہیں۔

س۔ امام شافعی نے کتاب الرسالہ میں حدیث سنن کی کتنی قسمیں بیان کی ہیں؟

ج۔ 1۔ وہ احادیث جو بعینیہ قرآن پاک میں مذکور اور قرآن پاک کے مجمل احکام کی تشریح وتوضیع کرتی ہیں۔

2۔ دوسری وہ احادیث جو قرآنی احکام کی تفصیلات وتشریحات کا کام دیتی ہیں۔

3۔ وہ جو بظاہر قرآن پاک کے کسی حکم کے اجمالاً یا تفصیلاً بیان سے متعلق نہیں ہیں۔

س۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کی حجت پر قرآن کا کیا فیصلہ ہے؟

ج۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

بیشک تمہارے لئے رسول کریم ﷺ میں اسوہ حسنہ ہے۔

جس نے رسول کریم ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

وہ زبان سے اپنی خواہش نفس کے تحت کوئی لفظ نہیں نکالتے بلکہ جو کچھ بولتے ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے ان پر وحی ہوتا ہے۔

قسم ہے تیرے رب کی وہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے معاملات میں تجھے اپنا حَکَم نہ مان لیں اور پھر آپ جو فیصلہ کردے اس کیلئے ان کے دل میں کوئی تنگی نہ ہو اور پورے طور پر تسلیم کرلیں۔ کسی مسلمان مرد یا عورت کیلئے یہ روا نہیں کہ جب اللہ اور اسکا رسول ان کے معاملے کا فیصلہ کردے کہ اس میں ان کی بھلائی ہے اور پھر جو اس امر میں اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ کھلا گمراہی میں ہوگا۔

جوتم کو رسول دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کر دے اس سے رک جاؤ۔

س۔ فرمودات رسول کریم ﷺ سے یہ کہاں واضح ہوتا ہے کہ اطاعت رسول ایک مسلمان کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ اطاعت قرآن؟

ج۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے:

1۔ جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔

2۔ آگاہ رہو کہ مجھے قرآن کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز (حدیث) بھی دی گئی ہے یہ بات کچھ بعید نہیں کہ ایک شکم بھرا آدمی مسند سے ٹیک لگائے یوں کہے گا کہ قرآن کا دامن تھام لو۔ اس میں جس چیز کو حلال پاؤ گے اس کو حلال سمجھو اور جس کو حرام پاؤ گے اس کو حرام خیال کرو۔ اس میں شبہ نہیں کہ جس چیز کو رسول نے حرام قرار دیا ہو وہ خدا کی حرام کردہ چیز کی طرح ہے (ابن ماجہ، ابن داؤد، سنن دارمی)

س۔ نبی کریم ﷺ شارح قرآن ہیں۔ قرآن مجید کے کس فرمان سے واضح ہوتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1۔ اور ہم نے ان پیغمبروں کو رہنما بنایا جو ہمارے حکم سے راہ دکھاتے ہیں۔ (الانبیاء)

2۔ اور ہر قوم کیلئے ایک راہ دکھانے والا دیا۔

3۔ اور بیشک آپ سیدھی راہ دکھاتے۔

4۔ رسول خوشخبری سنانے والے، ڈرانے والے تا کہ رسولوں کی آمد کے بعد لوگوں کیلئے خدا پر کوئی حجت نہ رہے۔

5۔ ہم نے قرآن کو آپ پر اتارا تا کہ جو چیز آپ پر اتاری گئی آپ اس کو کھول کر بیان کریں۔ (النحل: 44)

6۔ اگر کسی بات پر تمہارے یہاں تنازعہ پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے

ہو۔ (النساء:59)

7۔ اور جو لوگ آپ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوں انہیں ڈرنا چاہیے کہ وہ عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (النور:63)

س۔ خبر واحد کے قبول کرنے میں امام ابوحنیفہؒ کی کیا کڑی شرائط تھیں؟

ج۔ 1۔ خبر واحد دین کے اجماعی اصولوں کے خلاف نہ ہو۔

2۔ عمومات قرآن اور اس کے ظواہر سے نہ ٹکراتی ہو۔

3۔ سنت مشہورہ خواہ قولی یا فعلی کے خلاف نہ ہو۔

4۔ صحابہ وتابعین کے عمل متواتر کے خلاف نہ ہو۔

5۔ راوی کا عمل اپنی روایت کردہ حدیث کے خلاف نہ ہو۔

6۔ جب دو صحابی دو مختلف حدیثیں روایت کرتے ہیں اور ان میں سے ایک صحابی نے ایک روایت سے احتجاج کرنا ترک کر دیا ہو تو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

7۔ راوی مروی عنہ کے خط پر اعتماد نہ کرے بلکہ اس نے بالمشافہ روایت کی ہو۔

8۔ حدیث کسی زائد بات کے روایت کرنے میں منفرد نہ ہو خواہ وہ اضافہ متین میں ہو یا سند میں۔

9۔ حدیث میں روایت کردہ بات ایسی نہ ہو جو عموماً وقوع پذیر ہوتی ہے۔

(اصول سرخسی: ۳۶۴)

س۔ امام شافعیؒ کے ہاں قول رسول ﷺ کی کیا حیثیت تھی؟

ج۔ آپ فرماتے ہیں:۔

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کہ آپ کے قول کی موجودگی میں کسی دوسرے کا قول حجت ہو سکتا ہے۔

س۔ امام مالک کے ہاں خبر واحد کی کیا حیثیت تھی؟

ج۔ خبر واحد قطعی اور علم وعمل دونوں کی موجب ہوتی ہے۔

س۔ جمہور علماء کے نزدیک متفقہ طور پر خبر واحد پر عمل کی کیا حیثیت ہے؟

ج۔ راوی اگر ثقہ ہو تو خبر واحد حجت ہوگی۔ اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔ جب کہ غیر ثقہ راوی کی خبر واحد ظنی الدلالت رہے گی۔

س۔ امام ابن حزم کے نزدیک خبر واحد پر عمل کی کیا نوعیت ہے؟

ج۔ ایک عادل راوی جب اپنے جیسے راوی سے کوئی حدیث روایت کرے تو علم و عمل دونوں کی موجب ہوگی۔

س۔ خطیب بغدادی نے خبر واحد کی حیثیت کس طور پر قابل حجت مانی ہے؟

ج۔ 1۔ جب کہ خبر واحد عقل کے منافی نہ ہو۔

2۔ جب کہ خبر واحد قرآن کے حکم محکم کے خلاف نہ ہو۔

3۔ جب خبر واحد سنت متواترہ نبوی کے خلاف نہ ہو۔

4۔ جس وقت خبر واحد اُس فعل کے خلاف ہو جو سنت کا قائم مقام ہو۔

5۔ جب خبر واحد قطعی دلائل سے ٹکراتی ہو۔

س۔ امام خطابی کی رو سے حدیث کی حجت کیا مقام ہے؟

ج۔ احادیث کا معیار و مدار زیادہ تر حدیث حُسن پر ہے۔ اکثر احادیث صحت کے درجہ پر فائز نہیں ہوتیں۔ تمام فقہاء علماء حسن احادیث پر عمل کرتے ہیں اور انہی کو قبول کرتے ہیں۔

س۔ قرآن مجید میں کتاب اور حکمت کی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قرآن مجید میں کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد حدیث رسول ﷺ ہے۔

س۔ قرآن مجید کے کس فرمان سے واضح ثبوت ہے کہ حکمت سے مراد آنحضرت ﷺ کی احادیث ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

1۔ اور خدا نے آپ کتاب اور حکمت اتاری۔

2۔ اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات اور حکمت کی جو باتیں سنائی جاتی ہیں۔ ان کو یاد رکھو۔

3۔ درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ان کے درمیان

خود انہی میں ایک ایسا رسول بھیجا گیا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے اور ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔

4۔ جس طرح اس نے تم میں ایک رسول بھیجا وہ تم کو ہماری آیات سناتا اور تم کو سنوارتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور وہ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

5۔ ہم نے آپ کے پاس حق کتاب نازل کی تاکہ آپ لوگوں کے درمیان جو اللہ تعالیٰ آپ کو سوجھائے، اس کے ذریعے فیصلہ کریں۔

6۔ اور تم کیسے انکار کرتے ہو جب کہ تم پر آیات کی تلاوت کی جاتی ہے اور پھر تمہارے درمیان اللہ کے رسول بھی موجود ہیں۔

7۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ اسکی اطاعت کی جائے۔

س۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں حقیقت نبوت کیا بیان کی ہے؟

ج۔ نبوت انسانیت کے رتبہ سے بالاتر ہے جس طرح انسانیت حیوانیت سے بالاتر ہے۔ نبوت سراسر عطیہ الٰہی اور موہبت ربانی ہے۔ سعی ومحنت اور کسب وتلاش سے اس کا حصول ممکن نہیں۔

س۔ حدیث رسول کو کونسی وحی کہا جاتا ہے؟

ج۔ وحی غیر متلو۔

س۔ سنت میں وحی کی حفاظت کس طور کی جاتی ہے؟

ج۔ سنت میں وحی کی حفاظت معنوی طور پر ہے۔ جب کہ وحی متلو یعنی قرآن میں وحی کی حفاظت الفاظ اور معانی دونوں طرح سے لازم ہوتی ہے۔

س۔ وحی متلو کی تشریح وتوضیح نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری ہے۔ یہ قرآن سے واضح کریں؟

ج۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

''ہم نے آپ کی طرف یہ نصیحت (قرآن) نازل کیا تاکہ لوگوں کی طرف جو نازل کیا گیا ہے آپ اس کو کھول کھول کر بیان کردیں شاید کہ وہ اسطرح سوچیں''۔

س۔ امام راغب نے مفردات میں حکمت کے حوالہ سے کیا بیان کیا ہے؟

ج۔ امام راغب نے حکمت کے معنی کھولتے ہوئے فرمایا۔

"اور حکمت علم وعقل سے سچی اور صحیح بات کو جاننا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حکمت چیزوں کا جاننا اور ان کو بکمال خوبی پیدا کرنا ہے اور انسان کی حکمت موجودات کو جاننا ہے"۔

س۔ لسان العرب میں حکمت کے کیا معانی دیئے گئے ہیں؟

ج۔ اور حکمت بہترین چیز کو بہترین علم کے ذریعے جاننے سے عبارت ہے۔

س۔ امام طبری نے حکمت کے کیا معانی دیے ہیں؟

ج۔ حکمت ان احکام الٰہی کے علم کا نام ہے جو رسول کے بیان سے معلوم ہوتے ہیں۔ اور انکی اور جو انکی مثالیں اور نظیریں ہیں۔ انکی معرفت کو حکمت کہتے ہیں۔ اور لفظ حکمت میرے نزدیک حکم سے ماخوذ ہے جس کے معنی خود باطل میں تمیز کرنے کے ہیں۔

س۔ امام شافعیؒ نے ''حکمت'' کے حوالہ سے کیا کہا ہے؟

ج۔ ''میں نے قرآن کے ان اہل علم سے جن کو پسند کرتا ہوں یہ سنا کہ حکمت آنحضرت ﷺ کی سنت کا نام ہے اور آپؐ کی سنت وہ حکمت ہے جو آپؐ کے دل میں خدا کی طرف سے ڈالی گئی''۔

س۔ کیا ''حکمت'' آنحضرت ﷺ کو خداوند قدوس کی طرف سے بخشی گئی؟

ج۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:۔

''یہ وہ ہے جو حکمت کی باتوں میں سے خدا نے آپؐ پر وحی کیا ہے''۔

س۔ امام مجاہد نے حکمت کے حوالہ سے کیا کہا ہے؟

ج۔ حکمت فہم قرآن کا نام ہے۔

س۔ امام مالک کے ہاں حکمت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ حکمت معرفت دین اور تفقہ فی الدین کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کسی قلب میں پیدا کر کے اس کے دل کو منور کر دیتا ہے۔

س۔ حکمت نبوی کے معنی اصطلاح علم الحدیث میں کیا ہیں؟

ج۔ حکمت نبوی وہ نور نبوت اور الہامی معرفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب و سینہ میں ودیعت رکھا۔ اور آپؐ کے سنن و اقوال اسی ودیعت شدہ حکمت نبوی کے مظہر ہیں۔

س۔ اجتہادات نبوی ﷺ کے حوالہ سے حضرت عمر فاروقؓ نے کیا کہا؟

ج۔ اے لوگو! آنحضرت ﷺ کے اجتہادات و آراء غلطی سے پاک تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ آراء دکھاتا تھا اور ہماری آراء ہمارا اپنا گمان ہوتا ہے۔

س۔ اطاعت رسول ﷺ عقلی طور پر کیونکر لازم ہے؟

ج۔ رسول وحی الٰہی کا منبع ہے۔

2۔ رسول خدا رویائے کے صدقہ، وجدان، صدائے غیبی اور خدائے پاک کی ہدایت و رہنمائی کا ہر وقت مرکز ہوتا ہے۔

3۔ رسول خدا اسوہ کامل کا حامل ہوتا ہے۔ اسکی دیانت، شرافت اور صداقت بےمثل و بےنظیر ہوتی ہے۔

4۔ رسول خدا حواس خمسہ کے کامل خواص کا حامل ہوتا ہے۔ جس تک کسی عام انسان کا پہنچنا ممکن نہیں ہوتا۔

5۔ رسول خدا اللہ کا فرستادہ ہوتا ہے اسلئے اس کا فرض منصبی اپنے عمل، قول اور اسوہ سے لوگوں کی ہدایت کا سامان کرنا ہوتا ہے۔ اسلئے اس کا غلط راہ پر چلنا یا چلانا ممکن ہوتا ہے۔

6۔ نبی کے علم کے تین ذریعے وحی، ملکہ نبوت اور عقل بشری ہوتے ہیں جو کہ کسی عام انسان کے پاس نہیں ہوتے اور اسطرح وہ بہت ہی پست درجے میں ہوتا ہے۔

س۔ ابو البقاء کے نزدیک احادیث کا مقام احکام کے استنباط میں کیا ہے؟

ج۔ فرماتے ہیں:۔

''قرآن و حدیث دونوں وحی منزل ہونے کے اعتبار سے متحد ہیں البتہ فرق یہ ہے کہ قرآن کریم ایک معجزہ کی حیثیت سے مخالفین کو چیلنج کرنے کیلئے نازل کیا گیا ہے مگر حدیث کو یہ حیثیت حاصل نہیں ہے۔ قرآن کے الفاظ لوح محفوظ

میں لکھے ہوتے ہیں اور جبرائیل یا نبی کریم ﷺ کو اس میں تصرف کا حق حاصل نہ ہے۔ بخلاف ازیں جبرائیل پر حدیث کے معانی نازل ہوتے ہیں اور وہ انکو اپنے الفاظ کا جامہ پہناتے ہیں''۔

س۔ کیا صحابہ کرامؓ حدیث کے اخذ کرنے میں برابر تھے؟

ج۔ نہیں بلکہ بعض کو بہت کم قربت کا موقع ملا اور بعض آپؐ کے پاس صبح شام تحصیل علم کیلئے موجود رہتے۔

س۔ کیا صحابہ کرامؓ کو احادیث کے ابلاغ کا حکم تھا؟

ج۔ آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے میری بات سنی اور اسے جوں کا توں آگے پہنچا دیا۔ اسلئے کہ جن کو یہ باتیں پہنچائی جائیں گی ان میں بعض براہ راست سننے والوں سے بھی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے۔

س۔ کیا سب صحابہ کرام مقام اجتہاد پر فائز ہیں؟

ج۔ نہیں۔

س۔ کیا عام اور مجتہد فرد کیلئے اطاعت کا ایک جیسا حکم ہے۔

ج۔ نہیں۔

س۔ عام فرد کیلئے دین کے معاملات کے حوالہ سے کیا حکم ہے؟

ج۔ ○ عام فرد کیلئے لازم ہے کہ وہ استطاعت کی حد تک علم دین حاصل کرے۔

○ اگر کسی خاص امر کے بارے ضروری احکام نہ معلوم ہوں تو مجتہد عالم کی پیروی کرے۔

○ عام فرد کیلئے زیادہ تر اطاعت کا حکم ہے۔

س۔ مجتہد کیلئے دین کے معاملات کے حوالہ سے کیا حکم ہے؟

ج۔ مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر معاملہ میں قرآن و سنت کی طرف سے دی گئی تعلیمات کے مطابق عمل کرے۔

س۔ صحابہ کرام میں احکام دین کے حوالہ سے کیوں اختلاف واقع ہوا؟

ج۔ چونکہ حدیث دانی میں سب صحابہ کرام یکساں نہیں ہیں اسلئے احکام کی تعمیل میں

ان کا اختلاف ناگزیر ہے۔

س۔ جنازہ کے احترام میں کھڑے ہونا کیونکر مستوجب ہوا؟

ج۔ فرمان رسول ﷺ۔

س۔ صحابی کے اجتہاد کی بنیاد کون سی ہے؟

ج۔ قرآن وحدیث۔

س۔ مسائل کے استنباط کا دور کب شروع ہوا؟

ج۔ تابعین کا دور۔

س۔ صحابی کا اجتہاد کس بنیاد پر ہوتا ہے۔؟

ج۔ حدیث نبوی۔

س۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیوہ عورت جس کا مہر مقرر نہ کیا گیا تھا، کے بارے میں کیا اجتہادی فیصلہ کیا؟۔

ج۔ اس عورت کو اس جیسی عورتوں کا سا ہی مہر ملے گا نہ کم نہ زیادہ وہ عدت گزارے گی اور اپنے خاوند کا ورثہ پائے گی۔

س۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیوہ عورت کے مہر کے حوالہ سے اجتہادی رائے پر کس صحابی نے شہادت دی؟

ج۔ حضرت معقل بن یسارؓ۔

س۔ حضرت معقل بن یسارؓ نے کیا شہادت دی۔

ج۔ حضرت معقل بن یسارؓ نے اٹھ کر شہادت دی کہ نبی کریمؐ نے ان کے قبیلہ کی عورت کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا۔

س۔ حضرت معقل بن یسارؓ کی اس شہادت پر حضرت عبداللہ بن مسعود نے کیا عمل ظاہر کیا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اتنے خوش ہوئے کہ اسلام لانے کے بعد اتنے خوش کبھی نہیں ہوتے تھے۔

س۔ اصحاب رسول کے اختلاف کیسے پیدا ہوئے؟

ج۔ احادیث کے حوالہ سے کم علمی کی بنیاد کی وجہ سے ہر صحابی نے اسی روایت پر عمل

کیا جو اسے معلوم تھی اور اسی روایت پر عمل کیا جس کی روایت کی صحت کا پورا یقین تھا۔

س۔ تابعینؒ نے صحابہ کرامؓ سے اخذ واستفادہ کس طرح کیا؟

ج۔ تابعین نے اصحابہ کرام کے اقوال یاد کیے اور ان کے مذاہب سے آشنائی سے حاصل کی روایات کے اخذ واستفادہ کیلئے دور دراز کے سفر کئے اور احادیث کو جمع کیا اور پھر مختلف مسالک کے درمیان تطبیق کی کوشش کی۔ بعض اقوال بعض پر ترجیح دی۔

س۔ فقہی مذہب کیسے وجود پذیر ہوئے؟

ج۔ اصحاب مذاہب نے سنت پر عمل کو لازم ٹھہرایا۔ جب کسی مسئلہ میں احادیث میں اختلاف پایا جاتا تو وہ اقوال اصحابہ کی طرف رجوع کرتے اصحاب مذاہب نے طرق حدیث، حفظ حدیث اور فہم وادراک کے حوالہ سے فرق وتفادات کی وجہ سے مختلف الرائے ہوئے۔ لیکن ہر ایک کے ہاں حدیث صحیح قیاس سے مقدم رہی۔

س۔ احادیث احاد سے اخذ کرنے میں اختلاف کی وجہ سے کس چیز کو رواج ہوا؟

ج۔ مسائل فقہ پر فتاویٰ میں اختلاف کا سبب بنا۔

س۔ احادیث احاد کے حوالہ سے اصحاب کرام کا کیا عمل تھا۔؟

ج۔ 1۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت مغیرہ کی میراث جدہ سے متعلق روایت کو رد کر دیا تھا۔ اور اس وقت تک تسلیم نہ کیا جب تک حضرت محمد بن مسلمہؓ نے اس کی تصدیق نہ کر دی۔

2۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ابوموسیٰ اشعری کی روایت استیذان کو اس وقت تک تسلیم نہ کیا جب تک حضرت ابوسعید خدریؓ نے اسکی تصدیق نہ کر دی۔

3۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حکم بن عاصؓ کو واپس لانے کی اجازت کے بارے میں حضرت عثمان کی روایت کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

4۔ حضرت علیؓ نے ابوسنان اشجعی کی روایت کو جو اس عورت کے

بارے میں تھی جس سے مہر مقرر کیے بغیر نکاح کر لیا ہو، یا رد کر دیا تھا۔

5۔ حضرت علیؓ حلف لئے بغیر کسی روایت کو تسلیم نہیں کرتے تھے البتہ حضرت ابوبکرؓ سے حلف نہیں لیتے تھے۔

6۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب یہ حدیث روایت کی کہ گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے تو حضرت عائشہؓ نے اس کو تسلیم نہ کیا۔

س۔ خبر واحد کیا صرف وہی ہوتی ہے جس کو صرف ایک راوی نے روایت کیا ہے؟

ج۔ خبر واحد بایں وصف کے ساتھ متواتر کے درجہ تک نہیں پہنچی ہوتی۔ جب ایک صحابی کے ساتھ حدیث کی روایت کرنے میں دوسرا صحابی بھی مل جائے تب بھی وہ حدیث خبر واحد ہی رہتی ہے۔

س۔ حدیث کی صحت کے ثبوت سے اس کو کونسا درجہ ملتا ہے؟

ج۔ حدیث کی صحت جب ثابت ہو جائے تو اس کو ضابطہ کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے اور پھر اس کو مزید کسی جانچ پرکھ کی ضرورت نہیں رہتی اور وہ عمل کے حوالہ سے اصل حکم کا درجہ پا جاتی ہے۔

س۔ کیا حدیث صحیح کے مقابلہ میں قیاس کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ حدیث صحیح کے مقابلہ میں قیاس مردود ہے اور سنت قیاس پر مقدم ہے۔

س۔ کون سے اکابر علماء نے خبر واحد کو قطعی الدلالتہ اور علم یقینی کا موجب ٹھہرایا ہے؟

ج۔ امام احمد حارث محاسبیؒ 2۔ ابو سلیمانؒ 3۔ امام مالکؒ

س۔ امام ابن حزمؒ کے ہاں عادل راوی جب اپنے جیسے راوی سے روایت کرے تو اسکے بارے کیا حکم ہے؟

ج۔ امام ابن حزمؒ کے نزدیک ایسی حدیث جس کو کوئی عادل راوی اپنے جیسے عادل راوی سے روایت کر رہا ہو تو اس روایت سے استفادہ اور اس پر عمل واجب ہے۔

س۔ خطیب بغدادی نے الکفایہ میں خبر واحد کے حوالہ سے کیا فیصلہ کیا ہے؟

ج۔ 1۔ خبر واحد علم قطعی کی موجب نہیں ہوتی۔

2۔ خبر واحد پر عمل واجب ہے اور روایات صحیح سے احتجاج کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہوں۔

ا۔ خبر واحد عقل کے منافی نہ ہو۔

ب۔ خبر واحد قرآن کے حکم محکم کے منافی نہ ہو۔

ج۔ خبر واحد سنت نبوی کے خلاف نہ ہو۔

د۔ خبر واحد اس فعل کے خلاف نہ ہو جو سنت کے قائم مقام ہو۔

ہ۔ خبر واحد دلائل قطعی سے متصادم نہ ہو۔

س۔ کیا عمل بلحدیث نقد حدیث کے تابع ہے؟

ج۔ جی ہاں۔

س۔ کیا عمل بلحدیث کیلئے متواتر حدیث ہونا ضروری ہے۔

ج۔ جی نہیں۔

س۔ نقد حدیث کن حوالوں سے ہوتی ہے۔

ج۔ 1 متن 2 سند 3 الفاظ و معانی

س۔ خبر محتف بالقرائن سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایسی حدیث جس میں طرق کی کثرت ہو لیکن خبر متواتر کے درجہ تک نہ پہنچی ہو اور کسی حافظ حدیث نے اس پر جرح نہ کی ہو۔

س۔ خبر محتف بالقرائن کا عمل کے حوالہ سے کیا درجہ ہے؟

ج۔ خبر محتف بالقرائن حجت ہے۔ مفید علم قطعی کی حامل ہے اور قرائن سے اگر اسے تقویت ملتی ہو تو اس کا درجہ حدیث حسن لذاتہ کے ہم پلہ ہو جاتا ہے۔ حدیث صحیحہ سے فروتر لیکن درجہ و قوت اور احساس یقین کے حوالہ سے صحیح کے برابر ہو گی۔

س۔ حدیث پر عمل کیلئے کم سے کم درجہ کیا ہے؟

ج۔ وہ صحیح ہو اور ہر شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے متن، سند یا راویوں کی نسبت کوئی نقد یا کلام نہ کیا گیا ہو۔

علم وادب اور حدیث نبوی ﷺ

س۔ علوم کو علماء نے کن شعبوں میں تقسیم کیا ہے؟

ج۔ 1۔ وہ علم جو پک گیا مگر جلا نہیں۔ وہ علم اصول ونحو ہے۔

2۔ وہ علم نہ تو پکا نہ جلا۔ وہ علم البیان التفسیر ہے۔

3۔ وہ علم جو پختہ ہوا اور جل گیا۔ وہ حدیث وفقہ کا علم ہے۔

س۔ علم حدیث اور علم فقہ کا کیا رشتہ ہے؟

ج۔ علم حدیث نے علم فقہ کو وجود بخشا۔ علم الحدیث فقہ اور حدیث کا نام ہے۔ جس سے علم فقہ کی پرورش ہوئی۔

س۔ علم حدیث کا علم تفسیر پر کیا اثر پڑا؟

ج۔ علم تفسیر بھی علم حدیث سے پروان چڑھا کیونکہ قرآن کی تفسیر حدیث سے ہی ہو سکتی ہے۔

س۔ علم نحو پر علم حدیث کے کیا اثرات پڑے؟

ج۔ علم حدیث نے علم نحو پر بڑے گہرے اثرات ڈالے۔ علم نحو کی بنیاد جن اصولوں پر ہے ان تمام اصولوں کو علم حدیث نے بایں طور پر متاثر کیا۔

1۔ علم نحو سے پہلے علم حدیث کی داغ بیل پڑ چکی تھی۔

2۔ نحو علمی پختگی کے ابتدائی دور میں علم حدیث کے ارتقائی سفر میں ساتھ ساتھ رہی۔

3۔ علم نحو کی بنیاد جن اصولوں پر تھی انہیں اصولوں کی بنیاد پر متن حدیث کی جانچ پرکھ ہوئی۔

4۔ جس روایت سے کوئی نحوی مسئلہ معلوم کرتے اس کے حفظ وضبط کا اہتمام اسی طرح کرتے جس طرح سے شرعی مسائل سے متعلقہ روایات کا ابوالاسود کوفی نے حضرت علیؓ کی سند سے نحو کی اخذ وروایت کی۔

س۔ اسناد کے ساتھ روایت کرنے میں صحابہ کو کیا مقام حاصل ہے؟

ج۔ اولیت۔

س۔ بصرہ میں سنداً روایت کرنے کی طرح کس نے ڈالی؟

ج۔ حماد بن ابی سلیمانؒ۔

س۔ حماد بن ابی سلیمان کے طریق بیان سند سے کس تابعی نے سند سے روایات کو بیان کرنا شروع کر دیا؟

ج۔ قتادہ بن دعامہ سدوسی۔

س۔ علم تاریخ پر علم حدیث نے کیا اثر ڈالا؟

ج۔ علم حدیث کے احوال رجال کے حوالہ سے واقعات تاریخ کی روایت کو صحت زاویے عطا کئے اور واقعات کو نقد و جرح کے پیمانوں سے جانچنے کی روایت دی۔

س۔ علم و ادب کے حوالہ سے علم حدیث نے کیا اسلوب دیئے؟

ج۔ علم حدیث قرآن کی فصاحت و بلاغت اور رسول کریم ﷺ کے خطبات کا ذخیرہ تھا۔ جس نے اپنے دور کے اہل زبان کی زبانیں گنگ کر دیں۔ علم حدیث سے علم و ادب کو نیا ادبی سرمایہ دیا جس کی بنیاد پر کئی نئے ادبی شاہکار تخلیق ہوئے۔

س۔ روایت شعر میں علم حدیث نے کونسی نئی طرح ڈالی؟

ج۔ روایت شعر میں سہل انگاری کا قلع قمع کیا۔ اور روایت شعر میں اسکے متن، سند اور الفاظ و معانی کی صحت کا پورا خیال کیا جاتا تھا۔

س۔ روایت شعر میں علم حدیث کی آمد سے علماء نحو ولغت کس ثقافت کی طرف چل پڑے؟

ج۔ اشعار کی روایت اور سند کے اہتمام کی داغ بیل پڑی۔

س۔ نحوی علماء کرام کو روایت حدیث کے کس پہلو پر شکوہ تھا؟

ج۔ راویاں حدیث آنحضرت ﷺ کے الفاظ کو بعینہٖ روایت نہیں کرتے جو کہ فصاحت و بلاغت کا منبع ہوتے ہیں۔ دوسری اس بات کا شکوہ تھا کہ احادیث میں اعراب کی غلطیاں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اکثر راویان حدیث عجمی

تھے جو کہ نحوی قواعد کے مطابق عربی زبان کے لکھنے بولنے پر دسترس نہیں رکھتے تھے۔ اسلئے غیر دانستہ طور پر ان سے غلطیاں سرزد ہو جاتیں۔

س۔ امام شافعیؒ نے اہل لغت کے اعتراضات کا کیا جواب دیا؟

ج۔ یہ بات غلط ہے کہ راویان حدیث الفاظ حدیث کو بعینیہ بیان نہیں کرتے تھے بلکہ اصحابہ کرام روایت باللفظ کا بڑی سختی کے ساتھ اہتمام کرتے حتی کہ وہ واء اور خاء کی تبدیلی کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

س۔ امام عمش کا وہ کونسا قول ہے جس کے مطابق محدثین آنحضورﷺ سے الفاظ کی بعینیہ روایت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔؟

ج۔ امام عمش فرماتے ہیں کہ:

''محدثین آسمان سے گر پڑنے کو اس کی نسبت پسند کرتے تھے کہ وہ روایت میں آنحضرتﷺ کے الفاظ کی واؤ، الف، یا دال کی تبدیلی نہ کر بیٹھے۔ اگر کوئی حدیث کہیں پر متردد ہوتا تو وہ دونوں الفاظ رد کر دیتا''۔

س۔ کن احادیث میں محدثین روایت بالمعنی کی اجازت دیتے؟

ج۔ وہ احادیث جو قانونی اہمیت نہ رکھتی۔

س۔ روایت بالمعنی کو کیا محدثین نے مستقل طور پر اپنایا؟

ج۔ محدثین نے روایت بالمعنی کو بُرا سمجھتے ہوئے اسے ترک کر دیا اور اس کا استعمال بالکل ان علماء میں رہ گیا جو علم نحو میں ماہر تھے۔

س۔ ابن کثیر نے علم حدیث میں اعراب کی غلطی یا الفاظ کی تبدیلی کے حوالے سے متقدمین کا کیا درجہ بیان کیا؟

ج۔ محدثین کا ایمان تھا جس راوی نے آپؐ کی ایسی روایت بیان کی جو نحوی اغلاط کا پلندہ ہو۔ اس نے جھوٹ بولا اور اپنا گھر دوزخ میں بنا لیا۔

س۔ علم حدیث کو علم نحو و لغت پر کون سے امتیازات حاصل ہیں؟

ج۔ 1۔ محدثین نے حدیث نبوی کے متن و سند کی جانچ کا جو اہتمام کیا ہے علم نحو میں اتنی باریک بینی یا عرق ریزی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

2۔ الفاظ کی راویت کا جس قدر اہتمام حدیث نبوی میں ملتا ہے اتنا اہتمام

اور کہیں نہیں ملتا۔

3۔ حدیث نبوی میں جو نظم وضبط پایا جاتا ہے وہ کسی طور پر علم نحو میں موجود نہ ہے۔

س۔ کیا عربی لغت کے ذخائر الفاظ میں احادیث نبویہ کی وجہ سے کوئی اضافہ ہوا؟

ج۔ جی ہاں۔

س۔ علامہ سعید افغانی کا قول فیصل اہل لغت کے اس رویہ کے حوالہ سے کیا ہے جس میں وہ حدیث نبیؐ سے احتجاج نہیں کرتے؟

ج۔ جن متقدمین اہل لغت نے حدیث نبوی سے احتجاج نہیں کیا تھا اگر وہ پچھلے ادوار دیکھتے جب کہ روایت ودرایت حدیث کے سلسلہ میں علماء کی مساعی ثمر آور ہوگئی تھیں تو وہ قرآن کریم کے بعد ضرور بالضرور حدیث نبوی سے احتجاج کرتے۔ مزید براں وہ اشعار واخبار کو ہرگز لائق التفات نہ سمجھتے جو فن حدیث کو جانچنے پرکھنے والے پیمانوں کے مقابلہ میں شکوک وشبہات کا گہوارہ ہیں۔

س۔ احتجاج بالحدیث کا منتقی اور مبنی بر عدل حل کونسا ہے؟

ج۔ منصفانہ حل یہ ہے کہ اس کیلئے ایک درست اور خطا سے پاک معیار مقرر کرلیا جائے اور وہ معیار یہ ہے کہ لسانی فساد سے پاک ہو۔ اس سے احتجاج کرنا چاہیے (خواہ اس کا متکلم کوئی ہو) اسی طرح جب حدیث میں وارد شدہ عبارت لسانی قواعد پر پوری نہ اترتی ہو اس سے عجمیت کی آمیزش ہو اور اس کے الفاظ رکاکت کے آئینہ دار ہوں تو اسے ناقابل احتجاج قرار دیا جائے۔

س۔ متاخرین اہل لغت میں سے کونسے وہ لوگ ہیں جنہوں نے احادیث نبوی سے لغت پر احتجاج کیا؟

ج۔ 1۔ تہذیب / الازہری

2۔ صحاح / جوہری

3۔ مقاییس / ابن فارس

4۔ فائق / زمخشری

س۔ وہ کونسے بصری نحوی ہیں جنہوں نے حدیث سے کم احتجاج کیا ہے؟

ج۔ 1۔ ابو عمرو بن العلا

2۔ عیسی بن عمر

3۔ خلیل

4۔ سیبویہ

س۔ وہ کونسے کوفی اہل نحو علماء ہیں جنہوں نے حدیث سے کم احتجاج کیا؟

ج۔ 1۔ کسائی 2۔ علی بن مبارک الاحمر

3۔ الفراء 4۔ ہشام الضریر

س۔ قدیم اہل نحو کے ہاں حدیث سے کم احتجاج کی وجوہ کون سی ہیں۔اور دیگر مصادر پر زیادہ انحصار کیوں کیا ہے؟

ج۔ 1۔ الفاظ حدیث کے عدم وثوق کا عذر۔

2۔ روایت حدیث کی ندرت۔

3۔ قلت تصانیف حدیث۔

س۔ امام احمد بن حنبلؒ نے امام شافعیؒ کی شان میں ان کے کلام کے حوالہ سے کیا کہا ہے؟

ج۔ امام شافعیؒ کا کلام لغت میں حجتہ ہے۔

س۔ فقہی وقانونی مسائل کی توجیہ میں حدیث کا کیا مقام ہے؟

ج۔ روایت مع الاسنا کا آغاز سب سے پہلے حدیث میں ہوا اور اس طرح حدیث نبویؐ کی نقل ودرایت کے حوالے سے فقہی وقانونی مسائل کی توجیہہ میں بڑی اہمیت ہیں۔

س۔ اصول نحو کی تدوین میں فطری اور طبعی طور پر حدیث کا کیسا اثر ہوا؟

ج۔ اصول حدیث چونکہ مسلمانوں میں سب سے پہلے پختگی واستحکام پا چکے تھے اسلئے اصول نحو کی تدوین میں ان اصولوں کی بڑی حد تک مدد ملی۔

س۔ امام نووی نے حدیث صحیح کو کن اقسام میں منقسم کیا ہے؟

ج۔ 1۔ وہ متفق علیہ حدیث جو بخاری ومسلم دونوں میں موجود ہے۔

2۔ جو حدیث صرف بخاری میں ہے۔
3۔ جو حدیث صرف مسلم نے روایت کی۔
4۔ جو حدیث بخاری و مسلم دونوں میں نہ ہو مگر کسی محدث نے اس حدیث کو ان دونوں کی شرط کے مطابق روایت کیا۔
5۔ جو حدیث صرف بخاری کی شرط کے مطابق ہو۔
6۔ جو حدیث صرف مسلم کی شرط کے مطابق ہو۔
7۔ وہ حدیث جس کو بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر آئمہ حدیث نے صحیح قرار دیا ہو۔

س۔ امام ابن تیمیہ کے نزدیک صحیح ترین احادیث کونسی ہیں؟

ج۔ محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیح ترین احادیث وہ ہیں جن کو اہل مدینہ نے روایت کیا۔اس کے بعد اہل بصرہ کا درجہ ہے پھر اہل شام۔

س۔ خطیب بغدادی کے بقول صحیح ترین احادیث کونسی ہیں؟

ج۔ صحیح ترین احادیث وہ ہیں جن کو اہل حرمین (مکہ و مدینہ) نے روایت کیا۔ان کے یہاں تدلیس نہایت کم ہے اور دروغ بیانی اور وضع احادیث کا وہاں گزر نہیں ہے۔اہل یمن کی روایات نہایت صحیح مگر قلیل ہیں۔حجاز حدیث نبوی کا مرکز و محور ہے۔اہل بصرہ اسانید واضحہ کے ساتھ بہت صحیح حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ان کی مرویات بکثرت ہیں۔اہل کوفہ کی روایات بھی کثیر التعداد ہیں مگر ان کے ہاں دروغ گوئی کی فراوانی ہے اسلئے ان کی بہت کم روایات علل سے پاک ہیں۔اہل شام کی مرویات میں مرسل اور مقطوع کی بھر مار ہے۔البتہ ثقات کی متصل روایات قابل احتجاج ہیں اور زیادہ تر وعظ و نصیحت سے تعلق رکھتی ہیں۔

س۔ اصح الاسانید روایات کو کس نے جمع کیا؟

ج۔ علامہ احمد محمد شاکر۔

س۔ حدیث صحیح کی جگہ صحیح الاسناد کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ایسی حدیث جس کی سند اگرچہ صحیح ہے مگر متن کا حال معلوم نہ ہو۔ممکن ہے کہ

متن حدیث میں کوئی علت یا شذوذ موجود ہو۔ جب متن و سند دونوں کو صحیح ثابت کرنا ہوتو اسے ھذا حدیث صحیح کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔

س۔ ''اصح شئی فی احباب'' کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

ج۔ محدثین کا اس عبارت سے مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں جس قدر احادیث وارد ہوتی ہیں یہ ان سب میں راجح ہے۔ یا اس میں دوسری روایات کی نسبت کم ضعف پایا جاتا ہے۔

س۔ سب سے پہلے کسی نے صحیح احادیث کو جمع کیا؟

ج۔ امام بخاریؒ۔

س۔ امام مالکؒ کی موطا میں کیا صحیح احادیث کے علاوہ بھی داخل ہیں؟

ج۔ امام مالک کی موطا میں صحیح احادیث کے ساتھ ساتھ مرسل اور مقطوع روایات و بلاغات بھی جمع کر دیئے گئے ہیں۔

احادیث صحیحہ (متفق علیہ)

س۔ خوف خدا کے حوالے سے کون سی روایت ہے جو بخاری اور مسلم دونوں سے مروی ہے؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے (جو امتیں تھیں ان میں) ایک شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت سے نوازا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بچوں سے پوچھا میں تمہارے لئے کیسا باپ تھا۔ انہوں نے کہا بہترین باپ۔ کہنے لگا لیکن میں نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا۔ لہٰذا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا اور پیس کر جس دن تیز ہوا چل رہی ہو مجھے ہوا میں اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکے اجزا جمع کئے اور اسے (دوبارہ زندہ کرکے) اس سے پوچھا: تم نے جو حرکت کی اس کا باعث کیا تھا؟ وہ کہنے لگا میں نے تیرے خوف سے ایسا کیا۔ یہ جواب سن کر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمت سے نوازا۔

س۔ حضرت ابو ہریرہ کے حوالہ سے وہ کون سی روایت ہے جو رحمت خداوندی کے حوالے سے امام بخاری، مسلم دونوں نے روایت کی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کے عمل نجات نہیں دلائیں گے۔ نجات کا تو بس ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے۔ تم بس سیدھے اور درست رستے پر چلتے رہو۔

س۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی کونسی روایت ہے جس کو رحمت خداوندی کے حوالہ سے امام بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا؟

ج۔ امیر المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم سیدھے اور درست رستے پر چلتے رہو اور درستگی کی ہر ممکن کوشش کرتے

رہو اور اپنے عملوں پر اپنے آپ کو ثواب کی بشارت دیتے رہو (اور یاد رکھو کہ) کسی شخص کو اس کے عمل جنت میں نہیں لے جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو بھی نہیں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں بھی عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جاؤں گا جنت میں جانے کا واحد ذریعہ صرف یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت کے دامن میں ڈھانپ لے۔

س۔ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے'' رسول کریم ﷺ کا فرمان حضرت ابو ہریرۃؓ کے حوالہ سے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ اس روایت کی تفصیل بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرۃؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو پیدا فرمایا تو اپنی اس کتاب میں جو اس کے پاس ہے اور عرش کے اوپر ہے یہ تحریر فرما دیا ہے ''یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے''۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے ایک دوسری روایت ہے رحمت خداوندی کے حوالہ سے مروی ہے جس میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے جس میں سے ننانوے حصے اپنے پاس روک لئے اور زمین پر صرف ایک حصہ نازل فرمایا۔ اسی ایک حصہ کی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و شفقت سے پیش آتے ہیں حتیٰ کہ گھوڑا اپنے بچے کے اوپر سے کھُر اس ڈر سے اٹھا لیتا ہے کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچ جائے۔

س۔ وہ کونسی حدیث متفق علیہ ہے جس میں مروی ہے کہ اپنے رب پر بھروسہ کرنے والے لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ مجھے بتایا گیا کہ آپ کی امت میں سے ستر ہزار ایسے ہیں جو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ اور امام مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

س۔ اطاعت و خیر خواہی کے حوالہ سے وہ کونسی متفق علیہ حدیث ہے جو حضرت جریر بن عبداللہ کے حوالہ سے امام بخاری و مسلم دونوں نے روایت کی ہے؟

ج۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی کہ احکام الٰہی کو سنوں گا۔ اطاعت کروں گا اور ہر مسلمان کی بھلائی چاہوں گا۔ تو آپؐ نے مجھے تلقین فرمائی تھی کہ کہو جس قدر میری بساط میں ہوگا''۔

س۔ وہ کون سے تین اشخاص ہیں جن کی طرف قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رسول کریم ﷺ کی وہ حدیث بیان کریں جو حضرت ابو ہریرہؓ سے امام بخاری و مسلم نے روایت کی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین اشخاص ایسے ہیں کہ وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا نہ ان کے گناہوں کو معاف کرے گا۔ اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس بحالت سفر اپنی ضرورت سے زائد پانی موجود ہو اور وہ دوسرے مسافر کو دینے سے انکار کردے۔ دوسرا وہ شخص جس نے امام کی بیعت محض دنیوی اغراض و مفادات کی خاطر کی ہو اور تیسرا وہ شخص جو بعد از عصر (بوقت شام) اپنا سامان تجارت لے کر کھڑا ہو جاتا ہے اور جھوٹ کہتا ہے۔ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں میں نے یہ مال اتنے داموں میں خریدا ہے اور لوگ اسے سچا سمجھ لیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران کی آیت 77 تلاوت فرمائی۔ وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں تو ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ قیامت کے روز ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا۔ بلکہ ان کیلئے تو سخت دردناک عذاب ہے۔

س۔ ''ہر انسان فطرت پر پیدا ہوتا ہے'' رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ اس کی تفصیل بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ دین فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے بعد ازاں اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے آیت تلاوت فرمائی۔

''اللہ کی بنائی ہوئی فطرت جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جاسکتی۔ یہی بالکل سیدھا اور درست دین ہے۔(الروم آیت 30)

س۔ وہ کونسی متفق حدیث ہے جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ انسان کا رزق، اعمال مقدر اور عمر اس وقت لکھ دی جاتی ہے جب وہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کی پیدائش ماں کے پیٹ میں اسطرح تشکیل پاتی ہے کہ پہلے چالیس دن کے بعد وہ اتنے ہی دن خون کی پھٹکی کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے اعمال، رزق اور اس کی عمر لکھو اور یہ بھی لکھو کہ وہ بد بخت ہوگا یا خوش بخت۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اور پھر ہوتا یہ ہے کہ تم میں سے ایک شخص (نیک) کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کا نوشتۂ تقدیر اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ کوئی کام جہنم کا سا کر گزرتا ہے (اور جہنم میں چلا جاتا ہے) اس طرح ایک شخص (برے) کام کرتا رہتا ہے۔ اتنے زیادہ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس کا نوشتہ تقدیر غالب آجاتا ہے اور وہ کوئی کام اہل جنت کا سا کر گزرتا ہے۔ (اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے)

س۔ مشرکین کی اولاد کے اعمال کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کون سا فرمان متفق علیہ طور پر روایت کیا گیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے مشرکین کی نابالغ اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ کیا وہ جنت میں جائے گی یا دوزخ میں) تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ بڑے ہو کر وہ کیا عمل کرنے والے تھے"۔

س۔ ایمان، اسلام اور احسان کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا وہ کونسا فرمان ہے جس کو حضرت ابو ہریرہؓ سے امام بخاری و مسلم دونوں نے متفق طور پر روایت کیا ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کا مفہوم یہ ہے کہ تم اللہ کی ذات پر، ملائکہ کے وجود پر، روز حشر اللہ کے حضور پیش ہونے پر، اللہ کے رسولوں کے برحق ہونے پر ایمان لاؤ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا یقین رکھو۔ اسلام کی تعریف یہ ہے کہ تم محض اللہ کی عبادت کرو اور عبادت میں کسی غیر کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں ادا کرو، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے رکھو۔ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اسطرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اسلئے کہ یہ حقیقت ہے کہ اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں یقیناً دیکھ رہا ہے۔

س۔ وہ کونسی حدیث صحیح ہے جس میں اسلام کے پانچ ارکان کی وضاحت کی گی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گی ہے۔

1۔ یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

2۔ نماز قائم کرنا۔ 3۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ 4۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔

5۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ایمان کی حلاوت کے حوالہ سے کن تین خصلتوں کا اظہار کیا ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے تین

خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا۔ (۱) وہ جسے اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں گے، (۲) وہ جو اگر کسی شخص سے محبت کرے تو محض اللہ کیلئے کرے، (۳) اور وہ جسے کفر کی حالت کی طرف لوٹنا اتنا ہی ناپسندیدہ اور تکلیف دہ ہو جتنا آگ میں ڈالا جانا۔

س۔ امت مسلمہ کے لئے وہ کونسا نسخہ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا جس کی وجہ سے انہیں مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے؟

ج۔ حضرت معاویہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ یہ امت دین حق پر ضرور قائم رہے گی اور جب تک یہ اپنے دین پر ثابت قدم رہے گی انہیں انکے مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

س۔ ''انسان کیلئے اس کی اولاد فتنہ ہے'' آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان کہاں اور کس کے حوالہ سے بیان ہوا؟

ج۔ حضرت خدیجہؓ سے امام بخاری و مسلمؒ دونوں نے روایت کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کا وہ فتنہ جو اس کے اہل وعیال اور اولاد و ہمسایہ میں ہوتا ہے۔ اس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے۔

س۔ امت مسلمہ کے زوال کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کس خطرہ کی پیش گوئی کی ہے؟

ج۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے تم سے اب اس بات کا خطرہ تو نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں اس دنیا سے خطرہ ہے کہ کہیں تم اسکی رغبت اور محبت میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

س۔ وہ کون سے سات اشخاص ہیں جن کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کر دی ہے کہ اللہ کی طرف سے خصوصی سائے میں ہوں گے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سات اشخاص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے خصوصی سایہ رحمت میں پناہ دے گا جس

دن اللہ کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

1۔ عادل حکمران 2۔ وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ ہو۔ 3۔ وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے۔ 4۔ وہ شخص جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کے واسطے محبت کریں اور اللہ کیلئے آپس میں ملیں اور اللہ کیلئے ہی ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ 5۔ وہ شخص جسے کوئی بلند مرتبہ حسین عورت دعوت گناہ دے اور وہ اسکی دعوت یہ کہہ کر رد کردے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ 6۔ وہ شخص جو صدقہ ایسے پوشیدہ طریقے سے دے کہ دائیں ہاتھ سے جو خرچ کرے اس کی خبر بائیں ہاتھ کو بھی نہ ہو۔ 7۔ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں۔

س۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ کون سی روایت ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے قیامت کے قائم ہونے کی نشانیاں پہلے سے بتلا دی ہیں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہیں تم کو قیامت کے بپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں۔ (۱) جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔ (۲) جب اونٹوں کے سیاہ فام (وحشی وغیر مہذب) چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے بازی لے جائیں گے۔ پھر آپؐ نے سورۃ لقمان کی آیت تلاوت کی جس میں فرمایا گیا ہے کہ اس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہی بارش برساتا ہے وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر کس سرزمین اس کی موت آنی ہے۔

س۔ امت مسلمہ میں یہود ونصاریٰ کی پیروی کے فروغ کے جذبات پھیل جانے کے خطرہ کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کس ارشاد میں اشارے دیئے گئے ہیں؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں یعنی یہود ونصاریٰ کے طور طریقوں کی پیروی کرو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی

پیروی کرو گے۔

س۔ اہل علم کے اٹھ جانے اور جاہل لوگوں کے طرف سے فتوے دینے کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کے کس ارشاد میں اشارہ ملتا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اسطرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں کے دلوں سے محو کر دے گا بلکہ علم اسطرح ختم ہوگا کہ علماء ختم ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ جب ایک بھی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے مسائل کے بارے میں پوچھا جائیگا اور وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے جو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔

س۔ قیامت کے قریب کے زمانہ میں بخل، لالچ، فتنہ، فساد اور قتل عام ہو جائیگا۔ آنحضرت ﷺ کے کس فرمان سے اس کی خبر دی گئی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب زمانہ قیامت سے قریب ہو جائے گا تو (نیک) عمل گھٹ جائیں گے، لوگوں کے دلوں میں بخل اور لالچ ڈال دیا جائے گا۔ ہر طرف فتنہ وفساد عام ہو جائے گا اور قتل کثرت سے ہوں گے۔

س۔ مسلمانوں کے دو گروہوں کے باہمی قتال کی پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے کس فرمان سے ملتی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں گے۔ ان دونوں گروہوں کے درمیان شدید جنگ ہوگی جبکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

س۔ ''عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو جائیگی'' اس کی پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے کس فرمان میں کی گئی ہے؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئیگا کہ ایک ایک مرد کے پیچھے پیچھے چالیس چالیس

عورتیں پھریں گی کہ وہ انہیں اپنی پناہ میں لے لے۔ دراصل یہ اس لئے ہوگا کہ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہوگی۔

س۔ جنت میں لیجانے والے اعمال کی نشاندھی آنحضرت ﷺ کے کس فرمان سے ہوتی ہے؟

ج۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں لیجانے والے اعمال نہ صرف یہ کہ کسی غیر کی عبادت نہ کرو بلکہ اللہ کی جو عبادت کرو اس میں کسی غیر کی شرکت کا شائبہ تک نہ ہو۔ خالصتاً اللہ کی عبادت ہو اور اللہ ہی کی خوشنودی کیلئے ہو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں سے میل جول اور حسن سلوک رکھو۔

س۔ دوزخ کا سب سے کم عذاب کس قدر ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھ دیا جائے گا اور اس کے اثر سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

س۔ ''آنحضرت قیامت تک ساری دنیا کے رسول ہیں'' اس قول کی صداقت آنحضرت ﷺ کے کس فرمان سے ہوتی ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جتنے انبیاء بھی مبعوث ہوئے ہیں ان میں سے ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کئے گئے جیسے اس سے پہلے نبی کو مل چکے تھے اور جن کو دیکھ کر لوگ ان پر ایمان لائے لیکن مجھے جو چیز دی گئی ہے وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل فرمائی (اور قیامت تک باقی رہے گی کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے) اس لئے مجھے امید ہے کہ روز قیامت میری پیروی کرنے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔

س۔ حضرت عائشہؓ نے وحی کی کیفیات کے حوالہ سے کیا کچھ روایت کیا ہے جس کو

امام بخاری و امام مسلم دونوں نے روایت کیا ہے؟

ج۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جس چیز سے نبی اکرم ﷺ پر وحی کی ابتدائی گئی وہ نیند کی حالت میں نظر آنے والے سچے خواب تھے۔ چنانچہ آپ جو خواب دیکھتے وہ سپیدہ سحر کی مانند روشن اور نمایاں طور پر سامنے آجاتے۔ پھر آپ کو تنہائی اور یک سوئی مرغوب ہوگئی اور آپ غار حرا میں خلوت گزیں رہنے لگے جہاں آپ کئی کئی راتیں گھر لوٹے بغیر عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کھانے پینے کا سامان اپنے ہمراہ لے جاتے تھے (اور جب ختم ہو جاتا) تو پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آکر حسب سابق کچھ سامان خورد و نوش ہمراہ لے جاتے۔ ایک دن جب آپؐ غار حرا میں تشریف فرما تھے تو آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھیے! آپ نے فرمایا میں لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ سُن کر فرشتے نے مجھے پکڑا اور اس قدر بھنچا کہ میرا دم گھٹنے لگا۔ پھر چھوڑ دیا اور دوبارہ کہا پڑھیے! میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ فرشتے نے دوبارہ پکڑ کر مجھے پھر اس قدر بھنچا کہ میرا دم گھٹنے لگا اور چھوڑ کر پھر کہا پڑھیے! میں نے پھر وہی جواب دیا کہ لکھنا پڑھنا میں نہیں جانتا۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھے پھر اس قدر بھنچا کہ میرا دم گھٹنے لگا اور پھر چھوڑ کر کہا (اے نبی) پڑھو اپنے رب کے نام کیساتھ جس نے جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے چنانچہ رسول کریم علیہ ﷺ یہ کلمات اسطرح دھرائے کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ اسکے بعد آپؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا مجھے ڈھانپ دو، مجھے چادر اوڑھ دو۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کو چادر اوڑھ دی یہاں تک کہ اس خوف و دہشت کا اثر زائل ہوا جو آپ پر طاری تھا تو آپ نے حضرت خدیجہؓ سے گفتگو کی اور انہیں پوری بات بتا دی اور فرمایا ''مجھے تو اپنی جان کا خطرہ لاحق ہوگیا تھا''۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا ''بخدا ہرگز نہیں اللہ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک) کرتے ہیں۔ دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور محتاجوں

کی مدد کیلئے سعی اور کوشش کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں دوسروں کی بھی مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہؓ نے آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے ہاں لے گئی۔ یہ صاحب بہت بوڑھے تھے اور عربی زبان سے انجیل لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے تفصیل سن کر کہا یہ تو وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر نازل فرمایا تھا۔ کاش میں اسوقت تک زندہ رہ سکتا جب آپ کی قوم آپ کو (اپنے وطن سے) نکال دیگی جیسا کہ اور نبیوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے "تو میں آپ کی پوری پوری مدد کرتا"۔

س۔ "آنحضرت ﷺ کی ذات جوامع الکلم ہے" کس حدیث سے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم (یعنی ایسا کلام جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں) دے کر بھیجا گیا ہے اور میری مدد اسطرح کی گئی ہے کہ (دشمن کے دل میں) میرا رعب بیٹھ جاتا ہے اور ایک دن جب کہ میں سو رہا تھا زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔

س۔ شفاعت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کے استحقاق کے بارے کونسی احادیث مروی ہیں۔ جن کو امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے روایت کیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے محفوظ رکھوں۔ دوسری روایت حضرت انسؓ سے مروی ہے جس میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایک دعا کا اختیار دیا گیا جو ہر ایک نے مانگ لی جو ان کی قبول ہوگئیں۔ لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے محفوظ کر لی ہے۔ ایک اور روایت حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن پریشان حال حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰؑ کے پاس جب سفارش کے لئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم

سفارش کے اہل نہیں تم حضرت محمد مصطفی ﷺ کے پاس جاؤ چنانچہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے پھر میں بارگاہ خداوندی میں حاضری کی اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت مل جائے گی۔ مجھے اس وقت حمد و ثنا کے مخصوص کلمات تلقین کیے جائیں گے۔ میں ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اے محمدؐ'' سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگنا چاہتے ہو۔ تمہاری درخواست منظور کی جائے گی۔ اس وقت میں عرض کروں گا کہ اے میرا پروردگار! میری امت کو بخش دیجیے اور میری امت کے گناہ معاف کر دیجیے۔ چنانچہ مجھے کہا جائے گا جاؤ اور جا کر ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لاؤ جس کے دل میں ایک جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ اور میں ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال لوں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور انہی کلمات سے جو مجھے تلقین کیے گئے تھے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیانکروں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا۔ چنانچہ پھر کہا جائے گا۔ ''اے محمدؐ'' سر اٹھایئے سفارش کیجیے آپ کی سفارش قبول کی جائی گی میں پھر کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخش دیجیے پھر کہا جائیگا جایئے اور جا کر ان لوگوں کو جہنم سے نکال لیجئے جن کے دلوں میں ایک ذرّے یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے میں جاؤں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جہنم سے نکال لوں گا۔ میں پھر (تیسری بار) لوٹ کر آؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر کہا جائے گا ''اے محمدؐ'' سر اٹھایئے، سوال کیجئے آپ جو مانگیں گے دے دیا جائے گا سفارش کیجئے آپ کی سفاش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری امت کو معاف کر دیجئے۔ میری امت کو جہنم سے بچا لیجئے مجھ سے کہا جائے گا جایئے اور جا کر ان سب لوگوں کو جہنم سے نکال لیجئے جن کے دلوں میں رائی کے دانے سے بھی بے انتہا کم ایمان موجود ہو۔ چنانچہ میں پھر جاؤں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جہنم سے نکال لوں گا۔ پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹ کر آؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا۔ اور اس کے بعد اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر کہا

جائیگا اے محمد سر اٹھائیے، کہو! آپ کی بات سنی جائیگی مانگئے جو مانگیں گے آپ کو دیا جائیگا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار مجھے ایسے تمام لوگوں کو جہنم سے نکالنے کی اجازت دیجئے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ زبان سے ادا کیا ہو جس پر جواب پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''مجھے اپنے عزت وجلال وعظمت وکبریائی کی قسم آپ کو اجازت ہے چنانچہ میں دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ زبان سے ادا کیا ہوگا۔''

احکام حدیث

س۔ مسجد میں جانے اور بہترین وضو کی فضیلت کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کیا ارشاد ہے۔؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''ایک شخص جب بہترین طریقہ سے وضو کرکے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا مقصد محض نماز ادا کرنا ہوتا ہے۔ تو مسجد میں داخل ہونے تک جو قدم وہ اٹھاتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔ اور اس پر اس کا ایک گناہ جھڑتا ہے۔ پھر جب مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جتنی دیر اسے جماعت کے انتظار میں رکنا پڑتا ہے اسے نماز کا خوب ثواب ملتا ہے اور جب تک یہ شخص اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحمت نازل فرما''۔

س۔ اذان کی ابتدا کے بارے میں کس حدیث نبویؐ سے علم ہوتا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو ابتداء میں وقت مقررہ پر از خود جمع ہو جایا کرتے تھے۔ اور نماز پڑھ لیا کرتے تھے پھر ایک دن رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال سے کہا ''اٹھو نماز کا اعلان کرو''۔

س۔ ''اذان سن کر شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے''۔ آنحضرت ﷺ کی کس حدیث سے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگ جاتا ہے اور اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے پھر لوٹ آتا ہے۔ پھر جب اقامہ کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ موڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ اور جب اقامہ ختم ہو جاتی ہے دوبارہ واپس آجاتا ہے اور انسان کے دل میں وسوسے پیدا کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے۔ یہ یاد کر وہ یاد کر یعنی ہر وہ بات جو اسے پہلے یاد

نہیں تھی۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

س۔ نمازوں کے اوقات کے بارے احادیث نبویہ سے کیا رہنمائی ملتی ہے؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال شمس کے فوراً بعد) پڑھا کرتے تھے اور نماز عصر ایسے وقت پڑھتے کہ آفتاب پوری طرح صاف اور روشن ہوتا تھا۔ اور مغرب ایسے وقت پڑھتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء میں بھی تاخیر فرماتے تھے اور کبھی جلدی یعنی اگر دیکھتے کہ لوگ جلدی جمع ہو گئے ہیں تو جلدی ادا فرما لیتے۔ اور اگر دیر سے جمع ہوتے تو دیر سے ادا فرما لیتے اور فجر کی نماز ایسے وقت پڑھا کرتے تھے جب ابھی آخر شب کا اندھیرا باقی ہوتا تھا۔

س۔ ''نماز پڑھتے ہوئے سامنے یا دائیں تھوکنے کی ممانعت ہے''۔ حدیث رسول کس طرح مروی ہے واضح کریں؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مومن جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو گویا اپنے رب سے مناجات یعنی راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اسے چاہیے کہ اپنے سامنے کی جانب اور دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے بلکہ (اگر تھوکنا ضروری ہو) اپنی بائیں جانب تھوکئے (یاد رہے کہ یہ اجازت صرف کھلی جگہ میں ہے) مسجد کیلئے نہیں۔

س۔ نماز میں امام کی پیروی کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا حکم ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا امام بنایا ہی اس لئے جاتا ہے کہ اسکی پیروی کی جائے۔ چنانچہ جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔ اور جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

س۔ نماز میں امامت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا فرمان تھا؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص

دوسروں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اسے چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور جب اپنی انفرادی نماز پڑھے تو جس قدر چاہے نماز میں لمبی قرآت کرے۔ حضرت مالک بن حویرثؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلے کے چند افراد کے ہمراہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے آپ انتہائی مہربان اور نرم مزاج تھے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ ہم لوگ اپنے اہل وعیال کی طرف واپس جانے کے مشتاق ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اب واپس چلے جاؤ اور اپنے قبیلے میں ٹھہر کر انہیں دین کی تعلیم دو اور نماز پڑھاؤ جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں سب سے بڑھا ہو وہ امامت کرائے۔

س۔ نماز پڑھتے ہوئے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے حوالہ سے کس قدر ممانعت ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کی آڑ لیکر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے سے گزرنا چاہے تو نمازی کو چاہیے کہ اسے دھکا دے دے اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ پھر وہ شیطان ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابوجہیمؓ روایت کرتے ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہوتا کہ اس سے کتنا گناہ ہوتا ہوگا تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس دن تک کھڑا رہنا بہتر خیال کرتا۔

س۔ شام کی نماز کے وقت کھانا آجائے تو نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے حدیث رسول کے حوالہ سے وضاحت کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی شخص کے سامنے شام کا کھانا آجائے اور اسی وقت نماز کی جماعت کھڑی ہو رہی ہو تو پہلے کھانا کھائے اور کھانے سے فارغ ہوئے بغیر نماز کیلئے جانے

میں جلدی نہ کرے۔

س۔ نماز میں بھاگ کر شامل ہونے کے حوالہ سے کیا احکام ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون واطمینان کے ساتھ چلتے آؤ اور نماز کا جتنا حصہ جماعت کے ساتھ ملے پڑھ لو اور باقی ماندہ اپنے طور پر پورا کرو۔

س۔ نماز تہجد کے وقت دعا کی قبولیت کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہمارا پروردگار جو برکتوں والا اور بلند و بالا ہے ہر رات جب رات کی آخری سیاہی باقی رہ جاتی ہے۔ پہلے آسمان پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھے پکارے کہ میں اسکی پکار کا جواب دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے دوں، کوئی ہے جو مجھ سے بخشش کا طلبگار ہو کہ میں اس کو بخش دوں۔

س۔ گھر میں نوافل نماز پڑھنے کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ ایک اور روایت میں حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ کسی شخص کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو اس کے اپنے گھر میں پڑھی جائے۔

س۔ نماز میں اول وقت میں جانے کی فضیلت کے حوالہ سے نبی ﷺ کے کیا فرمودات ہیں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر اول وقت جمعہ کی نماز پڑھنے چلا گیا۔ اس نے گویا اونٹ کی قربانی دے دی اور جو دوسری گھڑی میں گیا اس نے گویا گائے کی قربانی دے دی اور جس نے تیسری گھڑی میں شرکت کی اسنے گویا ایک

مینڈھے کی قربانی کی۔ اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس کو مرغی کی قربانی کا ثواب ملے گا۔ اور پھر جو پانچویں گھڑی میں گیا اس نے گویا ایک انڈہ اللہ کی راہ میں دیا۔ پھر جب امام مسجد میں آ جاتا ہے تو فرشتے بھی خطبہ سننے کیلئے حاضر ہو جاتے ہیں۔

س۔ نماز جمعہ کے دوران قبولیت دعا کی ساعات کون سی ہیں۔ فرمان رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ملے کہ اگر کوئی مسلمان بندہ اتفاق سے اس ساعت میں بحالت نماز اللہ سے کچھ طلب کرے تو جو کچھ طلب کرے وہ اسے ضرور عطا ہوتا ہے۔ یہ فرماتے وقت آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس گھڑی کا وقفہ بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

س۔ سواری پر نماز پڑھنے کے کیا احکامات ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے عمل کے حوالے سے کونسی روایت دلیل بنتی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سفر میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہو اور رکوع وسجود اشارہ سے کرتے تھے۔ یہ رات کی نماز ہوتی تھی۔ فرض کے علاوہ وتر سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک دوسری روایت ہیں حضرت عامر بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ سفر میں رات کے وقت اپنی سواری پر نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی بھی طرف ہوتا۔

س۔ سفر کے دوران دو نمازیں باہم ملا کر پڑھنے کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کا کیا معمول تھا۔ حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتے تو ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک تاخیر کر دیتے تھے۔ پھر قیام فرماتے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر آپ کی روانگی سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہو جاتے۔

س۔ کیا سفر کے علاوہ بھی دو نمازوں کے پڑھنے کا جواز ملتا ہے۔ حدیث نبویؐ سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعت نماز (ظہر اور عصر) اور سات رکعت نماز (مغرب اور عشاء) اکٹھی ملا کر پڑھی ہے۔

س۔ شدید آندھی، سردی یا بارش میں نماز گھر پر پڑھنے کی کہاں تک اجازت ہے۔ آنحضرت ﷺ کے معمول کے حوالہ سے حدیث بیان کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک سرد رات جب کہ آندھی چل رہی تھی اذان دی اور (حی علی الصلوٰۃ) کی بجائے کہا لوگو اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اذان سے فارغ ہو کر حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا جب رات کو سردی پڑتی اور بارش ہو رہی ہوتی تو رسول کریم ﷺ موذن کو حکم دیتے کہ وہ اذان میں الاصلّٰو فی الرحال کہے۔

س۔ نماز چاشت کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کا کیا معمول تھا؟

ج۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ام ھانی کے سوا ہمیں کسی نے یہ اطلاع بہم نہیں پہنچائی کہ اس نے رسول کریم ﷺ کو چاشت کے نوافل پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ھانی فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن اپنے گھر میں غسل فرمایا اور اس کے بعد آٹھ رکعت نماز ادا کی۔ آپ نے یہ نماز بہت ہلکی پڑھی البتہ رکوع اور سجدے پورے اہتمام سے کئے تھے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی۔ میں ان باتوں کو مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا۔

1۔ ہر ماہ تین روزے رکھنا۔

2۔ چاشت کی نماز ادا کرنا۔

3۔ وتر پڑھ کر سونا۔

س۔ نماز استسقاء کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا عمل تھا؟

ج۔ حضرت انسؓ بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ چنانچہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے اپنے دست مبارک اٹھائے۔ اس وقت کیفیت یہ تھی کہ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا تک نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپ نے اپنے دست مبارک اس وقت تک نیچے نہیں کئے جب تک بادلوں کی گھٹائیں پہاڑوں کی مانند اوڑ کر نہ چھا گئیں۔ اور آپ ابھی منبر سے نہیں اترے تھے کہ میں نے آپ کی ریش مبارک پر بارش کے قطروں کو ٹپکتے دیکھ لیا۔ کئی روز مسلسل بارش ہوتی رہی جس سے پورا علاقہ جل تھل ہو گیا۔ آخر اگلے جمعہ آپ کی دعا سے بادل چھٹ گئے۔

س۔ نماز کسوف) (سورج گہن) اور نماز خسوف (چاند گہن) کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کا کیا معمول تھا۔ حدیث سے وضاحت کریں؟

ج۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گہن ہوا تو رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور کافی طویل قرآت فرمائی اور کافی لمبا رکوع کیا پھر آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور پھر قیام فرمایا اور سجدے میں نہ گئے اور دوبارہ طویل قرآت فرمائی لیکن پہلی مرتبہ کی قرأت سے کم طویل۔ پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع میں چلے گئے اور پھر طویل رکوع کیا۔ لیکن پہلے رکوع سے کم طویل اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا۔ آپ نے چاروں رکعتیں اسی طرح ادا کیں۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا چاند اور سورج دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی شخص کی موت یا زندگی پر گہن نہیں لگتا۔ چنانچہ تم ان دونوں میں سے کسی پر گہن لگا دیکھو تو تیزی سے نماز کی طرف دوڑو۔

س۔ نماز عیدین کے بارے کیا احکام ہیں۔ حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ (کے زمانہ میں) عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز کیلئے اذان نہیں دی جاتی تھیں۔ ایک

دوسری روایت بھی حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ میں رسول کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن جب عید گاہ کی طرف تشریف لیجاتے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے۔ پھر سلام پھیرتے ہی لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے جبکہ سب لوگ صفوں میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے اور آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور مختلف احکام دیتے۔ چنانچہ اگر آپ کو کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اس کا انتظام فرماتے یا کوئی اور حکم دینا ہوتا تو وہ دیتے۔ پھر واپس تشریف لے جاتے۔ حضرت ام عطیہؓ سے مروی ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ دونوں عیدوں کے موقع پر حائضہ عورتیں اور پردہ نشین خواتین بھی عید گاہ میں جائیں اور مسلمان مردوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوں۔ حائضہ عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے ذرا دور ہوتیں۔ ایک عورت نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کسی کے پاس چادر نہ ہوتی تو وہ کیسے عید گاہ جائے تو آپؐ نے فرمایا اسے اس کی ساتھی اپنی چادروں میں سے ایک چادر دے دے۔

س۔ صدقہ فطر کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا فرمان تھا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت خواہ آزاد ہو یا غلام کھجور یا جو کا ایک صاع (پانچ سیر) بطور صدقہ فطر ادا کرنا فرض کیا ہے۔

س۔ ذکر الٰہی کی مجالس کے انعقاد کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی کیا تعلیمات تھیں۔ حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو اہل ذکر کو تلاش کرتے ہوتے ہیں۔ پھر اگر انہیں کہیں کچھ لوگ اللہ کا ذکر کرتے مل جاتے ہیں تو وہ اپنے ساتھیوں کو پکارتے ہیں کہ آجاؤ جس چیز کی ہمیں تلاش تھی مل گئی۔ پھر فرشتے اہل ذکر کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ تیرے بندے تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تیری بڑائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بزرگی بیان کرتے ہیں۔ تجھ سے تیری جنت کے طلبگار ہیں اور دوزخ سے پناہ

مانگتے ہیں۔ اس پر رب کریم ارشاد فرماتا ہے اچھا تم سب گواہ رہنا میں نے ان کو بخش دیا۔ اس وقت ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ یا اللہ فلاں شخص تو ان ذاکرین میں شامل نہ تھا بلکہ محض اپنے کسی کام کی غرض سے وہاں آ گیا تھا۔ تو رب کریم فرماتا ہے یہ سب ہم نشین تھے اور ان کے ساتھ اس مجلس میں بیٹھنے والا ایک بھی بدنصیب نہ رہے گا۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی کی تسبیحات پڑھنے کے فضائل کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا فرمان تھا؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں لیکن میزان کے حساب میں بھاری اور رب رحیم کو بہت پسند ہیں وہ یہ ہیں: سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص نے دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے چاہے سمندر کی جھاگ کی مانند بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

س۔ قرآن مجید کے پڑھنے کے دورانیہ کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا فرمان ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا قرآن ایک مہینہ میں پڑھا کرو۔ میں نے عرض کیا میں (اس سے زیادہ) قوت اپنے اندر پاتا ہوں تو آپ نے فرمایا اچھا بس سات دن ایک قرآن ختم کرو۔ اس حد سے نہ بڑھنا۔

س۔ قرآن مجید کی فضیلت کے باب میں نبی کریم ﷺ کی کیا تعلیم ہے؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا رہتا ہے نارنگی کی سی ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندرائن کے پھل کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور مزا بھی کڑوا ہے۔

س۔ قرآن سکھانے، تعلیم دینے اور دوسروں پر خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے

میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی سے رشک کرنا جائز نہیں مگر دو شخصوں سے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا اور وہ دن رات اس کے پڑھنے اور پڑھانے میں مصروف ہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور (اللہ کی راہ میں نیک کاموں پر) خرچ کرتا رہے۔

س۔ قرآن مجید کتنے اور لہجوں اور قرأتوں میں نازل ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کریں؟

ج۔ حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید سات لہجوں اور قرأتوں میں نازل ہوا۔ اس لئے جس کو جس طرح سہولت ہو اسی طریقے سے پڑھ لیا کرے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے ایک لہجے اور قرأت میں قرآن پڑھایا لیکن میں ان سے لہجوں اور قرأتوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتا رہا حتیٰ کی قرأتوں کی تعداد سات ہوگئی۔

س۔ ''قرآن مجید کے حافظ قرآن کی مثال معزز فرشتوں کی سی ہے'' یہ قول آنحضرت ﷺ کے کس فرمان سے ماخوذ ہے؟

ج۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید کے حافظ کی مثال معزز فرشتوں کی سی ہے اور وہ (قیامت کے روز) ان کے ساتھ ہوگا۔ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسکو حفظ کرتا ہے، جبکہ حفظ کرنا اس کیلئے دشوار ہے، اس کیلئے دہرا اجر ہے۔

س۔ ماہ رمضان میں شیطانوں کو زنجیریں لگا دی جاتی ہے کا قول آنحضرت ﷺ کی کس حدیث سے لیا گیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ماہ رمضان کے آتے ہی آسمان (یعنی جنت) کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیریں پہنا دی جاتی ہیں۔

س۔ ''روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے'' یہ قول آنحضرت ﷺ کی کس حدیث میں آیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''روزے دار میری خاطر کھانا پینا اور شہوت نفس کے تقاضے پورے کرنا چھوڑتا ہے۔ اسلئے روزہ ایک ایسا عمل ہے جو خالصتاً میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دیتا ہوں۔ اور نیکی کا بدلہ دس گناہ دیا جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کو چاہیے کہ نہ فحش کلامی کرے اور نہ جاہلوں جیسا کوئی فضول کام کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا سے گالی دے تو اسے چاہیے کہ اس سے کہہ دے میں روزے سے ہوں۔

س۔ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت زیادہ کرنے کی فضیلت کے حوالے سے کس حدیث رسول میں آیا ہے؟

ج۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشر میں عبادت و ریاضت میں بہت زیادہ منہمک ہو جاتے تھے خود بھی راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

س۔ بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا آنحضرت ﷺ کی کس حدیث میں موجود ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر روزے دار بھول کر کھا پی لے تو اسے چاہیے کہ روزہ اپنا پورا کرے کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔

س۔ رمضان کے ماہ میں ازدواجی / جنسی تعلقات کے حوالہ سے حدیث رسول میں کیا احکام موجود ہیں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے ازدواجی تعلقات کا مرتکب ہو تو ایک غلام یا

لونڈی آزاد کرے یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر اتنے ذرائع رکھتا ہو۔ دوسری روایت میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی کسی حرمِ محترمہ سے ازدواجی تعلقات کے بعد بوقت سحر غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے۔

س۔ سفر میں روزہ رکھنے کے احکام کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ بوقت روانگی آپ روزے سے تھے۔ لیکن جب مقام کدید (مدینہ سے 42 میل پر) پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر لیا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ دوسری روایت میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول کریم سے دریافت کیا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں۔ تو آپ نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔ حضرت حمزہ بن عمرؓو اسلمیؓ بہت روزے رکھا کرتے تھے۔

س۔ سحری تاخیر سے کھانا مستحب ہے آنحضرت ﷺ کے کس فرمان میں وارد ہے؟

ج۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی اس کے بعد سب لوگ نماز کیلئے چلے گئے۔ سحری اور نماز کے درمیان تقریباً پچاس یا ساٹھ آیات کی تلاوت کا وقفہ تھا۔

س۔ روزہ جلد افطار کرنا مستحب ہے، فرمان نبوی ہے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہم رکاب تھے (جب سورج غروب ہو گیا) آپ نے ایک شخص سے کہا اترو اور میرے لئے ستو تیار کرو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی سورج موجود ہے (سورج غروب ہونے کے بعد کچھ عرصہ شفق بھی زرد اور سرخ روشنی دیتی ہے) آپؐ نے ارشاد فرمایا اترو اور میرے لئے ستو بناؤ۔ چنانچہ وہ صحابی اترے اور انہوں نے آپؐ کیلئے ستو تیار کئے۔ اور آپؐ نے انہیں پی لیا اور پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آ رہی ہے تو روزہ دار کو چاہیے کہ افطار

کر لے (یعنی مغرب کی طرف سے شفق ہوتی اور مشرق کی طرف سے سیاہی چھا جاتی ہے)۔

س۔ نفلی روزے کب رکھے جا سکتے ہیں۔ حدیث رسول سے ثابت کریں؟

ج۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور رات بھر نوافل پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ ایسا کرنے سے تمہارے آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور بدن کمزور ہو جائے گا۔ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا اس نے کوئی روزہ ہی نہ رکھا۔ تین دن کے روزے ہی صوم الدھر ہیں۔ میں نے عرض کیا اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر حضرت داؤدؑ کی مانند روزے رکھو جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور دشمن سے مقابلہ ہو تو گریز و فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

س۔ کیا بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھ سکتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جن دنوں خاوند گھر میں ہو تو بیوی کو چاہیے کہ اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔ ایک دوسری روایت ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی شخص صرف جمعہ کے دن روزے سے ہرگز نہ رکھے اور اگر رکھے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزے رکھے۔

س۔ کیا عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے روز روزہ رکھا جا سکتا ہے؟

ج۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دو دن ایسے ہیں کہ جن میں روزہ رکھنا منع ہے۔ ایک یوم الفطر اور ایک یوم الاضحیٰ۔

س۔ یوم عاشورہ کے روزے کا کیا حکم ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں زمانہ جاہلیت میں قریش یوم عاشورہ کے روز روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چاہے یوم عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

س۔ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا حکم ہے، حدیث رسول کی روشنی میں وضاحت کریں؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر انکشاف ہوا ہے کہ (رمضان) کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرو اور مجھے خواب میں لیلۃ القدر دکھائی گئی اور پھر وہ مجھے بھلا دی گئی۔ اب تم اسے اس آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

س۔ اعتکاف کب شروع کیا جاتا ہے حدیث رسول پیش کروں؟

ج۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے ہیں۔ آپکے لئے ایک خیمہ بنا دیا جاتا تھا اور آپؐ نماز فجر پڑھ کر اس میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت حفصہؓ اور ام المومنین حضرت زینبؓ نے بھی آپ کے لئے خیمہ لگا دیا۔ صبح کے وقت جب رسول کریم ﷺ کئی خیمے لگے ہوئے دیکھے تو فرمایا یہ کیا ہے؟ کیا تمہارا خیال ہے کہ نیکی ان خیموں سے وابستہ ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس ماہ اعتکاف نہ کیا اور بعد ازاں شوال میں دس دن تک اعتکاف فرمایا۔

س۔ نماز تراویح کے حوالہ سے حدیث رسول پیش کریں؟

ج۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول کریم ﷺ نے مسجد میں جا کر نماز تراویح پڑھی تو کچھ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب لوگوں کو اس کا علم ہوا تو لوگوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ چوتھی رات لوگ اتنے زیادہ جمع ہو گئے کہ مسجد میں ان کیلئے گنجائش کم ہو

گئی۔ (اس رات آپ نماز کیلئے باہر تشریف نہ لے گئے) صبح کی نماز کے بعد رسول کریم ﷺ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگو آج رات مسجد میں تمہاری موجودگی مجھ سے مخفی نہیں ہے (لیکن میں اس وجہ سے نماز کیلئے باہر نہیں آیا تھا کہ) مجھے ڈر ہوا کہ کہیں اس طرح (یہ نماز) تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اسکی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ۔

س۔ لیلۃ القدر کے حوالہ سے حدیث رسولؐ میں کیا مروی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے کئی افراد کو خواب میں دکھایا گیا کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری سات تاریخوں میں ہے۔ اس بنا پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہے وہ اسے رمضان کے آخری سات دنوں میں تلاش کرے۔

س۔ کیا مرے ہوئے شخص کی طرف سے نفلی روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان پیش کریں؟

ج۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے واجب الادا ہوں تو اس کا ولی اسکی طرف سے روزے رکھے۔

س۔ حج زندگی میں ایک دفعہ کرنا فرض ہے۔ حدیث رسول کے تناظر میں وضاحت کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے۔ اسلئے حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ یہ سن کر آپؐ خاموش ہو گئے تو اس شخص نے یہ سوال تین بار کیا۔ جس پر آپؐ نے پھر فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا واجب ہو جاتا اور پھر تم اس کو پورا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے جس قدر بات میں تم کو بتا دیتا ہوں اسی پر قناعت کیا کرو اور مزید تفصیلات کی کرید نہ کرو۔

س۔ عمرہ کرنے کے کیا احکام ہیں۔ حدیث رسول کی صورت میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے (اللہ کے) اس گھر کا قصد کیا (حج کے ارادے سے یہاں آیا) اور نہ تو بدگوئی یا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور نہ اس نے اور کوئی ایسی حرکت کی جس سے شریعت نے منع کیا ہو تو وہ جب حج سے فارغ ہو کر واپس جاتا ہے (تو گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوتا ہے) گویا آج ہی اس نے ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی ایک شخص ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ کرتا ہے تو دوسرا عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جو پہلے عمرے اور دوسرے عمرے کے درمیانی رات میں اس سے سرزد ہوئے تھے اور حج بروز (جسکی ادائیگی کے دوران کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہے اور جس حج کے کرنے میں ریا یا اصول شہرت کی خواہش اور کسی قسم کا فسق اور بیہودہ گوئی شامل نہ ہو) کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں۔

س۔ بحالت احرام جن پانچ چیزوں کو مارنے کی اجازت ہے، نبی کریم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ام المومنین صفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پانچ جاندار ایسے ہیں جنکو (بحالت احرام) ہلاک کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

1۔کوا 2۔چیل 3۔چوہا 4۔بچھو 5۔کتا۔ اس طرح کی ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے جس میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا پانچ جاندار ایسے ہیں کہ احرام باندھے ہوئے ان کو ہلاک کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔

1۔کوا 2۔چیل 3۔چوہا 4۔بچھو 5۔کٹکھنا کتا

س۔ بحالت سفر عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے۔ یہ تاکید کس حدیث رسول میں آئی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر وہ عورت جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسکے لئے جائز نہیں ہے کہ

ایک دن رات کا سفر اسطرح کرے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم مرد نہ ہو۔

س۔ عورت پاک نہ ہو تو اسے طواف نہیں کرنا ہوگا، یہ حکم کس حدیث رسول میں ہے؟

ج۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ ہم حج کیلئے روانہ ہوئے جب مقام سرف پر پہنچے تو میں حائضہ ہوگی اور میں رونے لگی اسی وقت رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے روتا دیکھ کر فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے۔ کیا تم حائضہ تو نہیں ہوئی۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یہ چیز تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھی ہے۔ سو اب تم طواف بیت اللہ کے تمام وہ ارکان بجالاؤ جو حاجی ادا کرتے ہیں۔

س۔ آب زمزم کھڑے ہو کر پینے کا حکم کس حدیث رسول میں وارد ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو آب زمزم پلایا اور آپؐ نے وہ پانی کھڑے کھڑے پیا۔

س۔ حج بدل کب اور کیسے کیا جا سکتا ہے۔ حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہے کہ ایک عورت نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے باپ پر حج ایسے وقت فرض ہوا جب وہ اسقدر بوڑھا تھا کہ سواری پر ٹک نہیں سکتا تھا۔ تو کیا اس کی طرف سے میں حج کر سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ واقع حجتہ الوداع کا ہے۔

س۔ مدینہ منورۃ بھی حرم ہے، حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مدینہ کی حدود میں درخت بھی نہ کاٹا جائے اور جس شخص نے یہاں کوئی بدعت پیدا کی تو اس پر فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں اگر میں مدینہ میں کسی ہرن کو چرتے دیکھتا ہوں تو اسے ڈراتا اور بدکاتا نہیں ہوں کیونکہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ سرزمین مدینہ کا وہ علاقہ جو کالے پتھر والے دونوں میدانوں کے درمیان ہے وہ حرم مدینہ ہے۔

س۔ مدینہ منورہ طاعون اور دجال سے محفوظ رہے گا۔ آنحضرت ﷺ کی یہ پیش گوئی

آپ کے کس فرمان میں ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مدینہ کے ناکوں اور دروازوں پر فرشتے متعین ہیں لہذا اس میں طاعون داخل ہو سکتی ہے نہ دجال۔ اسی طرح ایک روایت میں حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے اور یہ میل کچیل کو اس طرح باہر نکال پھینکتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور پھینک دیتی ہے۔

س۔ کن تین مساجد کی زیارت کا حدیث رسول میں اجازت دی گئی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ زیارت کے ارادہ سے سوائے تین مساجد کے سفر نہ کیا جائے۔

1۔ مسجد الحرام 2۔ مسجد نبوی 3۔ مسجد الاقصیٰ

س۔ مسجد نبوی اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے۔ حدیث نبوی کی صورت میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز مسجد الحرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کی ہزار رکعتوں سے بہتر ہے۔

س۔ زکوٰۃ کے لئے آنحضرت ﷺ نے کم سے کم کیا شرح مقرر فرمائی ہے؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ) چاندی سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق (37 من 20 سیر) سے کم غلہ پر زکوٰۃ۔

س۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں کیلئے آنحضرت ﷺ نے کیا وعید سنائی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس شخص کے پاس اونٹ گائیں بکریاں ہوں اور وہ انکا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن یہ جانور زیادہ سے زیادہ عظیم الجثہ اور زیادہ سے زیادہ فربہ حالت میں پائے جائیں گے اور اس شخص کو اپنے کھروں سے روندے گے، اپنے سینگوں سے

ٹکریں مارے گے جب ان میں سے آخری جانور گزر جائے گا تو پہلا پھر آ جائے گا۔ اور یہ عذاب اس شخص پر اسطرح جاری رہے گا تا نکہ تمام لوگوں کے تمام معاملات کا فیصلہ نہ ہو جائے۔

س۔ جہاد فی سبیل اللہ کے اغراض و مقاصد کا تعین نبی کریم ﷺ نے کس طرح کیا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں تا آنکہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب لوگ ان افعال و اعمال پر کار بند ہو جائیں گے تو ان کا جان و مال میرے ہاتھوں کی رسائی سے محفوظ ہو جائے گا سوائے اس حق کے از روائے اسلام ان پر واجب الادا ہوگا اور ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا۔

س۔ جنگ میں شامل ہونے کی کم سے کم عمر کا تعین نبی کریم ﷺ کی کس حدیث سے ہوتا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں جنگ احد کے دن نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش ہوا۔ اسوقت میری عمر چودہ سال تھی۔ آپ نے مجھے مجاہدین میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی۔ پھر میں دوبارہ جنگ خندق کے موقع پر آپؐ کے سامنے پیش ہوا۔ اسوقت میں پندرہ سال کا ہو چکا تھا۔ تو آپ نے مجھے مجاہدین میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔

س۔ معذور پر جہاد فرض نہیں نبی کریم ﷺ کے کس فرمان میں واضح کیا گیا ہے؟

ج۔ حضرت براکتومؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مکتومؓ نے رسول کریمؐ سے شکائیت کی کہ میں نا بینا ہوں اس لئے جہاد میں شریک نہیں ہوسکتا (میرا درجہ تو مسلمانوں سے کم رہے گا)۔ اس پر سورۃ النساء کی آیت نمبر 95 نازل ہوئی۔ مسلمانوں میں وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں دونوں کی حیثیت یکساں نہیں۔

س۔ کیا جنگی چالیں چلنے کو آنحضرت ﷺ نے جائز قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جنگ

دھوکہ دہی اور چال بازی ہے۔

س۔ جنگ سے ہٹ کر غنیم کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے کیا سلوک کرنے کا حکم دیا؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہے رسول کریم ﷺ نے انہیں اور معاذؓ کو جب یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا کہ نرمی کرنا، سختی نہ کرنا اور ان سے ایسی باتیں کرنا جو ان کے لئے خوشی اور طمانیت کا باعث ہو۔ نفرت پیدا کرنے والی باتوں بچنا اور خوش دلی سے آپس کا اتفاق قائم رکھنا۔

س۔ کیا جنگ دجال کی آرزو کرنا آنحضور ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں جائز ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے جنگ دجال کرنے کی آرزو کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی بعض جنگوں میں سے ایک موقع پر اس وقت تک انتظار کیا کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے لوگوں کبھی جنگ کی تمنا نہ کرو اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگتے رہو لیکن جب دشمن سے مقابلہ پیش آجائے تو صبر و استقامت سے لڑو۔ اور یاد رکھو جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اور پھر آپ نے دعا مانگتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ ہم کو ان دشمنوں پر اپنی مدد سے کامیابی عطا فرما (آمین)۔

س۔ کیا مسلمان کیلئے مسلمان کے خلاف جنگ وجدال کرنا جائز ہے۔ تعلیمات پیغمبر خدا کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے خلاف (یعنی مسلمانوں کے خلاف) ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں یعنی وہ مسلمان نہیں۔

س۔ عورتوں اور بچوں سے کیسے سلوک کا حکم ہے جب وہ جنگی غلبہ کے بعد ہاتھ آجائیں۔ فرمودات رسول ﷺ کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک غزوے میں ایک عورت قتل ہوئی دیکھی تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کو ناپسندیدہ

کرتے ہوئے سخت الفاظ کے ساتھ منع فرمایا۔

س۔ کیا رات کے وقت اچانک حملے کی صورت میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے بچانا ضروری ہے؟

ج۔ حضرت صعب بن جثامہؓ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول کریمﷺ سے دریافت فرمایا گیا کہ اگر دارالحرب کے مشرکوں پر شبخوں مارا جائے۔ اگر لوگوں میں عورتوں اور بچے اس دوران قتل ہو جائیں تو کیا اس کا مواخذہ ہو گا؟ آنحضورﷺ نے فرمایا ایسی صورت میں مواخذہ نہیں بلکہ عورتوں اور بچوں کا بھی وہی حکم ہے جو دوسروں کا (یعنی سب کا قتال جائز ہے کیونکہ علیحدہ کرنا مشکل امر ہے۔

س۔ کیا جنگ کے دوران دشمنوں کے فصلات، درخت اور وسائل رزق وغیرہ کاٹنا، جلانا، یا ضائع کرنا جائز ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے بنونضیر کے کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلائے تو سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۵ نازل ہوئی ''تم لوگوں نے کھجوروں کے جو درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ ہی کے حکم سے تھا''۔

س۔ عہد شکنی کرنے والوں کے ساتھ قتال کس حد تک جائز ہے حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہے کہ بنوقریضہ کے یہود مدینہ کے قبیلہ اوس کے حلیف تھے۔ جن کے سردار حضرت سعد بن معاذؓ تھے۔ بنوقریضہ کو رسول اکرمﷺ نے احسان واکرام فرما کر ان کی زمینوں اور قلعوں پر آباد رہنے دیا لیکن انہوں نے غزوہ خندق کے موقع پر عہد شکنی کی اور کفار نے قریش کا ساتھ دیا جس پر جنگ ختم ہوتے ہی رسول اکرمﷺ نے بنوقریضہ کا محاصرہ کرلیا جو پچیس دن تک جاری رہا۔ جب وہ زچ ہو گئے تو اس شرط پر قلعے کا دروازہ کھولنے پر آمادگی کا اظہار کیا کہ ان کے قبضہ کا فیصلہ حضرت سعد بن معاذ سے کروایا جائے کیونکہ ان کا تعلق ان کے حلیف قبیلہ اوس سے تھا۔ آپؐ نے

حضرت سعدؓ کو بلوایا۔ حضرت سعدؓ نے فیصلہ دیا کہ ان کے تمام لڑاکا جوانوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا جائے۔ جس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یقیناً تم نے ان کے بارے میں ایسا فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔

س۔ کیا قیدی کو فدیہ کے بغیر چھوڑ دینا جائز ہے۔ فرمودات رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہے کہ ایک قیدی ثمامہ بن آثال کو (جو قبیلہ بنی حنیفہ کے سردار تھے) مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ رسول کریم ﷺ نے ان سے دریافت کیا اے ثمامہ! تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ کہنے لگا اے محمد ﷺ سب ٹھیک ہے۔ اگر آپؐ مجھے قتل کریں گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے ذمہ مسلمانوں کا خون ہے۔ اور اگر آپؐ احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر کریں گے جو شکر گزار ہونا جانتا ہے۔ اور آپ اگر میرے بدلے میں مال چاہتے ہے تو جتنا جی چاہے مانگ لیجئے۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی اس نے آپؐ کے دریافت کرنے پر اس نے یہی جواب دیا جس پر آپؐ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو آزاد کر دو۔ ثمامہ نے آزاد ہونے کے بعد غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد کہا کہ اے محمد ﷺ خدا کی قسم پہلے روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ ناپسندیدہ چہرے کوئی نہ تھا۔ لیکن اب آپ کا چہرہ مبارک میرے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب چہرہ ہے۔ آپ کا دین سب سے زیادہ محبوب دین ہے اور آپ کا شہر مدینہ میرے لئے سب سے پسندیدہ شہر ہے۔

س۔ جنگی یورش سے حاصل ہونے والے مال غنیمت کا کیا حکم ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مال غنیمت حلال کر دیا۔

س۔ مال غنیمت کی تقسیم کا کیا حکم ہے۔ فرمودات رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہے کہ رسول کریم ﷺ جو سرایا (حملہ آور

دستے) روانہ کیا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض کو بطور خاص ان کی ذات کیلئے عام لشکر کے حصہ سے کچھ زائد حصہ عطا کرتے تھے۔

ج۔ جنگ حنین کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس اس قتل کی شہادت بھی موجود ہو تو مقتول کا مال و سامان اسی کو ملے گا۔ یہ روایت حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے اور اسے بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

س۔ کیا مال غنیمت میں سے چوری کرنے پر کسی قسم کی وعید دی گئی ہے؟ آنحضرت ﷺ کے فرمان کی روشنی میں وضاحت کریں۔

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دن خطبہ کے دوران مال غنیمت میں چوری کو بہت بڑا گنا قرار دیا ہے۔ اور اس کی بہت سخت سزا بیان کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت والے دن ایسا شخص مجھ سے کہے گا یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمائیں تو میں جواب دوں گا کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تم کو تمام احکام پہنچا دیئے تھے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فتح خیبر کے بعد آپ نے اپنے غلام مدعم کے بارے میں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مدعم نے جنگ خیبر کے دن مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے جو چادر از خود لی تھی۔ وہ اس کے لئے آگ کا شعلہ بنے گی۔ خیبر سے واپسی پر وادی القریٰ میں مدعم کو ایک تیر آ کر لگا۔ جس کے چلانے والے کا پتہ نہ چل سکا اور وہ ہلاک ہو گیا۔

س۔ شہید کسے کہتے ہے۔ فرمان نبوی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پانچ قسم کے لوگ شہید ہوں گے۔

1۔ جو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے اپنی جان نچھاور کر دے۔
2۔ جو کسی چیز کے نیچے اچانک دبکر مر جائے۔
3۔ جو پانی میں ڈوب کر مر جائے۔

4۔ جو طاعون سے ہلاک ہو جائے۔

5۔ جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے۔

س۔ حضرت امام نووی نے فرمان نبوی کی توضیح کرتے ہوئے کن لوگوں کو شہید کہا؟

ج۔ حضرت امام نووی فرماتے ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دیگر فرمودات میں بھی کچھ لوگوں کو شہید کہا گیا ہے۔ان میں سے مندرجہ ذیل لوگ شامل ہیں۔

1۔ نمونیہ سے مرنے والا۔

2۔ جل کر مرنے والے۔

3۔ جو عورت زچگی میں مر جائے۔

4۔ جو اپنا مال بچاتے ہوئے یا اپنے گھر اور اہل وعیال کا دفاع کرتا ہوا مارا جائے۔آپ نے مزید فرمایا:۔

جو شخص اللہ کی راہ میں شہید ہوا سے غسل نہیں دیا جاتا جبکہ باقی تمام شہداء کو غسل دیا جائے گا۔جبکہ انہیں ثواب آخرت کے روز شہیدوں کا ساتھ ملے گا۔

س۔ قاتل اور مقتول اکٹھے کیسے جنت میں جا سکتے ہیں۔فرمان نبوی کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قاتل اور مقتول اسطرح اکٹھے جنت میں جائیں گے کہ ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا اور بعد میں پھر اللہ اسکے قاتل کو بھی توبہ کی توفیق فرما دے گا۔

س۔ کیا جہاد کے بدل میں کوئی دوسرا عمل اتنا ہی اجر وثواب کا مستحق ہے،حدیث نبوی سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔مجھے ایسا عمل بتایئے جو جہاد کا بدل ہو سکے۔آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ایسا کوئی عمل نہیں ملتا جو جہاد کی برابری کر سکے۔

س۔ اعمال کے اجر وثواب میں لوگوں کی نیتوں کا کیا اثر ہوتا ہے۔حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اعمال کا اعتبار اور

ان کے اجر وثواب کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے حصول کی وہ نیت کرتا ہے۔ لہذا جو محض اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کرے گا اس کی ہجرت درحقیقت اللہ اور اسکے رسول کیلئے ہوگی۔ اور جو شخص دنیا حاصل کرنے کیلئے ہجرت یا کسی عورت سے شادی کرنے کیلئے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت اسی مقصد کیلئے ہوگی۔

س۔ کیا جہاد کیلئے بیعت کرنا ضروری ہے؟

ج۔ حضرت مجاشع بن مسعود فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد حضرت ابو سعدؓ کو لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ وہ ہجرت پر آپ کی بیعت کرلیں۔ تو آپ نے فرمایا ہجرت تو مہاجرین کے ساتھ ختم ہو چکی۔ اب میں ان سے اسلام اور جہاد کیلئے بیعت لیتا ہوں۔ ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ جب رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر اللہ تعالیٰ کے احکام سننے اور اطاعت کرنے کے عہد کے ساتھ بیعت کیا کرتے تھے۔ تو آپ انہیں تلقین فرمایا کرتے تھے کہ کہو حسب استطاعت۔

س۔ عورتوں سے کس طرح بیعت کی جانے کی ہدایت ہے؟

ج۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سورۃ ممتحنہ کی آیت نمبر 10 جس میں ارشاد ہوا اے لوگوں جو ایمان لائے ہو جب مومن عورتیں ہجرت کرکے تمہارے پاس آئیں تو (ان کے مومن ہونے کی) جانچ پڑتال کرلو۔ کے مطابق ان کی جانچ پڑتال کرلیا کرتے تھے۔ اور جو عورت اس سورۃ کی آیت نمبر بارہ کے مطابق اقرار کرلیتی (کہ وہ اللہ کا کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گی یا چوری یا بدکاری نہیں کرے گی، جھوٹ نہیں بولے گی، نیک کام میں رسول کی نافرمانی نہیں کریگی تو آپ فرمادیتے کہ جو میں نے تم سے بیعت لے لی۔ پھر فرمایا کہ قسم خدا کی رسول کریم ﷺ کا دست مبارک ہرگز کسی عورت کے ہاتھ سے مس نہیں ہوا۔

س۔ قربانی کا جانور کیا نماز عیدالاضحیٰ سے پہلے ذبح کیا جاسکتا ہے؟

ج۔ حضرت جندبؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن پہلے

نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اسکے بعد قربانی کا جانور ذبح کیا اور آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے جانور ذبح کر چکا ہے اسے چاہیے کہ اس کے بدلے میں ایک اور جانور ذبح کرے۔ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر) ذبح کرے۔

س۔ کیا قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے کی اجازت ہے۔ فرمان نبوی سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہے کہ ہم اپنی قربانیوں کا گوشت منیٰ میں تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ بعدازاں رسول کریم ﷺ نے اجازت دے دی ''کھاؤ اور ذخیرہ بھی کرو''۔ ایک دوسری روایت میں حضرت سلمہ بن الاکوعؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قربانی کے گوشت کے بارے میں فرمایا کھاؤ اور مستحق لوگوں کو کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو (گزشتہ لوگ) تکلیف میں تھے اس لئے میں نے چاہا تھا کہ تم ان کی مدد کرو (اور گوشت تقسیم کرو تا کہ ان کی تنگی دور ہو۔ اسلئے ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا۔

تبلیغ ودعوت

س۔ دین کا سمجھنا اور پھیلانا کیا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم دے کر مجھے بھیجا ہے اس کی مثال گھنی بارش کی سی ہے جو زمین پر برسے تو کوئی زمین تو اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے جو پانی کو جذب کر لیتی ہے اور اس میں وافر چارہ اور سرسبزہ اگتا ہے اور کوئی زمین سخت ہوتی ہے جو پانی کو روک لیتی ہے اور اللہ اس پانی سے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے کہ وہ اسے پیتے ہیں اور کھیتی باڑی کا کام لیتے ہیں۔ اور یہی بارش

ایسی زمین پر بھی برستی ہے جو سپاٹ اور چکنی ہوتی ہے نہ تو پانی کو روک کر رکھتی ہے اور نہ ہی اس میں چارہ اُگتا ہے۔ یہ (پہلی دو) مثالیں تو اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اس کو اس علم نے جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے نفع پہنچایا۔ اس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو علم سکھایا اور یہ اللہ کی اس ہدایت کو جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے قبول نہیں کیا ہے۔

س۔ تبلیغ و دعوت کا کام کس طرح کیا جانا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کی روایات کے حوالے سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپؐ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا اے معاذؓ تم ایسے لوگوں کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ لہذا تم سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا۔ اگر وہ اللہ کو پہچان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ قبول کر لیں تو مطلع کرنا کہ اللہ نے ان کے مال کی زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے وصول کی جائے گی اور انہی کے غرباء میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس حکم کو بھی تسلیم کر لیں اور زکوۃ دینے پر آمادہ ہو جائیں تو ان کی زکوۃ وصول کر لینا۔ خبردار لوگوں کے بہترین مال کو ہاتھ نہ لگانا۔

س۔ کیا دن رات لوگوں کو اللہ کے دین کی دعوت کا کام جاری رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ کیا کرتا تھا۔ ایک شخص نے ایک دن ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن کیا اچھا ہوتا اگر آپ ہمیں روزانہ وعظ و نصیحت کیا کرتے۔ آپ نے کہا اس سے مجھے صرف یہ خیال روکتا ہے کہ کہیں تم وعظ سے بیزار نہ ہو جاؤ۔ میں تمہارے لئے وعظ کا اسی طرح دن مقرر کر لیتا ہوں جس طرح رسول کریم ﷺ ہمارے لئے دن مقرر فرمایا کرتے تھے۔ اس خیال سے کہ کہیں ہم پر گراں نہ گزرے۔

س۔ اپنے قریبی عزیزوں سے دعوت کا کام پہلے شروع ہونا چاہیے۔ احادیث

رسول میں اس کی مثال پیش کرو؟

ج۔ جب اللہ تعالٰی نے سورۃ الشعراء کی آیت نمبر ۲۱۴ نازل کی تو حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق رسول کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا اے گروہ قریش اپنی جانوں کو جہنم سے بچالو۔ میں تم کو عذاب الٰہی سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ پھر آپ نے نام لے کر بنی عبد مناف، حضرت عباس بن عبد المطلب اور اپنی پھوپھی صفیہ سے کہا میں آپ کو بھی اللہ کی گرفت سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اپنی بیٹی سے کہا اور اے فاطمہ میری بیٹی تم مجھ سے میرے مال میں سے جو چاہو لے لو مگر میں اللہ کی گرفت سے تمہیں ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔

س۔ کیا خود بے عمل آدمی تبلیغ دین کا کام کرنے کا روادار ہو سکتا ہے۔ حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو بلایا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے گا اور اس کی آنتیں نکل کر آگ میں جا پڑیں گی تو وہ ان کو لے کر اس طرح چکر کاٹے گا جیسے گدھا خراسچلاتے وقت اس کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ لہٰذا اہل جہنم اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تم نیک کام کرنے اور برے کام نہ کرنے کی نصیحت نہ کیا کرتے تھے؟ وہ کہے گا ہاں نیک کام کرنے کی نصیحت کرتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور تم کو برے کاموں سے منع کیا کرتا تھا اور خود برے کام کیا کرتا تھا۔

س۔ دعا کیا ہے اور اسے اللہ تعالٰی سے کس طرح مانگنے کا حکم ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب دعا مانگے تو بڑے عزم اور اعتماد کے ساتھ اللہ تعالٰی سے سوال کریں۔ یہ ہرگز نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے دے دیں۔ اسلئے کہ اللہ تعالٰی وہ ذات ہے جسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو دعا میں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ تو

چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ پرزور طریقہ سے اور پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ سوال کریں۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کرسکتا۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے ھاں اس کے محبوب اعمال کون سے ہیں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میرے دوبارہ پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا اس کے بعد سب سے زیادہ محبوب عمل والدین سے حسن سلوک اور اس کے بعد جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ کی ہمارے لئے ایک دوسرے کیلئے پسند و ناپسند کرنے کے حوالہ سے کیا تعلیم ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے انسانوں میں سے سب سے باعزت کسے قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا انسانوں میں سب سے زیادہ قابل عزت وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مومن کے دھوکا کھانے کے حوالے سے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ ڈنک نہیں کھا سکتا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو کس قسم کی صحبت اختیار کرنے کی ہدایت کی؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا نیک شخص اور برے شخص کی صحبت کی مثال مشک بیچنے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے۔ مشک بیچنے والا تجھے تحفتہ مشک دے گا۔ یا تو اسے خریدے گا نہیں تو کم از کم وھاں سے آپ کو خوشبو ملے گی۔ لیکن بھٹی دھونکنے والے کے پاس یا تو تیرے

کپڑے جلیں گے یا تجھے وہاں پر بیٹھے ہوئے بُو اور تپش ملے گی۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے قیامت کے روز کن لوگوں کا ساتھ ملنے کی پیش گوئی کی ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی؟ کہنے لگا میں نے اس کی تیاری کے سلسلہ میں نہ تو زیادہ نمازیں پڑھی ہیں نہ بہت زیادہ صدقہ دیا ہے۔ البتہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا قیامت کے روز تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے والدین کے ساتھ کس قسم کے سلوک کی تعلیم دی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''تیری ماں''۔ اس نے پوچھا 'اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ''تیری ماں''۔ اس نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ''تیری ماں''۔ اس نے پھر دریافت کیا اس کے بعد کون زیادہ حقدار ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے بعد تیرا باپ۔

س۔ والدین میں سے اگر کوئی مشرک ہو تو آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ کس قسم کے سلوک کی تعلیم دی ہے؟

ج۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں میری والدہ آئیں۔ جبکہ وہ ابھی مشرف بآسلام نہ ہوئی تھیں۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ میرے پاس آئی ہیں۔ اور انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا ہے۔ کیا میں ان کی مالی مدد اور اسکے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ضرور۔ وہ تمہاری ماں ہیں انکے ساتھ حسن سلوک کرو۔

س۔ کیا ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا یا د رکھنا سب سے بڑے گناہوں میں سے ہیں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کسی کے بھی باپ کو گالی دینے سے منع کیا ہے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا بہت بڑے گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ دریافت کیا گیا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ آپ نے فرمایا وہ اسطرح کہ کوئی شخص دوسرے شخص کے والد کو گالی دے اور وہ جواباً اس کے والد کو گالی دے دے۔

س۔ نیکی کے اجر کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا پیمانہ دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک شخص راستے میں چلا جا رہا تھا کہ اسے راہ میں ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی نظر آئی اور اس نے اسے اٹھا کر گزرگاہ سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس نیکی کا یہ اجر دیا کہ اسے بخش دیا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مومن لوگوں میں محبت و شفقت کو کس مثال سے واضح کیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن باہم ایک دوسرے کیلئے ایسے ہیں جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیئے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کی پختگی کا باعث ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں حضرت نعمان بن بشیرؓ سے ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا مومن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی محبت اور شفقت کرنے کی بناء پر جسم واحد کی طرح ہیں کہ اگر جسم کے ایک عضو میں درد ہو تو سارا جسم اس کی تکلیف میں شریک ہو کر بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے اطمینان قلب کیلئے کون سا بہترین نسخہ تجویز کیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے

کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے مال اور تخلیق میں تم پر برتر عطا کی گئی ہو تو اسے چاہیے کہ ایسے لوگوں پر بھی نظر ڈالے جو اس سے کم تر ہوں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والے کیلئے کیا وعید سنائی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ اسے حضرت جبیر بن مطعمؓ نے روایت کیا ہے۔ ایک دوسری روایت حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو، اس کی عمر دراز ہو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتہ ناطے میں تمام رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ہمسایہ اور مہمان کی خاطر داری کے حوالہ سے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر لازم ہے کہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور اسے چاہیے کہ مہمان کا احترام کرے اور اسے چاہیے کہ اگر بولے تو بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کس شخص کے اسلام کو سب سے بہتر قرار دیا؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کا اسلام سب سے بہتر ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے کتنے حقوق کو شمار کیا ہیں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

1۔ اسلام کا جواب دینا۔

2۔ بحالت مرض عیادت کرنا۔

3۔ جنازے کے ساتھ جانا۔

4۔ دعوت قبول کرنا۔

5۔ چھینک کا جواب دینا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے راستہ میں بیٹھنے یا رکاوٹ پیدا کرنے کے حوالہ سے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہی مقامات پر بیٹھ کر تو ہم ایک دوسرے سے بات کر لیتے ہیں۔ جس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم ان مقامات پر بیٹھے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا اس کو حق دو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا راستے کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ ہونے دینا، سلام کا جواب دینا، نیک کام کرنے کی ترغیب دینا، برے کاموں سے روکنا۔

س۔ راستے میں پڑی ضرر رساں چیز کے ہٹانے پر آنحضرت ﷺ نے کس اجر کی خوش خبری دی؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص راستے میں چلا جا رہا تھا کہ سرِ راہ پڑی کانٹے کی ایک ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کو قبول فرمالیا اور اسے بخش دیا۔

س۔ کیا نیک امر کیلئے سفارش کرنا جائز ہے۔ تعلیمات رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی سفارش کرتا تو آپؐ ہم سے فرماتے سفارش کرو۔ تم کو اجر ملے گا اور اپنے نبی ﷺ کی زبان سے تو اللہ تعالیٰ وہی فیصلہ کروائے گا جو وہ چاہے گا۔

س۔ زبان کے فساد سے بچنے کیلئے آنحضرت ﷺ نے کیا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا انسان بس

اوقات کوئی کلمہ زبان سے نکال بیٹھتا ہے جس کے بارے میں وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا مفہوم اور نتیجہ کیا ہوگا اور اسی ایک کلمے کی وجہ سے چل کر وہ آگ میں اتنی دور اتر جاتا ہے جتنا فاصلہ ایک مشرق سے دوسرے مشرق تک۔

س۔ بدکلامی، فحش گوئی کرنے والے سے آنحضرت ﷺ نے کس قسم کا رویہ اپنانے کی تعلیم دی؟

ج۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک بدکلام اور برا شخص آیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ۔ آپ نے اس سے بڑی نرم گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا بدترین انسان وہ ہے جس کی بدکلامی سے بچنے کیلئے لوگ اس سے ترک تعلقات کر لیں۔

س۔ وہ کون سی چیزیں ہیں جن کو آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے۔

1۔ ماؤں کی نافرمانی کرنا۔

2۔ بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا۔

3۔ دوسروں کو تو ان کا حق نہ دینا لیکن ان سے ایسے مطالبات کرنا جن کا تم کو حق نہ ہو۔

اور اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل اشیاء مکروہ قرار دی ہیں۔

1۔ بحث کرنا۔

2۔ بلاضرورت ضرورت سے زیادہ سوالات کرنا۔

3۔ مال کا ضائع کرنا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے آداب مجلس کون سے ارشاد فرمائے ہیں؟

ج۔ حضرت ابو واقد لیثیؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ تین شخص آئے۔ ان میں سے ایک حلقہ

میں ایک خالی جگہ پر بیٹھ گیا۔ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جبکہ تیسرا حلقہ کے اندر مناسب جگہ نہ پا کر واپس چلا گیا۔ رسول کریم ﷺ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا جو شخص (تکبر سے) منہ موڑ کر چلا گیا اللہ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا۔ ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے جس میں آپ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ نہ بیٹھے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مہمانداری اور اسکی مدت کے حوالے سے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابو شریح کعبیؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس پر لازم ہے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، خاطر مدارات ایک دن تک ہے۔ اور مہمانداری تین دن تک ہے اور اس سے زیادہ صدقہ ہے۔ مہمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہرے جو اس کیلئے باعث زحمت بن جائے۔ ایک دوسری روایت حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی قبیلہ میں جا کر قیام کرو اور وہ تمہارے لئے ایسا انتظام و اہتمام کر دیں۔ جو مہمان کیلئے ہونا چاہیے تو اسے قبول کر لو لیکن اگر وہ از خود ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کر لو یعنی مہمان نوازی کی ترغیب دو۔

س۔ مہمان نوازی اور کھلانے پلانے کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے کس اجر و ثواب کی پیش گوئی کی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا۔ تو آپ نے اپنی ازدواج مطہرات کو کھانے کا کہلایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ پھر آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کیا کوئی شخص اس کو مہمان بناتا ہے؟ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا میں ان کی مہمانداری کروں گا۔ چنانچہ یہ صاحب اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ مہمان کی خاطر مدارات کرو۔ وہ کہنے لگی ہمارے پاس تو صرف بچوں کا کھانا ہے۔ انہوں نے بیوی سے کہا تم کھانا

تیار کرو۔ گھر میں چراغ جلا دو اور بچے اگر رات کا کھانا مانگیں تو انہیں (کسی طرح) سلا دینا۔ چنانچہ ان کی بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلا دیا۔ اور بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر اس کی بیوی اٹھیں گویا چراغ کو درست کر رہی ہیں اور چراغ کو بجھا دیا۔ اور (اندھیرے میں منہ چلا کر) دونوں نے مہمان پر یہ ظاہر کیا کہ وہ خود بھی کھا رہے ہیں لیکن دونوں نے یہ رات بغیر کچھ کھائے پیئے گزاری۔ صبح کے وقت جب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا آج جو کچھ تم نے کیا ہے اس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوشی سے دیکھتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے اسے پسند فرمایا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

''اور وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لئے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں''۔ (سورۃ حشر آیت نمبر ۹)

س۔ آنحضرت ﷺ نے کھانے پینے کے کیا آداب ہدایات فرمائے ہیں؟

ج۔ حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے مروی ہے کہ جب میں بچہ تھا تو کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھوما کرتا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے بسم اللہ پڑھو، داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

س۔ پانی پینے کے آداب آنحضرت ﷺ نے کیا تعلیم فرمائے ہیں؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے ثمامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ برتن سے پانی پیتے وقت تین بار سانس لیا کرتے تھے اور آپ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ بھی (پانی پیتے وقت) تین بار سانس لیا کرتے تھے۔ ایک اور روایت حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص پانی پیئے تو برتن کے اند سانس نہ چھوڑے۔ اسی طرح ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مشک کو الٹا کر کے اس کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

س۔ مجلس میں کھانا دینے کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے کس طرف سے شروع کرنے کی ہدایت کی ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (کھانا یا مشروب) پہلے دائیں جانب والے کو دیں۔ یاد رکھو دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔ ایک اور روایت حضرت سہل بن سعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں کسی نے دودھ کا پیالہ بھیجا تو آپ نے اس میں کسی قدر خود پیا۔ اس وقت آپ کے داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا جو حاضرین میں سب سے چھوٹا تھا اور بڑی عمر کے لوگ آپ کے بائیں جانب بیٹھے تھے۔ لہذا آپ نے اس لڑکے کو مخاطب کر کے فرمایا اے لڑکے کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں یہ دودھ بزرگوں کو دے دوں۔ وہ لڑکا کہنے لگا یا رسول اللہ! میں آپ کے بچے ہوئے تبرک کے سلسلے میں کسی دوسرے کیلئے ایثار نہیں کرسکتا۔ چنانچہ آپ نے وہ دودھ اسے دے دیا۔

س۔ جب کبھی مہمان کے ساتھ کوئی دوسرا ساتھی مزید آجائے تو اس سلسلے میں آنحضرت ﷺ کی کیا تعلیم ہے؟

ج۔ حضرت ابومسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے علاوہ چار افراد کی دعوت کا اہتمام ایک انصاری حضرت ابوشعیبؓ نے کیا۔ جب آپ تشریف لائے تو ان کے ساتھ ان چار افراد کے علاوہ ایک اور شخص بھی آگیا۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ آگیا ہے تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر تم چاہو تو یہ واپس چلا جائیگا۔ انہوں نے عرض کیا نہیں واپس جانے کی ضرورت نہیں ہیں۔ انہیں اجازت دے دی ہے۔

س۔ اکٹھے کھانا کھانے کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا ہدایت فرمائی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے دو دو عدد کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا البتہ ایسا کرنے کی صرف اس صورت میں اجازت دی جب کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل کرے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کھانا بیچا ضائع کرنے کی ممانعت کی ہے۔ حدیث رسول پیش کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب

کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ اس وقت تک نہ پونچھے جب تک اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے۔

س۔ کیا کھانوں کے برتن ڈھانک کر رکھنا آنحضرت ﷺ کا حکم ہے؟

ج۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری حضرت ابوحمیدؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لائے۔ تو آپ نے اسے فرمایا کہ اسے ڈھانک کر کیوں نہ لائے خواہ اس پر لکڑی کا ایک ٹکڑا رکھ دیتے۔

س۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ حقیقت میں اپنے پیٹ کے اندر ہر گھونٹ کے ساتھ جہنم کی آگ اتارتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

س۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی وہ کون سی حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن کھانا کم کھاتا ہے جبکہ کافر زیادہ کھاتا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص بہت زیادہ کھایا کرتا تھا پھر وہ مسلمان ہو گیا اور بہت کم کھانے لگا۔ چنانچہ اس بات کا ذکر جب رسول کریم ﷺ کے سامنے کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا اور کافر سات آنتوں میں۔

س۔ ''کھانے میں کبھی بھی آنحضرت ﷺ نے نقص نہیں نکالا''۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالا اگر آپ کو رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ نہ کھاتے۔

س۔ دوستی کیسے لوگوں سے رکھنے کی آنحضرت ﷺ نے ترغیب دی ہے؟

ج۔ حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ میرا

دوست اللہ تعالیٰ اور مومنوں میں سے وہ لوگ ہیں جو نیک ہیں۔ ابوفلان کی اولاد میرے دوست نہیں ہیں۔ ان سے صرف میری رشتہ داری ہیں اسلئے ان کے ساتھ حسب ضرورت حسن سلوک کرتا ہوں۔

س۔ عہد کی پابندی مسلمانوں کا شعار ہے۔ تعامل صحابہ کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت علیؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا کوئی اور کتاب نہیں جو پڑھی جاتی ہو۔ پھر یہ صحیفہ ہے جس میں لکھا ہے کہ مسلمانوں میں پاس عہد اور امن دینے کی ذمہ داری سب کی مشترکہ ہے۔ اگر کوئی ادنیٰ مسلمان بھی کسی (غیر مسلم) کو امان دے گا تو اس کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے سفر سے لوٹ کر گھر میں مناسب وقت پر داخل ہونے کی تعلیم دی ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ سفر سے لوٹ کر اپنے اہل خانہ کے پاس رات کے وقت (اچانک) نہیں جایا کرتے تھے۔ بلکہ صبح یا شام کے وقت گھر میں داخل ہوا کرتے تھے۔ ایک اور روایت حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ سے لوٹ کر آئے تھے۔ جب ہم نے گھر میں داخل ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ ٹھہرو، شام کے وقت جانا تا نکہ عورتیں کنگھی چوٹی کرلیں۔

س۔ گھر میں سونے سے پہلے آگ بجھانے کا حکم آنحضرت ﷺ کی حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سوتے وقت اپنے گھر میں آگ جلتی نہ چھوڑو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ہر کام دائیں ہاتھ یا دائیں جانب سے کرنے کی تعلیم دی ہے۔ حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ دنیا کا ہر کام دائیں ہاتھ اور دائیں طرف سے کرنا پسند کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ

فرماتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص جوتا پہنے تو اسے چاہیے کہ پہلے دائیں جانب کے پاؤں میں پہنئے اور جب اُتارے تو بائیں پاؤں کا اتارے اور کوئی شخص محض ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے یا تو دونوں جوتیاں اتار دیں یا پھر دونوں پاؤں میں پہنے۔

س۔ ''مغرب کے بعد بچوں کو باہر نہ جانے دیں''۔ آنحضرت ﷺ نے یہ ممانعت کس حدیث میں بیان کی ہے؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب شام کا وقت ہو جائے تو بچوں کو گھر میں روک لو اور رات کے وقت اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو۔

س۔ چت لیٹنے یا ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھ کر لیٹنے کا عمل رسول سے ثابت ہے۔ حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہؓ بن زید سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسجد میں اسطرح چت لیٹے دیکھا کہ آپ کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا تھا۔

س۔ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس سے اجازت ضرور طلب کریں۔ حدیث رسول سے بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی (کسی کے گھر پر جانے کے بعد) تین بار اجازت طلب کرے اور اجازت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ واپس لوٹ جائے۔

س۔ دروازے پر کھڑے جب اہل خانہ نام وغیرہ پوچھیں تو کیا نام بتانا چاہیے حدیث رسول بیان کریں؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کون ہے۔ ''میں''۔ آپ نے فرمایا نہیں میں۔ گویا آپ کو ان کا اسطرح جواب ناپسند آیا۔

س۔ گھروں میں تانک جھانک کرنے سے رسول کریم ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے حدیث بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہے کہ اگر کسی شخص نے تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھر کے اندر جھانکا اور تم نے اسے کنکر کھینچ کر مارا جس سے اس کی آنکھ ضائع ہوگئی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

س۔ سلام کرنے سے پہلے کس کو سلام لینا چاہیے۔ حدیث رسول کی تعلیم کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

س۔ اہل کتاب کو سلام کرنے کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی کیا تعلیم ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم کہو وعلیکم (تم پر بھی)۔ ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے جس میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم کو یہودی سلام کریں گے تو یقیناً ان میں سے کوئی شخص کہے گا السام علیکم (یعنی تم کو موت آئے) اور تم جواباً یہی کہو وعلیکم (یعنی تم پر بھی ہو)۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئی اور ان لوگوں نے کہا السام علیکم (آپ کو موت آئے) میں نے ان کی شرارت کو سمجھ لیا اور جواباً کہا وعلیکم السام واللعنہ تم پر موت آور لعنت ہو) تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ ٹھہرو ایسا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ معاملات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے سنا نہیں ان لوگوں نے کیا کہا تھا؟ تو آپؐ نے فرمایا میں نے بھی کہہ دیا تھا وعلیکم (یعنی تم پر بھی ہو جو تم نے کہا ہے)۔

س۔ مومن لوگوں کیلئے آنحضرت ﷺ نے سب سے بڑی دولت دل کی بے نیازی کو قرار دیا ہے۔ حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا امیری ساز و سامان کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ حقیقی امیری اور دولت مندی دل کی

بے نیازی ہے۔

س۔ غربت میں صبر کرنا بہت بڑی فضیلت کا سامان ہے آنحضرتﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ انصار میں سے چند لوگوں نے رسول کریمﷺ سے کچھ طلب کیا آپ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا۔ آپ نے پھر عطا فرمایا۔ حتیٰ کہ جو کچھ آپ کے پاس موجود تھا سب ختم ہو گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا ''میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اس کے دینے سے دریغ نہیں کرتا اور تم سے بچا کر نہیں رکھتا لیکن جو شخص سوال کرنے سے باز رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس غنی کر دیتا ہے اور جو صبر کو اپنا شیوہ بنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے صبر آسان کر دیتا ہے اور کسی کو کوئی عطائے الٰہی صبر سے زیادہ بہتر اور وسعت والی نہیں ملی''۔

س۔ کیا تکلیف دہ امور اور حالات میں بھی صبر کی تعلیم آنحضرتﷺ کی احادیث میں دی گئی۔ واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول کریمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور اس نے عرض کی کہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ میرے لئے دعا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا تم چاہو تو تکلیف پر صبر کرو اسکے بدلے تم کو جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تم کو اس تکلیف سے نجات دے دیں گا۔ وہ کہنے لگی میں صبر کروں گی لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مرگی کی حالت میں میرا ستر نہ کھلا کرے۔ چنانچہ رسول کریمﷺ نے ان کیلئے دعا فرمائی اور اس کے بعد اس کا ستر پھر کبھی نہ کھلا۔ ایک اور روایت جو حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ دونوں سے مروی ہے کہ رسول کریمﷺ نے فرمایا کہ علما کو جو تکلیف یا مصیبت پہنچتی ہے حتیٰ کہ اگر کوئی انہیں کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو ان کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

س۔ جو شخص لالچ سے باز آجائے تو اس کی دعا بہت زیادہ قبول ہوتی

ہے۔ آنحضرت ﷺ کے کس فرمان سے یہ قول لیا گیا ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس آدم کے بیٹے کو اگر سونے سے بھرا ہوا جنگل بھی مل جائے تو یہ خواہش کرے گا کاش دو ہوں۔ اس کا منہ تو صرف (قبر) کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ لیکن جو اس (طمع اور لالچ) سے باز آ جائے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے (اور اسے صبر دیتا اور قناعت کی دولت عطا فرماتا ہے)۔

س۔ ایک مومن کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بات کیسی مثال دے کر واضح فرمائی۔ حدیث بیان کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسولکریم ﷺ نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کی سواری جس پر کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو اور وہ کسی صحرا میں گم ہو جائے اور پھر وہ شخص اسے تلاش کرتے کرتے تھک جائے اور مایوس ہو جائے۔ پھر اچانک وہ اسے مل جائے اس وقت اسے کس قدر مسرت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے (جب وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور واپس لوٹ آتا ہے) اس سے بھی زیادہ وہ مسرت ہوتی ہے۔ ایک اور روایت حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کو اچانک اس کا وہ اونٹ مل جائے جسے وہ کسی بے آب و گیاہ اور دشوار گزار صحرا میں گم کر چکا ہو۔

س۔ انسان اگر بار بار کوتاہی کر کے بھی توبہ کر لے تو توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بندہ گناہ کر بیٹھتا ہے اور پھر کہتا ہے اے میرے مولا! میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے؟ اچھا اسی بات پر میں

نے اسے معاف کیا۔ کچھ عرصے کے بعد پھر اس سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پھر معاف کر دیتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد پھر گناہ کر گزرتا ہے اور ایک بار پھر وہ کہتا ہے اے میرے رب میں نے ایک اور گناہ کر لیا ہے تو مجھے بخش دے (اللہ تعالیٰ کی رحمت یہ گوارا نہیں کرتی کہ اس کا بندہ جو اس کے دربار میں کھڑا ہے خالی ہاتھ جائے) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو معاف کر دیا۔

س۔ کیا کسی قاتل کی بھی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا۔ وہ پوچھتے پوچھتے ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ راہب نے جواب دیا نہیں۔ اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے پھر پوچھنا شروع کر دیا تو ایک شخص نے اس سے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہاں کچھ لوگ عبادت میں مشغول ہیں ان سے مل کر عبادت کرو۔ تمہاری توبہ قبول ہو جائے گی)۔ لیکن اسے راستے میں ہی موت نے آلیا تو اس نے مرتے وقت اپنے سینے کو اس بستی کے رُخ کر دیا۔ اس (کی روح کو لے جانے کے) سلسلہ میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں سے وہ چلا تھا) حکم دیا کہ تو اس سے دور ہو جا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ دونوں بستیوں کا فاصلہ ناپو۔ چنانچہ جب پیمائش کی گئی تو وہ شخص (دوسری بستی کے مقابلہ میں) توبہ والی بستی سے ایک بالشت قریب تھا۔ لہذا اس کی بخشش ہو گئی۔

س۔ ''شرم و حیا ایمان کی شاخ ہے''۔ آنحضرت ﷺ کی کس حدیث میں منقول ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے زائد شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ ایک دوسری

روایت جو حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا حیا صرف بھلائی لاتی ہے۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے نامحرم عورت کو کسی دوسرے مرد کے ساتھ بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث رسول کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس (اگر وہ گھر میں تنہا ہوں) جانے سے خود کو بچاؤ۔ ایک انصاری صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے (دیور کو موت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو گھر میں بہت زیادہ عمل دخل ہوتا ہے چنانچہ اس کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے سے دین کی ہلاکت کا خطرہ ہے)۔

س۔ کیا مخنث سے عورتوں کو پردہ کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس ایک مخنث بیٹھا تھا آپ نے فرمایا آئندہ کوئی مخنث ہرگز تمہارے پاس نہ آئیں۔

س۔ کیا پردہ صرف ازوواج مطہرات کیلئے خاص تھا۔ حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ پردہ کا حکم آجانے کے بعد ام المومنین حضرت سودہؓ قضائے حاجت کیلئے باہر نکلیں۔ آپ بھاری بھرکم جسم کی تھیں۔ اسلئے چادر میں بھی آپ آسانی سے پہچانی جا سکتی تھیں۔ راستے میں آپ کو حضرت عمر فاروقؓ نے دیکھا اور کہا اے سودہ! خدا کی قسم آپ پہچانی جاتی ہیں۔ آپ باہر کیسے جا سکتی ہیں۔ یہ سُن کر وہ واپس لوٹ آئیں۔ اور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی ضرورت سے باہر گئی تھیں۔ تو مجھے دیکھ کر حضرت عمرؓ نے یہ کچھ کہا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی (سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۹) آپ نے سر مبارک

اٹھایا اور فرمایا لو تم عورتوں کو اجازت مل گئی کہ تم اپنی حوائج ضروریہ کیلئے گھر سے باہر جاسکتی ہو۔

س۔ ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں'' آنحضرت ﷺ نے کس حوالہ سے یہ الفاظ کہے۔ حدیث بیان کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا اور کوئی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے تمام بے حیائیاں کھلی ہوں یا چھپی حرام کردی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو حمد وثنا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے خود اپنی حمد فرمائی ہے۔ ایک دوسری روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے جس میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مومن ایسے امور کا ارتکاب کرے جو اللہ نے حرام کئے ہیں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کس قسم کے لباس کے پہننے کی تعلیم دی ہے۔ حدیث رسول بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ہمیں ایک کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا جس وقت رسول کریم ﷺ نے وفات پائی تو آپ نے یہ دونوں کپڑے پہنے رکھے تھے۔ ایک دوسری روایت حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے انہی سات چیزوں کا حکم دیا۔

1۔ مریض کی عیادت کرنا 2۔ جنازے کے ساتھ جانا

3۔ جسے چھینک آئے اگر وہ الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔

4۔ دعوت قبول کرنا 5۔ سلام کو عام کرنا اور پھیلانا

6۔ مظلوم کی مدد کرنا 7۔ قسم کو پورا کرنا

اور آپ نے ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا۔

1۔ سونے کی انگوٹھی پہننا 2۔ چاندی کے برتن میں پانی پینا

3 ریشمی زین پوش استعمال کرن 4۔ قس (جگہ کا نام) کا بنا ہوا کپڑا

استعمال کرنا   5۔ ریشم پہننا

6۔ دیباج (موٹا ریشمی کپڑا) پہننا   7۔ استبرق (باریک ریشمی کپڑا) پہننا

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے خصوصی مواقع پر کسی خاص قیمتی لباس کو پہننا پسند فرمایا ہے۔ حدیث رسولؐ سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے مسجد کے دروازے پر (کسی بیچنے والے کے پاس) خالص ریشمی کپڑے کا ایک جوڑا دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ کاش یہ جوڑا آپ خرید لیتے اور اسے جمعہ کے دن اور باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات کے وقت زیب تن فرماتے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ تو وہ پہنے جس کیلئے آخری زندگی میں کسی قسم کا حصہ نہ ہو''۔ ایک دوسری روایت حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس خالص ریشم کا ایک جوڑا ہدیۃً آیا تو وہ میں نے پہن لیا پھر میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنے خاندان کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

س۔ کیا مرد کسی مجبوری کے امر میں ریشمی لباس پہن سکتا ہے۔ حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت زبیرؓ کو خارش کی وجہ سے ریشم کی قمیض پہننے کی اجازت دے دی۔

س۔ آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی جسے آپ بطور مہر استعمال کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ کی روایت کی روشنی میں اسکی تفصیل بیان کریں؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب (شاہ ایران کو) نامہ مبارک لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا یہ لوگ (عجمی) کوئی خط نہیں پڑھتے جب تک اس پر (لکھنے والے کی) مہر نہ ہو۔ چنانچہ آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی جس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش

تھا۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جسے آپ دست مبارک میں پہنے رہتے تھے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے خضاب لگانے کی ہدایت فرمائی۔ حدیث رسول سے اس بیان کی وضاحت کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب استعمال نہیں کرتے۔ لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔

س۔ مصنوعی بال لگانے یا روئیں نوچنے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔ کس حدیث رسول کی روشنی میں یہ حکم مستنبط ہوتا ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاریٰ عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ اس لڑکی کے سر کے بال جھڑنے سے کم ہو گئے تھے۔ وہ عورت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا خاوند کہتا ہے کہ اس لڑکی کے بالوں میں مصنوعی بال جوڑ دوں گا۔ آپ نے فرمایا نہیں بالوں میں جوڑ لگانے والوں پر اللہ کی لعنت بھیجی گئی ہے۔ ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آپ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ان عورتوں پر ہے جو حسن کیلئے جسم گودتی اور گدواتی، بال نوچتی اور نچواتی ہیں اور اپنے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرواتی ہیں اور اسطرح اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔ بنی سعد کی ایک خاتون ام یعقوب نے آپ سے کہا میں نے پورا قرآن پڑھا ہے اور مجھے تو کوئی ایسی بات نہیں ملی جو آپ کہتے ہیں۔ آپ نے کہا دراصل رسول کریم ﷺ نے ان پر لعنت بھیجی ہے اور آپ کے فرمان کو قرآن مجید کی سند حاصل ہے کیا تم نے یہ آپ نہیں پڑھی سورۃ حشر آیت نمبر ۷:۔ جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

س۔ خرچ کرنے کی فضیلت کس حوالے سے آنحضرت ﷺ کے فرمان سے واضح ہے؟

ج۔ حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس اگر احد پہاڑ کے برابر سونا موجود ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں سوائے تین اشرفیوں کے وہ سارے کا سارا دوسروں پر خرچ نہ کردوں۔ ایک دوسری روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خرچ کرو تاکہ میں بھی تم پر خرچ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور دن رات بے تحاشا خرچ کرنا اس میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پست کرتا اور جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے۔ حضرت اسماء سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو کیونکہ اگر تم گن گن کر رکھو گے تو اللہ بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن لوگوں کے بارے فرمایا کہ وہ قیامت کے روز انتہائی کم حیثیت میں ہوں گے؟

ج۔ حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مال والے لوگ ہی کم حیثیت اور کم مایہ ہوں گے سوائے اس شخص کے جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اسے ہر طرح کے نیک کاموں میں خرچ کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص بیوہ اور بے سہارا عورتوں، مسکینوں، یتیموں اور مسافروں کی خدمت و بہبود کیلئے کوشش کرتا ہے وہ ان لوگوں کی مانند ہے جو راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں یا ان لوگوں کی مانند ہے جو دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہیں۔

س۔ کیا مال اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں پر بھی خرچ کرنے کی آنحضرت ﷺ نے ترغیب دی ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار شخص تھے۔ ان کے کھجور کے باغات تھے اور ان کو اپنا وہ باغ جس کا نام "بَیرحاء" تھا۔ سب سے زیادہ محبوب تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے آگے کی جانب واقع تھا اور رسول کریم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے۔ اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی "تم نیکی کو نہیں پہنچ

سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جسے تم بہت زیادہ عزیز رکھتے ہو (آل عمران آیت نمبر۹۲) تو حضرت ابوطلحہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (فِدَاکَ اُمّی وَابِی) میرا سب سے محبوب باغ اور مال بَیرحاء ہے لہذا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو مصرف میں لائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بہت خوب یہ تو بہت نفع بخش مال ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ چنانچہ ابوطلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔ ایک اور روایت ام المومنین حضرت میمونہؓ کے حوالہ سے ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک لونڈی آزاد کی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم یہ لونڈی اپنے کسی ماموں کو دے کر اس کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن سلوک کرتیں تو ثواب اور اجر زیادہ ہوتا۔

س۔ غیر مسلموں کی مدد اور دل جوئی کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو اپنے مال سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی کیونکر تعلیم دی؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ہوازن کے مال و دولت میں سے بے شمار مال غنیمت بغیر لڑائی کے رسول کریم ﷺ کو دلوادیا اور آپ قریش کو (کھلے دل سے) دے رہے تھے تو انصار میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ ان کو نظر انداز فرما رہے ہیں۔ جب یہ بات رسول کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے انصار سے فرمایا ''میں فی الواقع ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو چند دن پہلے کافر تھے اور تازہ تازہ مسلمان ہوئے ہیں۔ کیا تم لوگ اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ تو مال و دولت لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو۔ خدا کی قسم تم جو دولت لیکر جارہے ہو وہ کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اس مال سے جو وہ لیکر اپنے گھروں کو جائیں گے۔ یہ سن کر انصار کہنے لگے کیوں نہیں بیشک ہم سب اس پر خوش ہیں۔ اس کے بعد تم اس سے بھی زیادہ شدید واقعات سے دوچار ہو گے جن میں تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائیگی تو ایسے موقع پر صبر کرنا حتیٰ کہ تم اپنے اللہ سے جاملو اور اللہ کے رسول

ﷺ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو'' ۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں لیکن ہم لوگ صبر کے اس معیار پر پورے نہیں اتر سکے۔

س۔ آنحضرت ﷺ کمزور ایمان لوگوں کو مالی امداد کرتے تھے جبکہ زیادہ متقی اور ایماندار لوگوں کو کم امداد دیتے تھے۔ حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں بسا اوقات ایک شخص کو (مال) دیتا ہوں جبکہ دوسرا (جسے نہیں دیتا) مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہوتا ہے اور یہ میں اس خوف سے کرتا ہوں کہ (اگر اسے نہ دیا تو کمزور ایمان ہی کے باعث) کہیں اسلام سے منحرف نہ ہو جائیں اور اسطرح سے جہنم میں جا گرے۔

س۔ کسی سائل کو چاہے وہ درشت ہی کیوں نہ ہو صدقہ و خیرات سے محروم نہ رکھیں۔ آنحضرت ﷺ کی کس حدیث سے یہ تعلیم ملتی ہے۔ بیان کریں؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک اعرابی نے آپ کو چادر سے جو آپ نے اوڑھ رکھی تھی، پکڑ کر اپنی طرف بری طرح کھینچا۔ جس کی وجہ سے آپ کے کندھے پر نشان پڑ گیا۔ اس حرکت کے بعد اس اعرابی نے کہا آپ کے پاس اللہ کا دیا ہوا جو مال ہے اس میں سے کچھ مجھے دینے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ آپ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا پھر آپؐ نے اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے علی الصبح سخی اور کنجوس دونوں کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حدیث سے تفصیل بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز جب لوگ صبح کے وقت اٹھتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ایک کہتا ہے اے اللہ دینے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ کنجوس کو تباہی دے۔

س۔ ''صدقہ سے کیا آمدنی بڑھتی ہے''۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص

اپنی پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچتی ہے۔ اللہ اسے بڑھاتا ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ کی مثل ہو جاتی ہے (اور اس کا اجر و ثواب اسی حساب سے ملتا ہے)۔ ایک اور روایت حضرت عدی بن حاتمؓ سے مروی ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا عنقریب قیامت کے دن تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ براہ راست بات کرے گا پھر بندہ نظر اٹھا کر دیکھے گا تو وہ اپنے سامنے آگ ہی آگ دیکھے گا جو اس کا استقبال کر رہی ہوگی۔ چنانچہ تم میں سے اس سے بچنے کا ذریعہ صدقہ ہے خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اور اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ آئے تو کلمہ خیر اور اچھی بات کہے۔

س۔ کیا تھوڑا صدقہ بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث بن جائے گا۔ حدیث رسول کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! تم پر لازم ہے کہ کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کی تحقیر نہ کرے اگر چہ وہ انتہائی معمولی چیز ہی (ہدیہ کے طور پر) بھیجے۔

س۔ قلیل صدقہ دینے والے کا مذاق اڑانا دردناک عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔ حدیث رسول بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں جب ہمیں صدقہ دینے کا حکم دے گیا تو ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت ابو عقیل نصف صاع کھجور (جو اس اجرت میں ملی تھی بطور صدقہ) لائے اور ایک شخص ان سے زیادہ لایا۔ اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ اس صدقہ سے (جو ابو عقیل لائے ہیں) بے نیاز ہے اور اس دوسرے شخص نے جو کچھ کیا صرف نمود و نمائش کیلئے کیا ہے۔ اس موقع پر سورۃ توبہ کی آیت ۷۹ نازل ہوئی "جو برضا و رغبت دینے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں گھڑتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس (راہ خدا میں دینے کیلئے) اس کے سوا کچھ نہیں جو وہ اپنے اوپر مشقت برداشت کر کے دیتے ہیں اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے اور

ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

س۔ رشتہ داروں کو بھی صدقہ دینا اجر وثواب کا باعث ہوتا ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت زینب زوجہ عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم نے عورتوں کو تلقین کی صدقہ دیا کرو خواہ اپنے زیورات میں سے ہی کیوں نہ ہو آپ نے دریافت کرنے پر فرمایا رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا اجر دوگنا ہے ایک دوسری روایت حضرت ابومسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان جب اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور خرچ کرتے وقت ثواب کی امید رکھتا ہے۔ تو وہ خرچ اس کا صدقہ بن جاتا ہے۔

س۔ کیا انجانے میں کسی غیر مستحق کو صدقہ دینے کا بھی اجر وثواب ملے گا۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے طے کیا کہ میں آج صدقہ دوں گا۔ پھر وہ صدقہ دینے کیلئے گھر سے نکلا تو اس نے انجانے میں ایک چور کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ رات ایک چور کو صدقہ دیا گیا۔ وہ بہت پشیمان ہوا۔ اسی طرح غلطی سے اس نے زانیہ عورت کو اور ایک امیر شخص کو صدقہ دے دیا جب اسے اپنی غلطی کا پتہ چلا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا اے میرے معبود! تعریف صرف تیرے لئے ہے۔ میرا صدقہ ایک مرتبہ چور کو ملا، پھر ایک زانی عورت کو اور پھر ایک مالدار شخص کو آخر یہ ماجرہ کیا ہے؟ چنانچہ اسے (خواب میں) کوئی شخص ملا۔ اور اس نے بتایا کہ (تمہارا صدقہ قبول ہو گیا ہے) جو صدقہ چور کو ملا تو ممکن ہے وہ چور (کم از کم اس دن) چوری سے باز رہا ہو۔ اسی طرح زانیہ کو جو صدقہ ملا تو بہت ممکن ہے وہ زنا سے باز رہی ہو اور جو صدقہ مالدار شخص کو ملا تو ہو سکتا ہے کہ اسے شرم آئے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے جو کچھ راہ خدا میں دے سکے خرچ کرے۔

س۔ گھر کے کھانے پینے کے سامان سے خیرات وصدقہ دونوں میاں بیوی کیلئے

اجر وثواب کا باعث بنتا ہے۔ حدیث رسول سے وضاحت کریں؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عورت جب اپنے گھر کے کھانے پینے کے سامان سے صدقہ دیتی ہے تو اسے بھی اجر ملتا ہے کیونکہ خرچ اس نے کیا ہے۔ بشرطیکہ اس کی نیت اچھی ہو اور نقصان پہنچانے کا ارادہ نہ ہو اور خاوند کو بھی ثواب ملتا ہے کیونکہ کمائی اس کی ہے اسی طرح خزانچی بھی جب اپنے مالک کے مال سے (اس کی اجازت سے دیندارانہ طور پر دوسروں پر) خرچ کرتا ہے تو اسے بھی اس کا اجر ملتا ہے اور یہ سب ایک دوسرے کے اجر کو ذرا بھی کم نہیں کرتا۔

س۔ جوانی میں صدقہ وخیرات کرنے کی آنحضرت ﷺ نے بڑے اجر وثواب کی پیشگوئی کی ہے۔ واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس صدقہ کا اجر وثواب سب سے زیادہ ہے جو تم تندرستی کی حالت میں اور زندگی کے ایسے دور میں جب تم پر مال کی حرص غالب ہو، تمہیں محتاجی کا خوف بھی لاحق ہو اور تم امیری کی خواہش بھی رکھتے ہو گویا صدقہ دینے سے آخری وقت کا انتظار نہ کرو کہ جب جان حلق میں آ اٹکے تو اس وقت تم کہو کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ اب تو وہ از خود فلاں اور فلاں کا ہو چکا۔

س۔ کیا صدقہ وخیرات چھپا کر دینے میں زیادہ فضیلت ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں پناہ دے گا جس دن اللہ کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا جو صدقہ ایسے پوشیدہ طریقے سے دے کہ دائیاں ہاتھ جو خرچ کرے اس کی خبر بائیں ہاتھ کو نہ ہوئی ہو۔

س۔ صدقہ دے کر واپس لے لینا قے کر کے اسے چاٹ لینے کی مانند ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں حضرت عمر بن الخطابؓ نے ایک گھوڑا

مجاہدین کی سواری کیلئے فی سبیل اللہ دیا۔ بعدازاں آپ نے اسے فروخت ہوتے دیکھا تو چاہا کہ خود خرید لیں۔ آپ ﷺ نے اس پر حضرت عمرؓ سے فرمایا اسے مت خریدو جو چیز تم (اللہ کی راہ میں) صدقہ کر چکے ہو اس کو واپس مت لو۔ ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی کو ہدیہ دے کر یا بطور صدقہ کوئی چیز دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔

س۔ ہر نیک کام صدقہ ہے اور برے کاموں سے بچنا بھی صدقہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو تو اپنے ہاتھ سے محنت کر کے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی دے اگر کوئی شخص ایسا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو کسی ضرورت مند کی جو حسرت و یاس میں گرفتار ہو دور کرے یا دوسرے کو بھلائی یا نیکی کا مشورہ دے یا دوسروں کے ساتھ برائی کرنے سے اور بُرے کاموں سے باز رہے کہ یہ بھی اس شخص کی طرف سے صدقہ ہے۔ ایک دوسری روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا انسانوں کے جسم میں جتنے جوڑ ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ واجب ہے۔ ہر روز جب سورج طلوع [illegible] درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا بھی ایک صدقہ ہے [illegible] کرنا کہ اسے اپنی سواری پر بٹھا کر یا اس کا سامان لاد کر منزل مقصود تک پہنچا دے یہ بھی صدقہ ہے اور کلمہ خیر یا اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کیلئے مسجد کو جاتے ہوئے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور راستہ میں ایذا رساں چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

س۔ کیا ہبہ کی جانے والی اشیاء مستقل طور پر اسکی ملکیت ہوتی ہے جس کو ہبہ کر دی گئی ہوں؟

ج۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عمری (یعنی وہ عطیہ جو کسی کو یہ کہہ کر دیا جائے کہ جب تک تم زندہ ہو تم اس سے فائدہ اٹھاؤ) اسی کا ہو جائے گا جس کو دیا گیا ہو۔

س۔ قرض کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی کیا تعلیم ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ دو شخص بلند آواز میں جھگڑ رہے تھے۔ قرض لینے والا اور دوسرے سے کچھ چھوڑ دینے اور کسی قدر نرمی سے کام لینے کی درخواست کر رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا واللہ میں ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں نیک کام نہیں کروں گا۔ ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ میں تھا اور اب میں اسے اختیار دیتا ہوں کہ اس سے جو چاہے رکھ لے۔ اور ایک دوسری روایت حضرت کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسولکریم ﷺ نے فرمایا اپنے قرض میں سے نصف کم کر دو۔ چنانچہ میں نے کمی کر دی۔

س۔ کیا تنگ دست کو قرض کی ادائیگی میں مہلت دینے کا اجر و ثواب ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک تاجر تھا جو لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا۔ سو اگر وہ کسی کو تنگ دست پاتا تو اپنے ملازموں سے کہتا اس سے درگزر کرو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اسی کے طفیل ہمارے گناہوں سے درگزر فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا (یعنی اس کے گناہ بخش دیئے)۔

س۔ کیا مالدار شخص کیلئے قرض کی ادائیگی میں تاخیر ظلم ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مالدار شخص کا (جو قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) ادائیگی قرض میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے ایک دوسری روایت مروی ہے کہ ایک شخص نے

رسول کریم ﷺ سے اپنے قرض کا تقاضا کرتے ہوئے سخت زبان استعمال کی۔ تو صحابہ کرامؓ نے ارادہ کیا کہ اسے اس گستاخی کی سزا دیں لیکن رسول کریم ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کچھ نہ کہو۔ کیونکہ جسے کچھ لینا ہوا سے باتیں بنانے کا حق ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اسے اس سے بہتر اونٹ دے دو جو اس نے دیا تھا کیونکہ تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جو قرض کی ادائگی میں اچھا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان میں مسکین کی تعریف کیا کی گئی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جو در بدر پھر کر سوال کرتا ہے بلکہ حقیقتاً مسکین وہ شخص ہے جسے نہ تو ایسی فراغت معاش ملے جو اسے بے نیاز کر دے اور نہ اتنا بے دست و پا ہو کہ لوگ از خود اسکی غربت کا اندازہ کر لیں۔ اور اسے صدقہ دیں۔ اور نہ وہ لوگوں کے آگے دست سوال دراز کر سکے۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے دست سوال دراز کرنے والے سے نہ مانگنے والے کو بہتر قرار دیا ہے۔ حدیث کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پہلے اس کو دو جس کی کفالت تمہارے ذمہ ہے اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد بھی دینے والا غنی رہے اور جو شخص مانگنے سے پرہیز کرتا ہے اور بے نیازی اختیار کرتا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کس مال میں برکت کی پیش گوئی کی ہے؟

ج۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ جب مجھے کچھ عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ اسے دیجئے جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند اور محتاج ہے۔ ایک دفعہ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم کو کوئی مال بغیر لالچ کئے اور بلا مانگے ملے تو اسے لے لیا کرو اور اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے مت پڑا کرو۔ حضرت حکیم بن حزامؓ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کوئی چیز (بغیر مانگے

ہوئے) بے نیازی اور دینے والے کی سخاوت سے لیتا ہے اس کیلئے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو اسے حرص و لالچ سے اور مانگ لیتا ہے اس کیلئے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے بقول رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں انسان کا جنگل سے لکڑیوں کا گٹھا کمر پر اٹھا کر لانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی کے آگے دست سوال دراز کرے جو اسے کچھ دے یا انکار کر دے۔

س۔ کیا خیرات مانگنے سے آخرت خراب ہو جاتی ہے آنحضرت ﷺ کے فرمان کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے ہمیشہ مانگتا رہتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ ہوگی۔

س۔ کیا اپنے گناہوں کا ڈھنڈورہ پیٹنے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ آپ کے فرمان کے حوالہ سے اس کی تفصیل بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے سوا ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کا پردہ فاش کرتے ہیں۔ اور یہ بھی بے ہودگی اور بے حیائی ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی برا کام کرے اور صبح کے وقت اٹھے تو اس کے گناہ پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال رکھا ہو لیکن وہ خود لوگوں سے اس بارے میں کہتا پھرے۔

س۔ کاروبار تجارت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت حکیم بن حزامؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بائع اور مشتری دونوں کو (سودا ترک کرنے یا نافذ و لازم کرنے کا) اختیار ہے۔ جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ اب اگر ان دونوں نے کاروبار کرنے تک سچ بولا ہے اور صاف صاف ہر بات ایک دوسرے کو بتا دی ہے تو ان دونوں کے لئے کاروبار میں برکت ہوگی اور اگر ایک دوسرے سے کچھ چھپایا اور جھوٹ بولا ہے تو ان کے کاروبار کی برکت ختم ہو جائے گی۔ ایک دوسری روایت میں جو جھوٹی قسم کھانے کے حوالہ سے حضرت ابو ہریرہؓ سے

مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قسم کھانے سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے مگر برکت نہیں رہتی۔

س۔ کیا سودے پر سودا کرنا یا بدنیتی سے قیمت لگانے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا؟

ج۔ ''جی ہاں''۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مال لاد کر لانے والے سواروں سے آگے بڑھ کر نہ ملو اور نہ دوسرے کے سودے پر سودا کرو نہ خریداری کے ارادے کے بغیر کسی بکاؤ مال کی قیمت بڑھا کر لگاؤ۔ اس غرض سے کہ دوسرا دھوکہ کھا جائے۔

س۔ کیا اناج کو قبضے میں لینے سے پہلے اس کی آگے فروخت کی جا سکتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا اس سلسلے میں کیا فرمودات ہیں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا غلے اور اناج کو قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کیا جائے۔ ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ لوگ غلہ بالائی منڈی میں خریدا کرتے تھے اور پھر اسے اسی جگہ فروخت کر دیا کرتے تھے۔ ان کو رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ غلہ اس جگہ فروخت نہ کریں بلکہ وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جائیں پھر فروخت کریں (اس سے ظاہر ہوا کہ بغیر محنت اور مشقت کے منافع حاصل کرنا اور بلا وجہ غلہ وغیرہ کی قیمت میں اضافہ کا باعث بننا درست نہیں ہے)۔

س۔ ہم جنس چیزوں کی آپس میں فروخت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عمدہ کھجوروں کے بدلے گھٹیا کھجوریں زیادہ مقدار میں دینے کی بجائے پہلے گھٹیا کھجوریں بیچو اس سے جو رقم حاصل ہو اس سے اعلیٰ قسم کی کھجوریں خرید لیا کرو۔

س۔ کیا چاندی کی سونے کے بدلے فروخت جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ کے تعامل کے حوالے سے حدیث بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر برابر (بغیر کمی پیشی کے) البتہ ہمیں چاندی کو سونے اور سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہیں بیچنے کی اجازت دی ہیں۔ ایک اور روایت حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا (یعنی دست بدست ہو تو کوئی حرج نہیں)۔

س۔ بائع و مشتری کیلئے سودتو قائم کرنے یا فسخ کرنے کا اختیار کب تک ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا خریدار اور فروخت کار کو سودا قائم کرنے یا فسخ کرنے کا صرف اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک کہ وہ اس مجلس میں یکجا ہوں جہاں کہ سودا ہوا ہے۔ یا پھر دونوں ایک دوسرے کو (بعد میں بھی) سودا رکھنے یا منسوخ کرنے کا اختیار دے دیں۔ اگر یہ اختیار نہیں دیا اور جدا ہوگئے تو سودا پکا ہوگیا۔

س۔ کیا پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کردینے کی اجازت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پھلوں کو درخت پر اس وقت تک فروخت کرنے اور خریدنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور ان کی کیفیت معلوم نہ ہو جائے (تاکہ بعد میں کوئی جھگڑا نہ ہو)۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کا ایک اور فرمان آپ سے ہی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کھجور کا درخت پھل لگ چکنے کے بعد فروخت کرے تو اس درخت کا پھل خریدار کا ہوگا البتہ اگر بیچنے والا سودا کرتے وقت (پھل نہ دینے کی) شرط لگادے تو پھل بیچنے والے کا ہوگا۔

س۔ کیا تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے میں فروخت کرنا جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ کے عمل کے حوالہ سے واضح کریں؟

ت۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عریہ والوں کو اجازت دے دی تھی کہ وہ (اپنی درخت پر لگی ہوئی تازہ) کھجوروں (خشک کھجوروں کے بدلے میں) فروخت کردیں۔ (عریہ یہ کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت جن پر تازہ پھل لگا ہوا ہو کسی غریب کو دے دے تاکہ وہ تازہ پھل خشک پھل کے بدلے میں فروخت کر کے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے کھانے کا بندوبست کر سکے (یہ روایت صرف غرباء کیلئے ہے) ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ کا پھل جیسے تازہ کھجور یا تازہ انگور خشک کھجور یا خشک انگور کے بدلے ناپ کر حساب سے فروخت کرے یا اگر کھیتی ہو تو اسے غلہ کے بدلے میں ناپ کے حساب سے فروخت کرے۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے کی اجازت فرمائی ہے۔ واضح کریں؟

ج۔ حضرت ظہیر بن رافعؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اپنی زمین پر خود کاشت کرو یا دوسرے کو کاشت کیلئے بلا معاوضہ دے دو یا پڑی رہنے دو۔ اپنی زمین کو کرایہ یا چوتھا حصہ بٹائی پر یا کھجور اور جو کے چند وسق کے بدلے میں نہ دو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ایک دوسری روایت میں رسول کریم ﷺ نے زمین کرایہ پر دینے سے منع نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) بلا معاوضہ دے دے تو یہ کام اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ زمین کے بدلے میں مقررہ رقم کرایہ وصول کرے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ایک روایت میں یہ واضح ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول کریم ﷺ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکالنے کا ارادہ کیا۔ اسلئے کہ جب یہ علاقے مفتوح و مغلوب ہو گئے تو قانوناً زمین اللہ، اسکے رسول اور اسکے اطاعت گزار مسلمانوں کی ملکیت ہو گئی۔ لیکن یہودیوں نے آپ سے درخواست کی کہ ہمیں اپنی زمینوں پر رہنے دیا جائے۔ ہم ان زمینوں پر کام اور محنت کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ اور ہم کو

بطور معاوضہ پیداوار کا نصف دیا جائے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''جب تک تم چاہو گے تم کو ان زمینوں پر رہنے دیں گے۔ چنانچہ ان محاصل میں سے ازدواج مطہرات کو آپ ﷺ سو وسق دیا کرتے تھے۔ اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو (وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع پانچ سیر کے وزن کا تھا)۔ پھر جب حضرت عمرؓ نے (اپنے دورِ خلافت میں) خیبر کو تقسیم کیا تو امہات المومنین کو انتخاب کا اختیار دے دیا کہ ان میں سے جو چاہیں ان کیلئے قطعات اور پانی کی مقدار کا حصہ مقرر کر دیا جائے اور جو چاہیں بدستور اپنے حصہ کے وسق لیتی رہیں۔ چنانچہ امہات المومنین نے زمین لینا پسند کیا اور بعض نے پیداوار کا مقرر حصہ وسق کی صورت میں لینا پسند فرمایا۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے زمین لینا پسند فرمایا تھا۔

س۔ اگر پھل پکنے سے پہلے پھل کا سودا کر لیا جائے اور پھر آفت زدگی کی وجہ سے نقصان ہو تو آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق نقصان کس کا ہوگا؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے پھلوں کی فروخت سے اس وقت تک منع فرمایا ہے جبتک کہ وہ اچھی طرح پک نہ جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا خود سوچو! اگر اللہ پھل کو روک لے (آفت زدگی یا کسی اور وجہ سے نقصان ہو جائے) تو فروخت کنندہ اپنے خریدار بھائی کا مال کس چیز کے بدلے میں لے گا۔

س۔ درخت لگانے یا کھیتی باڑی کرنے کی فضیلت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی اگاتا ہے تو اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ جانور کچھ کھاتا ہے وہ اس لگانے والے کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کتے کی فروخت کی کمائی، نجومی کی مٹھائی یا زنا کی اجرت کے بارے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، نجومی کی مٹھائی اور زنا کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

س۔ کیا پچھنے وغیرہ لگانے کی اجرت حلال ہے۔فرمان رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس خدمت کی اجرت دی۔

س۔ کیا اونٹ یا سواری کی فروخت کے بعد اس کے استفادہ کی اجازت ہے؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں ایک غزوے میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرا اونٹ تھکا ہوا تھا۔ اور چلنے کے قابل نہ تھا۔ رسول کریم ﷺ نے اونٹ کو ڈانٹا اور اسکے لئے دعا فرمائی۔اس کے بعد میرا اونٹ تمام راستے باقی سب اونٹوں سے آگے ہی چلتا رہا۔راستے میں آپ نے فرمایا تم اسے میرے ہاتھ فروخت کردو۔ چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ ﷺ کے ہاتھ بیچ دیا۔لیکن عرض کی کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا۔چنانچہ آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ میں مدینہ پہلے پہنچ گیا۔ بعد میں جب رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اونٹ لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ نے مجھے اس کی قیمت ادا فرمائی اور بعدازاں اونٹ بھی مجھے واپس عطا فرمادیا۔

س۔ کیا بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بیع ملامسہ (کپڑے کے اوپر سے کسی چیز کو چھو کر دیکھا جائے اسپر نظر نہ ڈالی جائے اور سودا پکا ہو جائے) اور بیع منابذہ (زبان سے خریدا یا بیچا کے کلمات ادا کرنے کی بجائے محض چیز کو اٹھا کر خریدار کی طرف پھینک کر سودا پکا کر لیا جائے) کے ذریعے سے خرید و فروخت کو منع فرمایا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے بیع کیلئے کیا ضروری قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چیز کا پیشگی سودا کرلے تو ضروری ہے کہ اس کے وزن یا پیمائش کی مقدار

بھی مقرر اور معلوم کر لے اور معیار بھی مقرر اور طے شدہ ہو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے گروی رکھنے کے عمل کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ مدت کے بعد ادائیگی کے وعدہ پر کسی قدر اناج خریدا اور اس کے پاس لوہے کی ایک ذرہ گروی رکھ دی۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کونسے سمندری جانور حلال اور کون سا حرام قرار دیئے ہیں؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں قریش کے قافلے کی نگرانی کیلئے بھیجا۔ ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ تھے۔ ہمیں ساحل سمندر پر نصف ماہ تک قیام کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے نوبت فاقوں تک آ پہنچی۔ پھر ایسا ہوا کہ سمندر ہمارے لئے ایک عظیم الجثہ جانور جسے ''عنبر'' کیا جاتا ہے کنارے پر پھینک دیا اور اسے ہم پندرہ دن تک کھاتے رہے۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے خرگوش کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں خرگوش کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے قبول فرمایا اور اس میں سے تناول فرمایا۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عدی بن حاتمؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سدھائے ہوئے کتے شکار گرانے کے بعد اگر مالک کے انتظار میں شکار کو روک رکھیں تو شکار کو کھاؤ۔ اور اگر کتے شکار کو مار ڈالیں تو پھر بھی کھانا جائز ہے۔ اگر معراض (بے پھل کا نیزہ) پھینک کر شکار کرو اور وہ سیدھا کتے اور شکار میں گھس جائے تو اس شکار کو کھاؤ لیکن اگر آڑا پڑے (اور جسم میں نہ جا دھنسے) تو مت کھاؤ۔ ایک اور روایت حضرت عدی بن حاتمؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم نے بسم اللہ پڑھ کر اپنا شکاری کتا شکار کیلئے چھوڑا تو اس شکار کو کھاؤ خواہ کتے نے اسے ہلاک کر دیا۔ لیکن اگر کتے نے اس میں سے کچھ کھا لیا ہو تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ اس طرح اس نے یہ

شکار اپنے لئے کیا ہے۔ اگر شکار کے وقت تمہارے کتوں کے ساتھ ایسے بھی کتے شریک ہو جائیں جن کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور کتوں نے شکار کو پکڑ کر ہلاک کر دیا تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ نہیں معلوم کہ شکار کو کس کتے نے ہلاک کر دیا۔ اگر تم نے شکار (بسم اللہ کہہ کر تیر چلایا اور شکار ایک اور دو دن بعد مرا ہوا پڑا ہو اور اس پر تمہارے تیر کے علاوہ کوئی نشان نہ تھا تب تو اسے کھاؤ۔ یقیناً اگر تیر لگنے کے بعد وہ شکار پانی میں جا گرا تو شکار کو نہ کھاؤ۔ حضرت ابو سلمہؓ سے ایک روایت میں مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعہ جو شکار کیا جائے وہ اگر اس حالت میں ملے کہ اس کو ذبح کیا جا سکے تو (اللہ کا نام لے کر ذبح کرو) اور کھاؤ۔ اگر تم کو اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن دستیاب نہ ہوں تو برتنوں کو دھو کر ان میں کھانا کھا سکتے ہیں اور اگر تم کو دوسرے برتن دستیاب ہوں تو اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔

س۔ مردہ جانور کی کھال کا کیا حکم ہے آنحضرت ﷺ کے فرمان کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کی لونڈی کی بکری مرگئی۔ رسول کریم ﷺ نے پڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا تم لوگوں نے اس کی کھال سے کیوں نہ فائدہ اٹھایا۔ مردار کا صرف کھانا حرام ہے (اور کھال کا استعمال جائز ہے)۔

س۔ کون سے درندے اور پرندے حرام ہیں آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچلی والے درندوں اور میخوں والے شکاری پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے (کچلوں دار دانتوں والا حصہ ہے جس سے درندہ کاٹتا ہے اور اپنے شکار کو مضبوطی سے پکڑتا ہے)۔

س۔ کیا شراب مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت جائز ہے۔ حدیث رسول سے

واضح کریں؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت حرام کر دی ہیں۔ سوال کرنے پر آپ نے فرمایا کہ مردار کی چربی کا استعمال بھی حرام ہیں خواہ اس سے کشتیوں پر لیپ کیا جائے۔ کھالوں کو روغن دار کیا جائے یا روشنی حاصل کرنے کے لئے جلایا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کرے۔ اللہ نے جب مردار کی چربی کو حرام کر دیا تو انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا اور اسکی قیمت کھانے لگے۔

س۔ حلت وحرمت کے حوالے سے اگر شک ہو تو آنحضرت ﷺ نے اسکے لئے کیا تعلیم دی ہے؟

ج۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حلال بھی واضح ہو چکا ہے اور حرام کی بھی واضح طور پر نشان دہی ہو چکی ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی مشتبہ چیزیں ہیں۔ جن کے متعلق احکام اکثر لوگ نہیں جانتے چنانچہ جو شخص ان مشتبہ امور سے بچا اس نے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو مشتبہات میں مبتلا ہو گیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو محفوظ چراگاہ کی باڑ کے اردگرد اپنے گلہ کو چراتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس کے جانور باڑ کے اندر بھی منہ ماردیں اور ہر شخص کو جاننا چاہیے کہ جسم انسانی کے اندر ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جو انسان کا دل ہے اگر وہ درست ہو جائے تو پورا بدن درست ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس میں فساد پیدا ہو جائے تو پورا انسانی جسم بگڑ جاتا ہے۔

س۔ کیا جانوروں کو باندھ کر شکار کرنے کی اجازت ہے حدیث نبوی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ جانوروں کو باندھ کر (ان کا نشانہ لیا جائے اور ان پر تیر چلا کر) ہلاک کیا

جائے۔ ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی جاندار کو باندھ کر اس پر تیر اندازی کرتا ہے۔

﴿حرمت مسلمان﴾

س۔ کیا کسی مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان کو کافر کہنا جائز ہے حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر پکارتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے۔

س۔ کیا کسی مسلمان کا مسلمان کو گالی دینا یا اس سے جنگ کرنا جائز ہے۔فرمان نبی اس سلسلہ میں کیا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینے والا فاسق ہے اور مسلمانوں سے جنگ کرنا کفر ہے۔

س۔ کیا ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی پر لعنت بھیج سکتا ہے۔فرمان نبوی کے آئینہ میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ثابت بن ضحاکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن پر لعنت بھیجنے کا گناہ مومن کو قتل کر دینے کے برابر ہے۔نیز مومن پر کوئی تہمت لگانے یعنی اسے کافر کہنے کا گناہ بھی مومن کا قتل کر دینے کے برابر ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ آنحضرت ﷺ نے کس گناہ کو قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کسی غیر اللہ کو اللہ کا ہمسر اور شریک ٹھہرایا جائے حالانکہ اللہ سب کا خالق ہے۔اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اپنے بچے کو اس خیال سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگا (اور بوجھ بنے گا)۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن اعمال کو تباہ کرنے والے اعمال قرار دیا ہے۔حدیث

نبوی کے ساتھ بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سات تباہ و برباد کرنے والے کاموں سے بچو جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

2۔ جادو کرنا۔

3۔ اس جان کو ہلاک کرنا جس کا ہلاک کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

4۔ سود کھانا۔

5۔ غیر کا مال ہڑپ کرنا۔

6۔ جنگ کے دن منہ موڑ کر بھاگ جانا۔

7۔ پاک دامن بھولی بھالی مومن خواتین پر تہمت لگانا۔

س۔ کیا مشرک کیلئے دعائے مغفرت کرنا جائز ہے۔ تعامل ... ینہ میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت مسیب بن حزنؓ سے مروی ہے کہ جب ... بو طالب کا وقت وفات آیا تو رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف ... فرمایا چچا جان کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں۔ یہی وہ کلمہ ہے جس ... میں بارگاہ ایزدی میں آپ کے مسلمان ہونے کی شہادت دوں ... ت ابو طالب نے کہا میں دین عبدالمطلب پر قائم ہوں۔ اور ا... کا اقرار کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ... پ کیلئے اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔ چنانچہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۳ نازل ہوئی۔ ”نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیب نہیں کہ مشرکوں کیلئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔

س۔ کیا قتل کے بدلے قتل کا اصول اسلام نے عدل کے قیام کیلئے دیا ہے۔ یا اس سے پہلے کے مذاہب میں بھی یہ حکم تھا؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی پر زیادتی

کی جو زیورات اس نے پہن رکھے تھے چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ اس لڑکی کو اس کے گھر والے ایسی حالت میں لے کر جبکہ وہ آخری دموں پر تھی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پوچھنے پر کہا فلاں یہودی نے ایسا کیا ہے اس لڑکی نے اشارہ سے کہا کہ ہاں یہی ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کے حکم پر اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے حجتہ الوداع کے موقع پر انسان کی حرمت کے حوالہ سے کیا فصیح و بلیغ خطبہ میں فرمایا؟

ج۔ حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا خون، تمہارے مال اور تمہارے آبروئیں اسطرح حرام ومحترم ہیں جسے حج کے مہینہ میں مکہ المکرمہ میں عرفہ کا دن (یوم النحر) ہے اور یاد رکھو عنقریب تم کو اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے۔ سو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں باز پرس کرے گا تو خیال رہے کہ تم میرے بعد دوبارہ ایسے گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں لڑنے لگو اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور ہاں ہر حاضر و موجود پر لازم ہے کہ وہ یہ احکام ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں پر موجود نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ کوئی ایسا شخص جس تک یہ احکام پہنچائیں جائیں ان کو سمجھنے اور یاد رکھنے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہو۔ بہ نسبت بعض ان لوگوں کے جو یہاں میری باتیں سن رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار ماہ حرمت والے ہیں۔ ذی قعدہ، ذی الحج، محرم اور رجب۔

س۔ قیامت کے روز آنحضرت ﷺ نے کس مقدمے کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ سنائے جانے کی پیشگوئی کی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے روز) لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

س۔ دو مسلمان جب باہمی قتل کیلئے لڑتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے ان دونوں

مسلمانوں کوکس خطرناک انجام کی خبر دی ہے؟

ج۔ حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو دو مسلمان آپس میں تلوار سے لڑتے ہیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ مقتول اس لئے جہنم میں جائے گا کہ وہ خود بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا خواہش مند تھا؟

س۔ ماں کے پیٹ میں موجود بچہ اگر کسی کے چوٹ لگانے سے فوت ہو جائے تو اسکی میت کے قصاص کا کیا حکم ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر دے مارا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ ہلاک ہو گیا ان کا مقدمہ رسول کریم ﷺ کے حضور پیش کیا گیا تو آپؐ نے فیصلہ دیا کہ اس پیٹ کے بچہ کی میت، لڑکا تھا یا لڑکی ایک غلام یا لونڈی آزاد کی جائے۔

س۔ کن امور میں کسی مسلمان کا خون بہانا جائز ہے۔

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کلمہ گو کا قتل صرف ان صورتوں میں جائز ہے۔

1۔ جان کے بدلے جان کا قانون اس پر نافذ ہوتا ہے۔

2۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنا ثابت ہو جائے۔

3۔ دین سے خارج ہو کر جماعت مسلمہ سے الگ ہو جائیں۔

س۔ کیا اپنے دفاع میں کسی دوسرے کو ایذا دینا جائز ہے۔ حدیث نبوی کے آئینہ میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھوں پر دانتوں سے کاٹا اور اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے چھوڑانے کیلئے کھینچا تو اس کے سامنے کے چار دانت ٹوٹ گئے۔ پھر یہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے کاٹنے والے سے فرمایا کیا کوئی شخص اپنے بھائی کو اسطرح کاٹتا ہے جیسے اونٹ کاٹتا ہے تم کو دیت نہیں ملے گی۔

س۔ کیا کسی شک کی بنا پر کسی مسلمان کو قتل کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کسی بات پر رسول کریم ﷺ سے گستاخ لہجے میں زبان استعمال کرنا شروع کر دی اور کہا کہ اللہ سے ڈریئے۔ اس پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے آنحضرت ﷺ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اس شخص کو قتل نہ کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں! ہو سکتا ہے کہ وہ کبھی نماز پڑھتا ہو''۔ حضرت خالدؓ نے کہا "بہت سے نماز پڑھنے والے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ آپؐ نے فرمایا'' مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں۔ یا ان کا پیٹ چیر کر دیکھوں۔ پھر آپ ﷺ اس شخص کی طرف دیکھا جو پیٹھ موڑے جا رہا تھا اور فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید روانی سے پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

س۔ کیا کوئی شخص اپنی مرضی سے اپنی جان کی ہلاکت کر سکتا ہے؟

ج۔ حضرت جندب بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں ان میں سے ایک شخص زخمی ہو گیا اور زخموں کی تکلیف سے اس قدر بےچین ہوا کہ اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ جس کے نتیجے میں زیادہ خون بہہ جانے سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس کی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا'' میرا بندہ خود کو ہلاک کرنے میں مجھ پر سبقت لے گیا اس پر میں نے اس پر جنت حرام کر دی''۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے خود کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی وہ جہنم میں جائے گا اور وہاں بھی مسلسل اسی طرح پہاڑ سے گرائے جانے کے عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہے گا۔ اور جس نے زہر کھا کر خود کو ہلاک کیا وہ بھی جہنم میں زہر ہاتھ میں لیے خود کو اسی زہر سے ہلاک کرتا رہے گا اور ہمیشہ اسی تکلیف میں مبتلا رہے گا۔ اور جس شخص نے خود کو لوہے کے کسی ہتھیار سے ہلاک کیا وہ جہنم میں بھی وہی ہتھیار ہاتھ میں لیے مسلسل اسے اپنے پیٹ میں مار کر خود کو ہلاک کرتا رہے گا اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا۔

س۔ کیا یتیم کے مال کو ناجائز طور سے کھانے سے منع کیا گیا ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر یہ آیت کریمہ یتیم کے ایسے ولی کے بارے میں نازل ہوئی جو یتیم کا نگران ہو اور وہ اس کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہو۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۹ میں کہا گیا ہے کہ یتیم کا جو سرپرست مالدار ہو وہ پرہیزگاری سے کام لے اور جو غریب ہو وہ دستور کے مطابق جائز طریقے سے کھائے۔

س۔ سود کی کمائی کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا فرمان کیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سود کا کھانا تباہ و برباد کر دینے والا کام ہے۔ اس سے بچو۔

س۔ زنا کاری کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے کیا سزا تجویز کی تھی؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ دو شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا میرا بیٹا اس شخص نے بطور خادم ملازم رکھا اور اس نے اس شخص کی بیوی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا۔ لہذا میں نے اسے ہدیہ کے طور پر سو بکریاں اور خادم دیا۔ مجھے بعض اہل علم حضرات نے پوچھنے پر بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کیلئے شہر بدر کیا جائے گا۔ اور اس شخص کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔ آپ ﷺ سے درخواست ہے کہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے۔ یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے قضیے کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام جو تم نے ہدے کے طور پر دیئے تھے۔ وہ تم واپس لے لو۔ اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے ماریں جائیں گے اور ایک سال کیلئے شہر بدر کیا جائے گا اور اگر دوسرے شخص کی بیوی نے اپنے زنا کے جرم کا اعتراف کر لیا تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ اس کی بیوی سے جب دریافت کیا گیا تو اسنے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔ اور آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں

مدینہ کے یہودی حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ہم میں سے ایک مرد ایک عورت زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تورات میں رجم کے بارے میں کیا حکم ہے؟ چنانچہ لوگ تورات لے آئے اور آپؐ نے تورات کے مطابق ان دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا اور انہیں سنگسار کیا گیا۔

س۔ کیا کسی زنا کار کے اعتراف جرم پر بھی اسے سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ حدیث نبوی سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا اور با آواز بلند مخاطب کر کے کہنے لگا یا رسول ﷺ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اسطرف سے منہ پھیر لیا۔ حتیٰ کہ اس نے یہی بات چار مرتبہ آپؐ کے سامنے دہرائی۔ چنانچہ وہ خود اپنے خلاف چار گواہیاں دے چکا تو آپؐ نے اسے قریب بلایا اور فرمایا ''کیا تم دیوانے ہو''۔ اس نے عرض کیا ''نہیں''۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیا تم شادی شدہ ہو''۔ اس نے عرض کیا ''ہاں''۔ چنانچہ آپؐ نے حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور اس پر حد رجم نافذ کرو۔ چنانچہ ہم نے اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا تھا۔ اور جب اُس پر ہر طرف سے پتھر برسنے لگے تو وہ اس مار کو برداشت نہ کر سکا اور بھاگ اٹھا حتیٰ کہ ہم نے اسے مدینے کے سنگلاخ علاقہ میں جا لیا اور اسی مقام پر اسے سنگسار کیا۔ ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بھی حد رجم فرمائی اور آپ کے بعد ہم نے بھی حد رجم نافذ کی۔ حد رجم شادی شدہ زانی مرد یا عورت کیلئے ہے بشرطیکہ گواہوں کے ذریعے ثبوت مہیا ہو جائیں یا حمل موجود ہو یا پھر مجرم خود اعتراف کرے کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔

س۔ وہ کونسا گناہ ہے جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے امت محمدیہ! جب اللہ کا کوئی بندہ یا اللہ کی کوئی بندی زنا کا ارتکاب کرے

تو ان کی اس حرکت پر سب سے زیادہ غیرت اللہ تعالیٰ کو آتی ہے۔ امت محمدیہ ﷺ خدا کی قسم اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن اعمال کو آنکھوں، زبان اور فکر کا زنا قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (غیر عورت کو بنظرِ شہوت دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے اور غیر عورت سے ناجائز گفتگو کرنا زبان کا زنا ہے) اور نفسانی آرزو میں آنا اور شہوت میں مبتلا رہنا فکر کا زنا ہے۔ لیکن اس کا مزید کسی برائی کی طرف قدم نہ اٹھنا اس کے عمل کو سچا یا جھوٹا ثابت کر دیتا ہے۔

س۔ چوری کرنا ایک معاشرتی گناہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار چرانے پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے جس میں رسول کریم ﷺ نے ایک ڈھال جس کی قیمت تین درہم تھی چرانے پر ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے جس میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا چور پر اللہ کی لعنت کہ وہ انڈہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

س۔ کیا گری پڑی چیز کا اٹھانا بھی چوری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے بارے کیا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم کو کوئی چیز گری پڑی ملے تو اس کی تھیلی اور اسکے ڈھکنے کو اچھی طرح شناخت کر لو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو (اور اس دوران) اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دے دو ورنہ تم کو اختیار ہے اس کو جس مصرف میں چاہو لاؤ۔ ایک اور روایت میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ مجھے ایک تھیلی ملی جس میں سو

دینار تھے۔ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کی شناخت اور تشہیر کرو۔ چنانچہ میں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کرائی۔ اس کے بعد میں پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مزید ایک سال تک تشہیر کا عمل جاری رکھو۔ دو سال ختم ہونے پر بھی یہی آپ ؐ نے فرمایا۔ تین سال ختم ہونے پر آپ ؐ نے فرمایا اس کی گنتی کرلو اور تھیلی کو اچھی طرح شناخت کرلو اور کچھ عرصہ اور انتظار کرلو۔ اور جب کبھی اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ۔

س۔ کیا کسی جانور کا دودھ اسکے مالک کی اجازت کے بغیر دوھیا جا سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس حوالے سے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کا جانور اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے۔

س۔ کیا سرکاری ملازم دوران ملازمت اپنے علاقوں کے لوگوں سے تحفے تحائف لے سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو صدقات (محاصل) وصول کرنے پر مقرر فرمایا۔ جب یہ شخص اپنے کام سے فارغ ہو کر آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) یہ مال آپ کا ہے جبکہ یہ مال مجھے بطور ہدیہ ملا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ''تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے پھر دیکھتے کوئی تم کو ہدیہ دیتا یا نہیں۔ آپ ؐ نے عشاء کی نماز کے بعد کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا ہم ایک شخص کو محاصل وصول کرنے کیلئے بھیجتے ہیں اور وہ محاصل وصول کرتے ہوئے ہدیہ وصول کرتا ہے (اور نتیجہ میں دوسروں کو رعایت دے کر وہ محاصل میں کمی کا باعث بنتا ہے)۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ان محاصل میں جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے دن وہ چوری کیا ہوا مال اپنی گردن پر لادے چلا آرہا ہوگا۔ اگر اونٹ ہوگا

تو اسے اس طرح لاد کر لائے گا کہ وہ بڑبڑا رہا ہوگا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ چلا رہی ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو وہ منمنا رہی ہوگی۔ یاد رکھو میں نے اللہ تعالیٰ کے احکام تم تک پہنچا دیئے۔

س۔ کیا دنیا کے جاہ و جلال کی رغبت رکھنا جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عمر بن عوفؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا بخدا مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں ہے بلکہ میں جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تمکو بھی اس طرح دنیا کی فراخی اور خوشحالی میسرؔ نہ آجائے جس طرح تم سے پہلی امتوں کو میسر آئی تھی۔ تم بھی دنیا کی رغبت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش میں لگ جاؤ۔ جب تم سے پہلی امتوں کے لوگ لگ گئے اور یہ دنیا تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر دے جیسے اس نے ان کو ہلاک کیا۔ اسی طرح ایک اور روایت حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسولکریم ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف دنیا کی زیب و زینت سے ہے۔ دنیا کا مال جو دیکھتے ہیں سرسبز اور ذائقہ میں میٹھا ہے بالکل سبزہ نو بہار کی مانند ہے۔ اگر جانور زیادہ کھا لے تو اپھارہ کر دیتا ہے اور پھر یا تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے یا مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ مگر وہ جانور حسب ضرورت کھائے اور پھر دھوپ میں بیٹھ کر جگالی کرے (اور جب اس کا پیٹ خالی ہو جائے تو) لوٹ کر آئے اور کھائے (محفوظ رہتا ہے)۔ جس نے دنیا کا مال حق کے مطابق لیا اور حق کے مطابق خرچ کیا تو اس کیلئے یہ خوشگوار ہے اور جس نے اپنے حق سے زیادہ لیا اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھاتا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے وہ کون سی دو باتیں بتائیں جن کیلئے بوڑھے کا دل بھی جوان رہتا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں جن کے لئے بوڑھے کا دل بھی جوان رہتا ہے۔ (۱) دنیا کی محبت (۲) لمبی

عمر کی آرزوئیں۔ حضرت انسؓ سے ایک اور روایت میں مذکورہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دو باتیں بڑھتی اور پلاتی جاتی ہے۔(۱) مال کی محبت (۲) لمبی عمر کی خواہش۔

س۔ کیا شراب پینا یا پلانا جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوطلحہؓ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ اعلان کردے کہ لوگو خبردار ہو جاؤ شراب حرام کر دی ہے۔ چنانچہ میں نے گھر کے باہر جا کر شراب کو بہا دیا پھر شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ اس موقع پر بعض لوگوں نے کہا وہ لوگ تباہ ہو گئے جن کے پاس بہت شراب موجود تھی تو اللہ نے ایک آیت کریمہ نازل کی (سورۃ المائدہ: آیت ۹۳) ''جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کرنے لگے انہوں نے جو کچھ کھا پیا تھا ان پر کوئی گرفت نہ ہوگی بشرطیکہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچتے رہے جو حرام کی گئی اور ایمان پر ثابت قدم رہے اور اچھے کام کریں۔

س۔ شراب پینے کی سزا آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا مقرر کی ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے شراب پینے کے جرم میں جوتیوں سے اور چھڑیوں سے مارنے کی سزا دی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس جرم پر چالیس کوڑوں کی سزا دی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں اگر شرابی سزا کی وجہ سے ہلاک ہو جائے تو میں اس کی دیت دلاؤں گا۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ نے اس جرم میں کوئی حد مقرر نہیں فرمایا۔

س۔ کیا نشہ کرنا حرام ہے۔ فرمان نبوی کی آئینہ میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انگور اور کھجور یا کچی پکی کھجوروں (کو ملا کر بھگونے اور نبیذ بنانے) سے منع فرمایا ہے (کیونکہ ایسا کرنے سے نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہے حالانکہ خمیرا بھی نہیں اٹھا ہوتا۔ چنانچہ پینے

والا اسے مغالطہ میں پی لیتا ہے)۔ حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ رسولکریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں جب شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا تو اس وقت شرابِ انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے تیار ہوتی تھی۔ خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

س۔ کیا غیر نشہ آور اشیاء مشروب کا استعمال جائز ہے؟

ج۔ حضرت سہلؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو اسید ساعدیؓ نے شادی کی تو رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی دعوت کی۔ کھانے کے بعد جو شربت بطور خاص آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ نے نوش فرمایا وہ ابو اسیدؓ کی دلہن نے تیار کیا تھا۔ اس نے پتھر کے ایک گھڑے میں رات کچھ کھجوریں بھگودی تھیں اور اسنے یہی کھجوریں مل کر اور پانی میں گھول کر شربت تیار کیا (اسی میں نشہ نہیں تھا)۔

س۔ چغلخوری ایک معاشرتی برائی ہے۔ اسکے کرنے والے کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت خدیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائیگا۔

س۔ جھوٹ بولنا گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ فرمان نبوی کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ یقیناً کسی شخص کا سچ بولتے رہنا اسے ایک دن صدیق بنا دیتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں پہنچاتا ہے۔ یقیناً کسی شخص کے جھوٹ بولتے رہنے سے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ ایکدن وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ریاکاری، دغابازی اور عہد شکنی کے حوالہ سے کیا فرمایا

ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا جو اس دن نصب کیا جائیگا اور اس جھنڈے سے وہ پہچانا جائے گا۔ ایک اور روایت جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کا جھنڈا نصب کیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے منافق کی کتنی خصلتیں بیان کی ہیں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں جو اگر سب کی سب کسی شخص میں موجود ہوں تو وہ پورا منافق ہوگا۔ اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائیگی تو اس میں نفاق کی ایک صفت موجود ہوگی جب تک کہ اس کو ترک نہ کردے۔

1۔ اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

2۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

3۔ اگر عہد کرے تو دھوکہ دے۔

4۔ جب جھگڑے تو بدگوئی کرے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے منافق کیلئے کونسے عذاب کی پیش گوئی کی ہے؟

ج۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں منافقوں میں سے کچھ لوگ ایسا کیا کرتے تھے کہ جب رسولکریم ﷺ کسی غزوے کیلئے نکلتے تو آپ کے ساتھ نہ جاتے اور آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرکے گھر بیٹھے اپنے پر خوش ہوتے۔ اور جب رسول کریم ﷺ واپس تشریف لے آتے تو آپ کے سامنے قسمیں کھا کر عذر پیش کرتے اور چاہتے کہ ان کے ایسے کارناموں پر انکی تعریف کی جائے جو انہوں نے انجام نہیں دیئے۔ لہذا سورۃ آل عمران کی آیت ۱۸۸ نازل ہوئی ''تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کارناموں کی تعریف انہیں حاصل ہو جو دراصل انہوں نے نہیں کیئے ہیں''۔ ایک دوسری روایت

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص جو پہلے عیسائی تھا مسلمان ہو گیا اور اس نے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھ لیں اور رسول کریم ﷺ کا کاتب بن گیا۔ بعد ازاں وہ پھر عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ حضرت محمد ﷺ صرف اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے ان کو لکھ کر دیا ہے۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا۔ تو صبح کے وقت لوگوں نے دیکھا کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے تو عیسائی کہنے لگے کہ یہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کا کام ہے۔ کیونکہ یہ ہمارا ساتھی ان سے بھاگ کر آ گیا تھا۔ اب انہوں نے اس کیلئے بہت گہرا گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا۔ لیکن صبح کے وقت انہوں نے دیکھا کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ انسانوں کا یہ کام نہیں تھا۔ (رسول کریم ﷺ کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے زمین انہیں قبول نہیں کرتی) چنانچہ انہوں نے اسے (باہر ہی) پڑا رہنے دیا۔

س۔ کیا بے جا اور جھوٹی تعریف کرنا جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس بارے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف بڑھ چڑھ کر کرتے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے تو اسے ہلاک کر دیا ایک اور روایت حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص نے کسی شخص کی تعریف (بڑھا چڑھا) کر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے برا کیا تم نے تو اپنے دوست کی گردن کاٹ دی'' پھر فرمایا تم میں سے جسے ضرور ہی اپنے بھائی کی تعریف کرنا ہو تو اسے چاہیے کہ اس طرح کہے میں خیال کرتا ہوں جبکہ حقیقت حال تو اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ ایسا اور ایسا ہے اور یہ باتیں بھی صرف اس صورت میں کہے جبکہ اس کے بارے میں ذاتی طور پر جانتا ہو۔

س۔ حسد کرنا یا باہمی بول چال بند کرنے کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کسی سے حسد نہ کرو اور نہ آپس میں بول چال بند کرو اور سب اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بن کر زندگی گزارو اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلقات یا بول چال ترک کرے'' ایک دوسری روایت حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہ ہے کہ تین رات سے زیادہ اپنے بھائی سے ترک تعلقات کرے یعنی یہ کہ جب ایک دوسرے سے سامنا ہو تو ایک منہ پھیر کر ادھر ہو جائے اور دوسرا منہ موڑ کر ادھر ہو جائے اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

س۔ کیا ایک بھائی پر دوسرے بھائی کے عیوب کی پردہ جوشی کرنا ضروری ہے۔ حدیث نبوی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور بھائی نہ تو اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو ظلم یا تکلیف میں مبتلا دیکھ سکتا ہے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکالیف دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

س۔ کیا مسلمان بھائی کے لئے دوسرے بھائی سے بدگمانی کرنا یا ٹوہ لگانا یا دھوکہ وغیرہ دینے کا رویہ اختیار کرنے کی آنحضرت ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کے نرم و نازک پودوں کی سی ہے۔ کہ ہوا چلتی ہے تو وہ جھک جاتے ہیں اسی طرح مومن جب ذرا سیدھا ہوتا ہے (یعنی اکڑتا ہے) تو جلد کوئی مصیبت اسے جھکا دیتی ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو سخت ہوتا ہے

اور سید ھا رہتا ہے لیکن اللہ چاہتا ہے تو اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مومن کو غصے کی حالت میں کس رویہ کی تعلیم دی ہے حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بہادر وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ درحقیقت بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت خود پر قابو رکھے ایک دوسری روایت ہے حضرت سلیمان بن مردؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص غصہ میں دوسرے کو گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ غصہ سے سرخ تھا یہ کیفیت دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ شخص اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھ لے تو اسکی یہ کیفیت دور ہو جائے۔

س۔ کیا ایک مسلمان کیلئے کسی دوسرے مسلمان بھائی پر ظلم کرنے پر آنحضرت ﷺ نے کوئی وعید سنائی ہے؟

ج۔ حضرت ابوعبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''اور ظلم قیامت کے روز اندھیروں کا باعث ہوگا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور جو بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسکو ظلم یا تکلیف میں مبتلا دیکھ سکتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکالیف میں سے ایک تکلیف دور فرما دے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی کرے گا ایک دوسری روایت حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یقیناً ظالم کو ڈھیل دیتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا یہ ارشاد فرما کر آنحضرت ﷺ نے سورۃ ہود کی آیت نمبر 162 تلاوت فرمائی۔

''اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اسکی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے، فی الواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔''

س۔ آنحضرت ﷺ نے کس شخص کی بددعا سے بچنے کی تلقین کی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ارشاد فرمایا ''مظلوم کی بددُعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ مظلوم کی فریاد اور اللہ تعالی کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔

س۔ کیا کپڑوں کی شوخی پر مٹک کر چلنا اور فخر کرنے کی آنحضرت ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم نے فرمایا کہ ایک شخص پہلی امتوں میں سے کپڑے کا نفیس جوڑا پہنے اپنے او پر فخر کرتا چلا جا رہا تھا اور اس نے اپنے بالوں کو بھی خوب سنوار رکھا تھا کہ اللہ تعالی نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں نیچے ہی اترتا چلا جائے گا ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اس شخص پر نظر کرم نہیں ڈالے گا جو غرور و تکبر سے اپنے زیر جامہ کو گھسیٹ کر چلتا ہے۔

س۔ ریا اور نمود و نمائش کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟

ج۔ حضرت جندبؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے نیک کام لوگوں کو سناتا ہے اللہ تعالی (قیامت کے دن اس کی اصل حقیقت اور ریا کاری کا مال) لوگوں کو سنائے گا اور جو (نمود و نمائش کی خاطر کی گئی) اپنی نیکیاں لوگوں کو دکھاتا ہے اللہ تعالی (اس کا عذاب قیامت کے روز) لوگوں کو دکھائے گا۔

س۔ کیا شیخی مارنے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے حدیث نبوی سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو ایسی چیزوں کی ڈینگیں مارتا ہے جو اسے حاصل نہیں ہیں وہ اس شخص کی مانند ہے جو ایسا لباس پہنتا ہے جس سے دوسرں کو فریب میں مبتلا کر سکے۔

س۔ کیا مجلس میں بیٹھے دو مسلمانوں کو سرگوشی کرنے کی اجازت ہے آنحضرت ﷺ کے فرمان کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر تین شخص ہوں تو ان میں سے دو شخص تیسرے کو نظر انداز کر کے آپس میں سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ اور لوگ تم سے آملیں۔ یہ احتیاط اس لئے ضروری ہے کہ اس طرح اسے رنج ہوگا۔

س۔ جھگڑا کھڑا کرنے والے شخص کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے ایک کی بھلائی دوسرے کے سامنے بیان کرتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اچھی بات کہتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک سب سے قابل نفرت شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

س۔ تفرقہ بازی کیلئے کیا دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کرنے والے کیلئے آنحضرت ﷺ نے کوئی وعید سنائی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی جو دین میں موجود نہیں وہ بات مردود ہے ایک دوسری روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ حوض کوثر میں تم سے پہلے پہنچ جاؤں گا اور وھاں تمہارا استقبال کروں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے جائیں گے پھر ان کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا۔ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں تو مجھے کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی راہیں (بدعتیں) پیدا کر لی تھیں۔

س۔ کیا باہمی اختلاف رائے کی اجازت ہے حدیث رسولؐ سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دو عورتیں اپنا اپنا بچہ گود میں اٹھائے جا رہی تھیں کہ ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کا بچہ

لے گیا جس پر ایک عورت دوسری سے کہنے لگی کہ بھیڑیا تیرا بچہ لے گیا ہے جبکہ دوسری کہتی کہ بھیڑیا تیرا بچہ لے گیا ہے دونوں عورتیں جھگڑا لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس جا پہنچیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ پھر وہ دونوں عورتیں قضیہ لیکر حضرت سلیمانؑ کے پاس جا پہنچیں اور سارا واقعہ سنا کر فیصلہ کی طالب ہوئیں تو حضرت سلیمانؑ نے کہا مجھے ایک چھری دو تا کہ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا تم دونوں کو دے دوں۔ یہ سن کر چھوٹی عورت کہنے لگی۔ نہیں ایسا نہ کیجے اللہ تعالی آپ پر رحم فرمائے میں تسلیم کرتی ہوں کہ یہ بچہ اسی کا ہے۔ جبکہ بڑی عورت خاموش رہی چنانچہ حضرت سلیمانؑ نے دونوں کی حالت دیکھ کر فیصلہ دیا کہ بچہ چھوٹی عورت کا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کس حاکم و مقتدر کو بہتر قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم صاحب اقتدار لوگوں میں سب سے اچھا اسے پاؤ گے جو اقتدار و حکومت کو سب سے زیادہ ناپسند فرماتا ہے اور سب سے برا انسان وہ دو چہروں والا شخص پاؤ گے جو کچھ لوگوں سے ایک چہرے میں ملتا ہے اور دوسرے لوگوں کیلئے اس کا دوسرا چہرہ ہوا۔

س۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجتے وقت کیا باتیں بطور نصیحت تلقین فرمائیں؟

ج۔ حضرت موسیٰ اشعریؓ کو جب رسول کریم ﷺ نے یمن کا والی بنا کر بھیجا تو فرمایا" آسانی پیدا کرنا اور لوگوں کیلئے تنگی نہ کرنا انہیں خوشخبری دینا اور نفرت نہ پیدا کرنا۔ آپس میں اتفاق قائم کرنا، خوش دلی سے انہیں ہر نشہ آور چیز سے دور ہٹانا کیونکہ وہ حرام ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ایک حاکم کیلئے کن ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں

کا حاکم ہے وہ ان کا نگران ہے اور ان کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور اس سے لوگوں اور ان کے امور معاملات کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا۔ اسی طرح ایک عام شخص بھی اپنے گھر والوں کا نگران و محافظ ہے اور اس سے بھی ان کے بارے میں بازپرس ہوگی۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران اور ان کی بہتری کی محافظ و ذمہ دار ہے اور اس سے اس سلسلہ میں پوچھ گچھ ہوگی۔ غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ اور نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ لہذا یاد رکھو تم میں سے ہر شخص نگران و ذمہ دار محافظ ہے اور اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

س۔ غیر ذمہ دار حاکم کو کس خوفناک انجام کی آنحضرت ﷺ نے وعید سنائی ہے۔؟

ج۔ حضرت معقل بن یسارؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم و محافظ بنایا اور اس نے بھلائی و خیر خواہی کے تقاضوں کے مطابق رعیت کی حفاظت کی ذمہ داری پوری نہیں کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ان لوگوں کی مدد کرتا ہے؟

ج۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حکومت اور امارت اگر تم کو مانگنے اور طلب کرنے پر ملے تو ساری ذمہ داری تمہارے سر ہوگی اور اگر بے مانگے تم کو ملے گی تو اسکی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے میں اللہ کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی۔

س۔ حکام کے کن احکام کی اطاعت کرنا ضروری ہے اور کن احکام کو نہ ماننا واجب ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب عبداللہ بن خدافہ کو ایک دستے کا سردار بنا کر روانہ کیا تو یہ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۹ نازل ہوئی کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت

کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب اختیار ہوں۔ ایک اور روایت حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ اہل حکومت سے حکومت کے معاملہ میں جھگڑا نہ کرو سوائے اس صورت میں جب اعلانیہ ایسے کفر کا ارتکاب کیا جا رہا ہو جس کے بارے میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلیل اور ثبوت موجود ہو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو حاکم وقت میں دین و شرع کے اعتبار کوئی ناپسندیدہ بات نظر آئے اسے چاہیے کہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص امیر کی اطاعت سے بالشت سے بھر ہی بھی باہر ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ سے فرمایا کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ (اپنے حاکم کی) بات سنے اور اطاعت کرے خواہ اسے وہ بات اور حکم پسند ہو یا ناپسند جب تک کہ اسے کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے لہذا جب کوئی حاکم یا امیر ناجائز اور گناہ کے کام کا حکم دے تو اس کا سننا واجب ہے اور نہ اطاعت کرنا۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ امیر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے جبکہ اطاعت صرف جائز احکام کی ضروری ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد کن امرا کے احکام کی اطاعت کی تلقین کی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرے بعد خلفاء ہوں گے۔ تم پر لازم ہے کہ ان سے کی ہوئی بیعت کے پابند رہو۔ اور جس سے پہلے بیعت کی جائے اطاعت کا حق بھی پہلے اس کا ہے تم ان کا حق ادا کرو (اور اگر وہ اپنے فرائض پورے نہ کریں گے) اللہ تعالیٰ ان سے خود حساب لے گا۔ ان امور کے بارے میں جس کا اس نے ان کو محافظ و نگران بنایا تھا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مستقبل کے حادثات و خطرات میں کس رویہ کی تعلیم دی ہے؟

ج۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (ایک ایسا دور آئے گا جس میں) ایسے لوگ بھی ہوں گے جو میرے طریقے کی

بجائے دوسرے طریقوں کی طرف راہ نمائی کریں گے ۔تم ان کی بعض باتوں کو اچھا پاؤ گے اور بعض باتیں بری ہوں گی ،لوگ اس طرح گمراہی پھیلائیں گے گویا وہ جہنم کے دروازے پر کھڑے لوگوں کو بلا رہے ہیں جو ان کی پکار پر لبیک کہے گا وہ اسے جہنم میں ڈال دیں گے ایسے وقت میں جماعت المسلمین اور مسلمانوں کے امام سے وابستہ رہنا اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو تم تمام ایسے فرقوں سے کنارہ کش رہنا۔

س۔ جس مقدمہ میں مدعی کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو اس معاملے کا فیصلہ کیسے کیا جائے گا۔

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے دوسری کے ہاتھ میں سوا چبھویا جس کا کوئی گواہ نہیں تھا یہ مقدمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ محض لوگوں کے دعوی کرنے کی بنا پر اگر ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جاتا تو بہت سے لوگوں کے جان و مال ضائع چلے جاتے پھر حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے لوگوں سے کہا کہ اس عورت کو (جس پر الزام ہے) اللہ یاد دلاؤ اور اسے یہ آیت کریمہ پڑھکر سناؤ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷۷) جو لوگ اللہ سے عہد اور قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاس کرے گا بلکہ ان کیلئے تو دردناک عذاب ہے'' چنانچہ لوگوں نے اسے نصیحت کی تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا پھر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا۔ رسول کریم ﷺ فرمایا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر لازم آتی ہے۔

س۔ جھوٹ بول کر غلط فیصلہ حاصل کرنے کی سزا آنحضرت ﷺ نے کیا بتلائی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی قضیہ میں ہو سکتا ہے کوئی ایک فریق دوسرے سے زیادہ فصیح و بلیغ (چرب زبان) ہو اور اس کی گفتگو سن کر میں یہ خیال کروں کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور اس کے حق میں فیصلہ دے دوں جب کہ حقیقت میں دوسرے کا حق ہو تو

میرے فیصلہ سے حاصل ہونے والا فائدہ دراصل جہنم کی آگ ہے اب جس کا جی چاہے اس جہنم کی آگ کو لے لے اور جو چاہے اس سے بچ جائے۔

س۔ جھوٹی گواہی دینے کے عتاب کے بارے آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔

1۔ اللہ کے ساتھ کسی غیر کو شریک کرنا۔

2۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔

3۔ انسان کو قتل کرنا

4۔ جھوٹی گواہی دینا

س۔ نیک نیتی سے فیصلہ کرنیوالے قاضی کیلئے کی اجر ہے؟

ج۔ حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسولکریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی حاکم اپنی مقدور بھر کوشش کر کے کسی معاملہ کا فیصلہ کرتا ہے اور درست فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے دو اجر ملتے ہیں لیکن اگر پوری کوشش کے باوجود اس کا فیصلہ غلط ہو جاتا ہے تو اس کو پھر بھی ایک اجر ضرور ملتا ہے۔

س۔ کس حالت میں آنحضرت ﷺ نے فیصلہ کرنے سے منع فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کوئی فیصلہ دینے والا دو شخصوں کے درمیان کسی جھگڑے کا ہرگز فیصلہ نہ کرے جبکہ وہ غصہ کی حالت میں ہو۔

س۔ مجرم کے لیئے کوئی سفارش نہیں اور بڑے سے بڑے آدمی کیلئے سزا ضروری ہے۔ حدیث نبویؐ کی روشنی مین واضح کریں؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ایک با اثر عورت نے چوری کی تھی (اور رسول کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا) اہل قریش کے کہنے پر حضرت اسامہ بن زیدؓ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں معافی کی درخواست انکی طرف سے پیش کی۔ آپ نے (خاصی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا "کیا تم اللہ تعالی کی قائم کردہ حدود میں کسی ایک حد کے

بارے میں سفارش کرنا چاہتے ہیں تم سے پہلی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ جب انکا کوئی صاحب حیثیت اور ذی وجاہت شخص چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیا جاتا تھا اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اسے سزا دیتے تھے خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹ دیتا۔

س۔ کیا حدود سے ہٹ کر تعزیرات میں دس کوڑوں سے زیادہ مارنے کی اجازت ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالی کی مقرر کردہ حدود کے سوا (کسی جرم کی تعزیری سزا ہیں) دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں۔

س۔ سزا کا مقصد کیا ہے؟ آخرت کا معاملہ کیسے ہوگا؟

ج۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی جرم کا مرتکب ہوگا اگر دنیا میں اسے سزا مل گئی تو اس کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اگر وہ دنیا میں سزا سے بچا رہا اور اللہ نے اسکے جرم کی پردہ پوشی فرما دی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے وہ چاہے اسے بخش دے اور چاہے تو سزا دے۔

س۔ کس کی قسم کھانے کی اجازت ہے تعلیمات نبوی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا خبردار اللہ تعالیٰ اس بات سے شدت کے ساتھ منع فرماتا ہے کہ تم لوگ اپنے باپ دادا کے ناموں کی قسم کھاؤ لہذا جسے قسم کھانی ہو وہ صرف اللہ تعالی کے نام کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

س۔ قسم کھاتے وقت کیا کہنے کی مزید تاکید کی گئی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم'' کسی شخص کا اپنے گھر والوں (کا فائدہ اور بھلائی نہ کرے) کے بارے میں کھائی ہوئی قسم کا بہانہ بنانا اور اس پر قائم رہنا اللہ کے نزدیک گناہ کا باعث ہے۔

نسبت اس کے کہ ایسی قسم کو توڑ کر اس کا وہ کفارہ ادا کرے جو اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے۔

ایک اور دوسری روایت ابوموسی اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر اللہ چاہے تو بخدا جب بھی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھاؤں گا۔ کہ اس کے خلاف کرنا خیر اور بہتر ہے تو میں ضرور وہ کروں گا جو خیر اور بہتر ہوگا (لہذا میں) قسم توڑ دوں گا اور کفارہ ادا کروں گا۔

س۔ غلط قسم کی کھائی گئی قسم کے حوالہ سے کیا حکم ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے (غلطی سے) لات اور عزی (بتوں) کی قسم کھائی تو اسے چاہے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں تجھ سے جوا کھیلوں گا تو اسے چاہیے کہ صدقہ دے۔ ایک دوسری روایت میں جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول کریم نے فرمایا "جو شخص کسی مسلمان کو اس کے مال کے حرام کرنے کی خاطر حاکم کے حکم پر دیدہ دلیری سے، قسم کھائے گا وہ اللہ تعالی کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالی اس پر سخت غضب ناک ہوگیا چنانچہ آپ کے ارشاد کی تصدیق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو لوگ اللہ سے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں تو ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے روز ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کیلئے سخت دردناک عذاب ہے۔

س۔ منت ماننے یا نذر ماننے کے کیا احکام ہیں۔ تعلیم نبویؐ کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے رسول کریم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور انہوں نے کوئی نذر مان رکھی تھی جس کا پورا کرنا ان کے ذمے تھا آپ نے ارشاد فرمایا تم ان کی طرف سے وہ نذر پوری کردو، ایک دوسری روایت حضرت ابوہریرہ

ہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا نذر کوئی ایسی چیز انسان کو نہیں دیتی جو اسکی تدبیر میں نہ ہو البتہ نذر انسان کو اس تقدیر سے ہم آہنگ کر دیتی ہے جو اس کیلئے لکھی ہوئی ہو اور اس طریقے سے اللہ تعالیٰ بخیل سے بھی مال خرچ کرواتا ہے اور وہ اسکی وجہ سے وہ چیز دیتا ہے جو نذر ماننے سے پہلے ہرگز نہ دیتا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کیدرمیان انکا سہارا لیکر چل رہا ہے آپ کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ کعبہ تک پیدل جائے گا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سزا سے بے نیاز ہے جو یہ شخص اپنے آپ کو دے رہا ہے آپ نے سے حکم دیا کہ "سوار ہو کر جاؤ"۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ میں نے بحالت جاہلیت ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی اب اسلام قبول کرنے کے بعد میں اس سلسلہ میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ اپنی نذر کو پورا کرو"۔

س بدشگونی یا نیک شگونی کرنا کہاں تک جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سلسلہ میں کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بدشگون نہیں لینا چاہیے اور بہترین شگون نیک فال ہے جو کہ کوئی شخص کوئی اچھی بات سنتا ہے۔

س۔ نظر بد لگنے اور اس سلسلہ میں اس کو دور کرنے کے کیا احکامات ہیں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا نظر لگنا برحق ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اگر نظر بد لگ جائے تو اس پر کچھ پڑھ کر دم کر لیا جائے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے میرے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے منہ پر چھائیاں تھیں آپ نے فرمایا اس پر پڑھ کر دم کرو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔

س۔ کیا بیمار کو دم کرنا یا اس کیلئے دعا کرنے کا حکم نبوی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرمائی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو آپ فرماتے "اے انسانوں کے آقا اور مالک تکلیف دور کر دے شفا عطا فرما بے شک تو ہی شفاء دینے والا ہے رسول کریم ﷺ جب کبھی بیمار ہوتے تو قُل ھو اللہ احد قُل آعوذ برب الفلق اور قُل اعوذ برب الناس پڑھ کر خود پر دم کر لیا کرتے تھے پھر جب آپ کی علالت نے شدت اختیار کر لی تو پھر میں یہی پڑھ کر آپ کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے جسم اطہر پر آپ ہی کا دست مبارک برکت کی توقع سے پھیرا کرتی تھی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص نے اس سے معاوضہ طے کیا اور اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتا رہا۔ جس کے اثر سے اس کی تکلیف مکمل طور پر رفع ہوگئی رسول کریم ﷺ کو جب یہ سارا واقعہ سنایا گیا تو آپ نے فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دم کا کام بھی دیتی ہے۔" رسول کریم ﷺ نے ہر زہریلے کیڑے کے ڈسنے پر دم کرنیکی اجازت دی ہے یہی روایت حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔

س۔ مصوری کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا تعلیمات ہیں؟

ج۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن سزا دی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا جو کچھ تم نے تخلیق کیا ان کو زندہ کرو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا جس کا روزگار تصویریں بنانا تھا آپ نے اس سے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تصویر بنائے گا تو قیامت کے روز اس سے کہا جائیگا کہ اس میں جان ڈال کر زندہ کرے اور ظاہر ہے کہ وہ اس میں جان ڈالنے پر قادر نہ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اسے مشورہ دیا کہ اگر تو یہ روزگار نہیں چھوڑ سکتا تو پھر ایسا کر کہ درخت وغیرہ اور ایسی چیزوں کی تصویریں بناؤ جن میں جان نہیں ہے۔ حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصو

ہو مگر وہ تصویریں جو کپڑے پر (زیبائش کی خاطر نقش ہوں وہ جائز ہیں)
حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک دفعہ مسجد سے تشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ میں نے گھر کے ایک کونے کو ایسے پردے سے ڈھک رکھا ہے جس میں تصویریں بنی تھیں۔ آپ نے اس پردے پھاڑ ڈالا اور فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو دیا جائیگا جو تخلیق میں اللہ تعالی کی مشابہت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر ہم نے اس پردے سے ایک یا دو تکیئے بنا لیے۔

س۔ کسی عزیز کی موت پر آنسو بہانا کہاں تک درست ہے؟

ج۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے اس لئے آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائیں آپ چند صحابہ کرامؓ کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ بچے کا سانس اکھڑا ہوا تھا اس کی حالت دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ سعد بن عبادہؓ نے کہا اے رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ رحمت ہے جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کھاتے ہیں'' رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی سے فرمایا'' جو کچھ اللہ نے لے لیا ہے وہ بھی اسی کا تھا اور جو اس نے دے رکھا ہے وہ بھی اسی کا ہے اور اس نے ہر چیز کی ایک مدت مقرر فرمائی ہے اس لیئے تم کو چاہیے کہ صبر کرو اللہ سے ثواب کی امید رکھو۔

س۔ کیا کسی کی موت پر بین کرنا، رونا پیٹنا اور ماتم کرنا جائز ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے (کسی کے مرنے پر) اپنا منہ سر پیٹا، گریباں چاک کیا اور زمانہ جاہلیت کے سے فقرے بولے اور نعرے لگائے (یعنی بین کئے) وہ ہم میں سے نہیں (وہ اسلام سے خارج ہیں) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کو حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو آپ یہ خبر سننے کے بعد (مسجد

میں) تشریف لے گئے اور رنج والم آپ کے چہرے مبارک پر صاف صاف ظاہر تھا ایک شخص نے آکر اطلاع دی کہ حضرت جعفرؓ کے گھر کی عورتیں رو پیٹ رہی ہیں۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ جا کر انہیں منع کرے۔ اس نے واپس آکر بتایا کہ وہ عورتیں اس کا کہا نہیں مانتیں۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو تین بار بھیجا اور تینوں بار ناکام آیا تو رسول کریم ﷺ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا "ان کے منہ میں خاک بھر دو"۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک عورت کے قریب سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ ﷺ نے اس سے فرمایا "اللہ سے ڈر اور صبر کر! صبر تو وہی ہوتا ہے جو صدمہ کے شروع میں کیا جائے"۔

س۔ کیا اہل خانہ اور عزیزوں کے رونے پیٹنے سے مرنے والے پر بھی کوئی بُرا اثر پڑتا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "کسی کے مرنے پر اللہ تعالیٰ گھر والوں کی آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غمگین ہونے یا زبان سے کلمات رحم نکالنے پر عذاب نہیں دیتا البتہ وہ چیخنے چلانے پر ضرور عذاب دیتا ہے اور گھر والوں کے رونے سے بھی مرنے والے کو عذاب ہوتا ہے"۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے بھی نبی کریم ﷺ کا قول مروی ہے کہ لوگوں کے رونے پیٹنے کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کی ایک روایت حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جس کے مرنے پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے اس نوحہ کے مطابق عذاب دیا جاتا ہے"۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مرنے والوں کے جہنمی یا جنتی ہونے کے حوالہ سے کیا نشانی دی ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "مرنے پر لوگ جس کی تعریف کریں وہ جنتی ہے اور جس کی بُرائی کریں وہ دوزخی ہے کیونکہ لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہیں"۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مومن اور بدکار کی موت کو کس تناظر میں بیان کیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو قتادہ ربعیؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''مومن مرنے کے بعد دنیا کے مصائب و آلام سے نجات پاتا ہے اور اللہ کی رحمت کے سایہ میں پناہ لیتا ہے اور بدکار شخص کے مرنے سے لوگ، شہر و ملک اور درخت، جانور سب نجات پاتے ہیں''۔

س۔ کیا میت کو غسل دینے کیلئے خصوصی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ وہ طریقہ بیان کریں؟

ج۔ حضرت ام عطیہ انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ایک بیٹی کا انتقال ہوا تو آپؐ نے فرمایا ''انہیں تین بار یا پانچ بار یا اگر ضرورت ہو تو زیادہ دفعہ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور آخری بار کافور ڈالو۔

س۔ میت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جاتا ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب وفات پا گئے تو آپ کو ایک دھاری دار یمنی چادر اوڑھادی گئی تھی اور انہیں تین سفید سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا جو یمن کے علاقے سحول کے بنے ہوئے تھے۔ آپؐ کے کفن میں عمامہ تھا نہ قمیض۔

س۔ جنازہ میت کے حوالے سے کیا احکام نبوی مذکور ہیں بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا'' جنازے کو لے جانے میں جلدی کرو''۔ جو شخص جنازے میں حاضر ہوا اور اس وقت تک شریک رہا حتیٰ کہ نماز جنازہ پڑھی گئی اس کیلئے ایک پہاڑ جتنا ثواب ہے اور جو تدفین تک شریک رہا اس کیلئے دو بڑے پہاڑوں جتنا ثواب ہے۔ حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا لیکن اس سلسلہ میں زیادہ شدت نہیں کی جاتی تھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نجاشی شاہ حبشہ کے انتقال پر رسول کریم ﷺ اسی دن نماز پڑھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ (غائبانہ نماز جنازہ کیلئے) صفیں بنا کر چار تکبیریں کہیں۔ آپ نے نجاشی کے وفات پا جانے کی خبر اسی دن دے

دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت جنازے کے پیچھے درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

س۔ کیا قبر میں موجود شخص کی بھی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام کے انتقال کی خبر رسول کریم ﷺ کو کافی روز کے بعد ملی۔ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اسکی نماز جنازہ پڑھی۔ اسی طرح کی ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ ایک الگ تھلگ بنی ہوئی قبر پر گئے تھے اور آپ نے امامت کرائی تھی اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنا کر نماز جنازہ پڑھی تھی۔

س۔ گزرتے جنازہ کے حوالہ سے مسلمانوں پر کن آداب کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے؟

ج۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو یہاں تک کہ وہ آگے بڑھ جائے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو رسول کریم ﷺ اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ ہم سب بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ''۔

س۔ ایک عورت کیلئے اپنے خاوند کا سوگ کتنے دن کرنا ضروری ہے؟

ج۔ حضرت زینب بنت سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''کسی عورت کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہے یہ جائز نہیں کہ کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے خاوند کے، خاوند کے

مرنے پر بیوی کو چار ماہ دس دن عدت گزارنا ضروری ہے"۔ ایک عورت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا ہے اور اسکی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ کیا میں اسکی آنکھوں میں سرمہ لگا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! چار ماہ دس دن عدت کا عرصہ ہے (اس دوران سرمہ نہیں لگا سکتی)۔ ایک دوسری روایت حضرت ام عطیہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں خاوند کے مرنے پر عورت کو چار ماہ دس دن عدت پوری کرنے کا حکم تھا۔ ان ایام میں ہم کو نہ سرمہ لگانے کی اجازت تھی اور نہ خوشبو کی۔ ثوب عصب (یمنی چادر جس کا سوت خام حالت میں ہی رنگ لیا جاتا ہے اور بعد ازاں کپڑا بنا جاتا ہے جس سے اس میں کہیں ہلکا کہیں گہرا کپڑا نظر آتا ہے) کے سوا ہر قسم کا رنگدار کپڑا پہننا منع تھا البتہ ہمیں خاص ایام کے بعد پاک ہو کر قلیل مقدار میں ہلکی خوشبو استعمال کرنے کی اجازت تھی۔

س۔ کسی مسلمان کے بچے کے مرجانے سے اس کے اعمال پر کیا اثر پڑتا ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جس مسلمان نے تین بچے (جو بالغ نہ ہوئے ہوں) مر جائیں (اور وہ ان کی موت پر صبر کرے) تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا مگر اتنا جس سے قسم پوری ہو جائے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے ایک روایت مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "ہر وہ عورت جس کے دو یا تین بچے وفات پا جائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ بچے اس کیلئے جہنم سے پردہ بن جائیں گے۔

س۔ منافقین کی نماز جنازہ کے حوالہ سے کیا احکام ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے تعامل کے حوالہ سے بیان کریں؟

ج۔ حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر گئے جس میں لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی تو عبداللہ بن ابی (منافق) نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ کے قریب ہیں کچھ نہ دو تاکہ وہ آپ کو چھوڑ جائیں اور اس نے یہ بھی کہا کہ ہم ذرا مدینہ واپس پہنچ لیں تو جو

عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ میں نے یہ سب باتیں رسول کریم ﷺ کو بتا دیں۔ آپ کے پچھوانے پر عبداللہ بن ابی مکر گیا جس پر سورۃ منافقون نازل ہوئی جس نے مجھے سچا ثابت کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا (جو نہایت مخلص مسلمان تھا) رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی قمیض مبارک مجھے عطا فرمایئے تاکہ میں اسے آپ کی قمیض کا کفن دوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی قمیض اسے عطا فرمائی۔ پھر اسنے درخواست کی کہ آپؐ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ جب رحمت عالم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے آپ کا دامن پکڑ کر عرض کیا کہ کیا آپ کو منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ آیت کریمہ میں ہے (سورۃ توبہ: آیت نمبر ۸۰) اے نبی ﷺ تم خواہ ایسے لوگوں کے لئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو۔ اگر تم ستر بار بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا''۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس آیت کریمہ کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ مغفرت کروں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفی یقیناً منافق تھا لیکن آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن ابی اوفی کی نماز جنازہ پڑھائی جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۸۴ نازل فرمائی: ''اور آئندہ ان میں سے کوئی مرے تو ان کی نماز جنازہ تم ہرگز پڑھنا اور نہ کبھی ان کی قبر پر کھڑے ہونا''۔

س۔ غلاموں اور خادموں کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے کیا سلوک روا رکھنے کی تلقین کی؟

ج۔ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام اور خدمتگار بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا زیر دست بنایا ہے۔ تو جس شخص کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو اس پر لازم ہے کہ اسے ویسا ہی کھانا

کھلائے جیسا وہ خود کھاتا ہے۔ اور اس طرح کا لباس پہنائے جس طرح کا وہ خود پہنتا ہے۔ اور اپنے غلاموں پر اتنا کاموں کا بوجھ نہ ڈالے کہ وہ اس کے نیچے دبک کر رہ جائیں بلکہ ان سے اگر کوئی سخت کام لو تو اس میں ان کی مدد کرو۔ ایک دوسری روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''جب کسی شخص کے پاس اس کا خادم اس کا کھانا لے کر آئیں تو اگر وہ شخص اپنے ساتھ کھانا پر نہ بیٹھا سکے (یعنی اگر کھانا کم ہو) تو اسے اس میں سے ایک دو لقمے ضرور دے دیں۔ کیونکہ اسی نے تو اس ... بنانے کی اور پکانے کی گرمی برداشت کی۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے غلاموں کی آزاد کرنے کی کس طرح ترغیب دی؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان (مرد یا عورت) کو آزاد کردے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ایک ایک عضو کو جہنم سے چھٹکارا دے گا۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا جو شخص کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کریں اس پر لازم ہے کہ اپنے مال سے ہی اس کے (باقی حصہ کی) خلاصی کرائے (تاکہ وہ مکمل طور پر آزاد ہو جائے)۔ لیکن اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے۔ اور غلام (سے کہا جائے کہ وہ) محنت مزدوری کر کے باقی قیمت خود ادا کر کے آزاد ہو جائے۔ مگر اس سلسلہ میں اسے مجبور نہ کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی ایک اس طرح کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے اور دیگر شرکاء کو ان کے حصص کی قیمت ادا کردے اس صورت میں پورا غلام اسی کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔

س۔ نیک اور مالک کے خیر خواہ غلام کیلئے آنحضرت ﷺ نے کون سی خوشخبری دی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہو اور اپنے رب حقیقی کی عبادت احسن طریقہ سے کرے

اسے دوہرا اجر وثواب ملے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کتنا اچھا ہے کسی شخص کے لیے جو اسے یہ موقع میسر آئے کہ وہ اپنے رب جلیل کی عبادت بھی بحسن وخوبی کرے اور دنیاوی آقا کی بھی خیر خواہی اور خدمت بجا لائے۔ ایک اور جگہ فرمایا زر خرید غلام اگر نیک اور صالح ہو تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ حج اور ماں کی خدمت کی نیکیاں نہ ہوتی تو میں یہ پسند نہ کرتا کہ میری موت اس حال میں واقع ہو کہ میں غلام ہوں۔

س۔ خواب کیا ہوتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے اس حوالہ سے کیا کرنے کا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور خواب شیطان کی طرف سے۔ لہٰذا اگر کسی کو خواب میں ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو اسے چاہیے کہ بیدار ہوتے ہی شیطان اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ تاکہ اس خواب سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزو ہے۔ اور ایک جگہ فرمایا جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری کی حالت میں دیکھے گا کیونکہ شیطان میری شکل میں نمودار نہیں ہو سکتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ اسی اثنا میں میرے پاس دو شخص آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی تو مجھ سے کہا گیا بڑے کو دیجئے۔ چنانچہ میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔ اس طرح رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین میں ہجرت کر رہا ہوں۔ جہاں کھجور کے درخت ہیں تو مجھے خیال گزرا کہ یہ مقام یمامہ ہوگا یا حجر ہوگا لیکن درحقیقت وہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں۔ انہیں دیکھ کر مجھے رنج ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ وحی ان پر پھونکنے کا حکم دیا اور میں نے ان پر پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ ان سے مراد وہ کذاب ہیں جو میرے (نبی ہونے کے بعد) بعد خروج کریں گے۔ ایک ابوالاسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب۔

س۔ آنحضرت ﷺ کا وہ کونسا سفر ہے جس میں آپ کو دوزخ اور جنت کے مناظر دکھائے گئے؟

ج۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ ایک دن صبح کے وقت رسول کریم ﷺ نے فرمایا آج رات میرے پاس دو فرشتے آئے اور انہوں نے مجھے نیند سے بیدار کر کے کھڑا کیا اور کہا چلیے۔ چنانچہ ان کے ساتھ چل پڑا (انہوں نے پہلے دوزخ کا منظر دکھایا اور پھر اس کے بعد جنت کا جو اس طرح تھا:۔

دوزخ کا منظر

ہم ایک شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے قریب پتھر اٹھائے کھڑا تھا۔ اچانک اس شخص نے وہ پتھر اس کے سر پر دے مارا۔ جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ لیکن جلد ہی پہلے کی طرح صحیح سالم ہو گیا۔ دوسرا شخص دوبارہ وہی پتھر اس کے سر پر دے مارتا اور یہ سلسلہ جاری تھا کہ مجھے بتایا گیا یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اس پر عمل نہ کیا اور فرض نمازوں سے لاپرواہی برتتا تھا۔ پھر ہم ایک اور شخص کے پاس پہنچے جو گدی کے بل چت لیٹا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک دوسرا شخص لوہے کا ایک ٹکڑا لے کر اس کے سر پر کھڑا ہے اور وہ آنکڑا اس شخص کے چہرے کے ایک جانب

گاڑھ کراس کے گال کے ایک نتھنے اور ایک آنکھ کو گدی تک چیر ڈالتا ہے۔ پھر وہ شخص اس کے چہرے کی دوسری جانب کی طرف مڑتا ہے اور اس حصہ کو بھی اسی طرح چیر دیتا ہے لیکن ابھی وہ چہرے کی اس جانب سے فارغ نہیں ہوجاتا کہ دوسری جانب پھر پہلے کی مانند صحیح سالم ہوجاتا ہے اور وہ شخص اس کے ساتھ پھر وہی عمل کرتا ہے جو پہلے کیا تھا۔ مجھے بتایا گیا یہ شخص صبح صبح اپنے گھر سے نکل کر جھوٹی افواہیں گھڑتا تھا جو ہر طرف پھیل جاتی تھیں۔ اس کے بعد ہم ایک تنور نما چیز پر پہنچے۔ ہم نے اس میں کچھ مرد اور کچھ عورتیں برہنہ حالت میں دیکھے جن کے نیچے کی جانب سے ان کے پاس سے آگ کی ایک انتہائی تیز لپیٹ آتی تھی جس سے یہ لوگ چیخنے چلانے لگتے مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ زنا کے مرتکب تھے۔ پھر اس کے بعد ہم نے ایک نہر دیکھی جو بالکل خون کی مانند سرخ تھی۔ ہم نے دیکھا اس کے اندر ایک شخص تیر رہا ہے اور اس نہر کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے جس کے پاس بہت سے پتھر ہیں جب تیرنے والا شخص اس کے پاس پہنچتا ہے تو اس کے آگے اپنا منہ کھولتا ہے اور وہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا ہے۔ اور وہ تیرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ پھر دوبارہ لوٹ کر واپس آتا ہے اور منہ کھولتا ہے اور اس کے منہ میں پھر ایک پتھر ڈال دیا جاتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ شخص سود خور تھا۔

جنت کا منظر

اس کے بعد ہم ایک باغ میں پہنچے جس میں گھنا سبزہ تھا اور اس میں موسم بہار کے ہر طرح کے پھول کھلے تھے اور اس باغ کے وسط میں ایک شخص تھا جس کا قد بہت طویل تھا۔ اور اس کے اردگرد بے شمار بچے تھے مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت ابراہیم ہیں اور ان کے اردگرد جو بچے ہیں وہ دین فطرت پر مرے

ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے پوچھنے پر رسول کریم ﷺ نے بتایا ''مشرکوں کے بعض بچے بھی وہی ہوں گے''۔ پھر ہم آگے بڑھے تو ایک اور باغ میں پہنچے جس سے بڑا اور خوبصورت باغ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا اوپر تشریف لے جائیں۔ ہم اس باغ میں اوپر چڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ ایک شہر میں جا پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ ہم اس شہر کے دروازے کے اندر گئے تو وہاں ہمیں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جن کے نصف بدن بہت خوبصورت تھے اور نصف انتہائی بدصورت تھے۔ (آپ کے وہاں جانے پر) ان لوگوں سے کہا گیا جاؤ اس نہر میں اترو۔ اس نہر کا پانی خالص دودھ کی طرح سفید تھا۔ چنانچہ یہ لوگ جا کر اس نہر میں اتر گئے اور پھر نکل کر ہمارے پاس لوٹ آئے تو ان کی شکل کی ساری بدصورتی جاتی رہی تھی۔ اور بہت سے خوبصورت شکل والے ہو گئے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کچھ نیک اعمال کئے اور ان کے ساتھ برے اعمال کئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ مجھے بتایا گیا یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی قیام گاہ ہے۔ پھر میں نے اوپر کی جانب نگاہ اٹھائی تو مجھے ایک محل نظر آیا جو ابر کی مانند بالکل سفید تھا۔ مجھے بتایا گیا یہ آپ کا محل ہے۔ میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت عطا فرمائے۔ مجھے اس محل کے اندر جانے کی اجازت دو۔ وہ کہنے لگے ابھی نہیں البتہ آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے جانوروں کے ساتھ کیا سلوک رکھنے کے احکام فرمائے ہیں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک پیاسا کتا جو پیاس کی وجہ سے قریب المرگ تھا، ایک کنویں کے گرد چکر کاٹ رہا تھا کہ بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے دیکھا اور اپنا موزہ اتار کر اس میں اسے پانی پلایا۔ اس کی اس نیکی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ بخش دیئے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول

کریم ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس عورت نے اس بلی کو قید میں رکھا۔ اسے کچھ کھلایا نہ پلایا اور کہیں جانے بھی نہ دیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ اس گناہ کی وجہ سے وہ عورت واصل جہنم ہو گی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ کھایا تو ان کے حکم سے پوری چیونٹیوں کی بستی کو جلا دیا گیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل کی کہ ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹا لیکن تم نے ایک پوری امت کو جلا دیا۔ حالانکہ یہ امت اللہ کی تسبیح بیان کرتی تھی۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن جانوروں کو ہلاک کرنے کی اجازت دی؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں بیٹھے تھے کہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی اور ہم نے یہ سورۃ آپ کی زبان مبارک سے سیکھی۔ ابھی آپ یہ سورۃ تلاوت فرما رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اسے مار دو۔ ہم اسے مارنے کو جھپٹے لیکن وہ ہم سے تیز نکلا اور بھاگ گیا۔ حضرت ام شریک فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے گرگٹ (چھپکلی وغیرہ) کے مارنے کا حکم دیا ہے۔

س۔ کیا گھوڑوں کو سدھانے اور گھڑ دوڑ کرانے کی آنحضرت ﷺ نے اجازت بخشی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسولکریم ﷺ نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کے درمیان گھڑ دوڑ کرائی اور خود حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان سواروں میں شامل تھے جنہوں نے اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں خیر و برکت ہے جو قیامت تک رہے گی۔

س۔ کیا اونٹ کے گلے میں تانت کا قلادہ ڈالنے کی ممانعت کی گئی ہے؟

ج۔ حضرت ابو بشیر انصاریؓ سے مروی ہیکہ رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ باقی نہ رہنے دیا جائے۔ (یاد رہے کہ نظر بد سے بچاؤ کیلئے مشرک تانت کا قلادہ اونٹ کے گلے میں باندھا کرتے تھے)

س۔ کیا جانوروں کے جسم کو داغنا جائز ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو میں نے دیکھا) آپ اس وقت ان اونٹوں کو داغ رہے تھے جو فتح میں آپ کے پاس آئے تھے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے شب معراج کی رات کون سے مشروب پیا تھا؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ شب معراج رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں بیت المقدس میں دو پیالے لائے گئے۔ جن میں سے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ نے دونوں پیالوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا تو حضرت جبرائیلؑ نے کہا شکر ہے اللہ کا جس نے فطرت کی طرف سے راہنمائی فرمائی اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

س۔ آنحضرت ﷺ کو کون سی سبزی مرغوب تھی؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں روٹیاں، کدو کا شوربہ اور بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ پیالے میں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ چنانچہ اس دن سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ ککڑی اور کھجور ملا کر کھا لیتے تھے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کھجور اور ککڑی ملا کر کھاتے دیکھا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کون سی کھجوروں کی فضیلت بیان کی ہے؟

ج۔ حضرت سعدؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت سات عدد (مدینے کی) عمدہ کھجوریں کھا لے اسے اس دن کسی قسم کا زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے پیلو کی فضیلت میں کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر

کریر کے درخت کا پھل پیلو چنا کرتے تھے اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا سیاہ رنگ کے چنو۔ کیونکہ سیاہ رنگ کا پھل اچھا ہوتا ہے۔ لوگوں نے ان سے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسا بھی ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں؟ سب نبی بکریاں ضرور چراتے رہے ہیں۔

س۔ کلونجی کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کیلئے شفاء ہے۔

س۔ نمونیہ کیلئے آنحضرت ﷺ نے کس چیز کے استعمال کی ترغیب دلائی؟

ج۔ حضرت ام قیسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم پر لازم ہیں کہ عود ھندی (قسط) استعمال کرو۔ کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ گلے کی سوجن کیلئے اس کو ناک میں چڑھایا جاتا ہے اور نمونیہ میں پلایا جاتا ہے۔

س۔ تلبینہ کون سی چیز ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے دل کیلئے سکون بخش قرار دیا ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تلبینہ مریض کے دل کو سکون بخشتا ہے اور رنج وغم میں کمی کر دیتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے رشتہ داروں میں سے جب کوئی شخص مرجاتا تو آپ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتی پھر سرید تیار کرکے تلبینہ اس کے اوپر ڈال دیتی اور پھر وہاں موجود خواتین سے فرماتیں کہ کھاؤ۔ تلبینہ ایک قسم کا ہریرہ ہے۔ جو آٹے اور میدہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی اس میں شہد بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے آنکھ کی بیماریوں کے علاج کیلئے کون سی چیز تجویز کی ہے؟

ج۔ حضرت سعید بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کھنب کا پانی آنکھ کی بیماریوں کیلئے شفاء ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے دوا اور علاج کی ضرورت واہمیت کے حوالہ سے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری دواؤں اور علاج کی تدبیروں میں سے ان میں بھلائی ہے۔ (۱) نشتر سے پچھے لگانا (۲) شہد کا پینا۔

س۔ کیا آگ سے جسم کو داغ کر علاج کرنے کو آنحضرت ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''علاج کے طور پر آگ سے جسم داغنے کو میں پسند نہیں کرتا''۔

س۔ تیز بخار میں آنحضرت ﷺ جسم کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کیا کرنے کا حکم دیتے تھے؟

ج۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس جب کوئی عورت بخار کی حالت میں لائی جاتی تو میں اس کے جسم پر پانی ڈالتی تھی کیونکہ رسول کریم ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

س۔ کیا چھوت چھات کا وہم کرنا درست ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا چھوت چھات کا وہم کرنا درست نہیں ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے پاس لا کر نہ رکھا جائے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے اسہال کے دور کرنے کیلئے کیا تجویز فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے۔ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ وہ شخص دوسری اور تیسری مرتبہ یہ بتانے کیلئے آیا کہ اس کے بھائی کے اسہال کو شہد سے افاقہ نہیں ہوا۔ رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا شہد پلاؤ۔ جب وہ شخص چوتھی مرتبہ پھر آیا تو

آپ نے فرمایا آپ کے بھائی کا پیٹ غلط بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے اسے شہد پیلاؤ۔ چنانچہ اس نے جا کر پھر بھائی کو شہد پلایا اور وہ تندرست ہو گیا۔

س۔ طاعون کی وبا کے دنوں میں آنحضرت ﷺ نے کیا کرنے کا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا طاعون عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر نازل کیا گیا تھا۔ لہذا جب تم سنو کہ کسی علاقے میں طاعون پھیلی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر آپ کے علاقے میں طاعون پھیل جائے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے بچنے کیلئے وہاں سے نہ نکلو۔

س۔ کیا مریض کو اس کی مرضی کے بغیر زبردستی دوا پلانی جائز ہے۔ تعامل نبوی سے واضح کریں؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیمار تھے تو ہم نے (آپ کی مرضی کے خلاف) آپ کے دہن مبارک میں دوا ڈالی تو آپ (ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اشارے سے منع فرمایا کہ اس طرح دوا مت ڈالو

مسائل زوجین و وراثت

س۔ کیا نکاح کے پیغام پر کسی دوسرے کے نکاح کا پیغام دینا جائز ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسولکریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر اپنے لئے پیغام نکاح دے جب تک کہ پہلا شخص اس جگہ نکاح کا ارادہ ترک نہ کردے یا اس کو اپنے پیغام پر پیغام دینے کی اجازت نہ دے دے۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے وٹہ سٹہ یعنی ادلے بدلے کی شادی کرنے سے منع فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ نکاح شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی دوسرے شخص سے اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کردے اور دونوں کیلئے کوئی مہر مقرر نہ کیا جائے۔

س۔ کیا نکاح کیلئے کی گئی جائز شرائط کا پورا کرنا شوہر کیلئے واجب ہے؟

ج۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسولکریم ﷺ نے فرمایا ''سب سے زیادہ پورا کئے جانے کی مستحق وہ شرائط ہیں جن سے تم نے عورتوں کو (اپنے لئے) حلال کیا ہے۔

س۔ کیا کنواری لڑکی کی خاموشی اس کی نکاح کیلئے رضامندی کی علامت ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ غیر باکرہ لڑکی (جس کی پہلے ایک مرتبہ شادی ہوچکی ہے) کا نکاح اسوقت تک نہ ہوگا جب تک وہ زبان سے نکاح کی اجازت نہ دے اور کنواری لڑکی کی اجازت یہ ہے کہ اجازت طلب کرنے پر خاموش رہے اور انکار نہ کرے۔

س۔ کیا باپ اپنی نابالغ بیٹی کا نکاح کرکے دے سکتا ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے میرا نکاح

اسوقت ہوا تھا جب کہ میری عمر چھ سال کی تھی ۔ اور جس وقت میری والدہ نے مجھے آپ کے سپرد کیا اسوقت میری عمر نو سال تھی ۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے بعض رشتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے ۔ ایک دوسری روایت ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میری بہن سے نکاح کر لیں ۔ آپؐ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ۔ میں نے عرض کیا میں نے سنا ہے آپ کا ام المومنین ام سلمہؓ کی (پہلے خاوند کی) بیٹی (درہؓ) سے نکاح کا ارادہ ہے ۔ آپؐ نے فرمایا وہ بھی میرے لئے حلال نہیں اور اگر وہ زوجہ کے پہلے خاوند کی بیٹی نہ بھی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہ تھی ۔ کیونکہ مجھے اور اس کے باپ کو ثوبیہؓ نے دودھ پلایا تھا ۔ (اسطرح وہ آپ کی رضائی بھتیجی تھی)

س۔ وہ کونسے تین اشخاص ہیں جنہیں دوگنے اجر و ثواب کی آنحضرت ﷺ نے خوش خبری دی ہے؟

ج۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسولکریم ﷺ نے فرمایا کہ تین اشخاص ہیں کہ جنہیں دوگناہ اجر و ثواب ملے گا ۔

1۔ وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر ایمان بھی لائے اور پھر مجھ پر بھی ایمان لائے ۔

2۔ وہ زرخرید غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی ۔

3۔ وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور اسے وہ بہترین تعلیم و تربیت دے اور پھر اسے آزاد کر دے اور پھر (نکاح کر کے) اسے اپنی بیوی بنالے ۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے وہ کونسے اوصاف بیان کئے ہیں جنہیں دیکھ کر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہیے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے نکاح چار اوصاف کی بنا پر کیا جاتا ہے۔

1۔ مال و دولت کو دیکھ کر۔

2۔ اچھے حسب و نسب کو دیکھ کر۔

3۔ حسن و جمال کی وجہ سے۔

4۔ دینداری کی بناء پر۔

لیکن ہمیشہ کسی دیندار عورت کے حصول میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

س۔ کیا کنواری لڑکی سے نکاح کرنا سب سے بہتر ہے؟

ج۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا'' جابر تم نے شادی کی ہے'' میں نے عرض کیا'' ہاں''۔ آپ نے دریافت فرمایا'' کنواری لڑکی ہے یا ثیبہ (طلاق شدہ یا بیوہ) میں نے عرض کیا'' ثیبہ ہے''۔ آپ نے ارشاد فرمایا'' کنواری لڑکی نے کیوں نہیں شادی کی۔ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی اور تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی''۔ میں نے عرض کیا میرے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ بیٹیاں چھوڑ گئے تھے تو مجھے یہ بات نامناسب معلوم ہوئی کہ میں ان ہی کی طرح ایک الہڑ اور ناتجربہ کار لڑکی لے آؤں۔ اسلئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی نگرانی اور اصلاح کر سکے۔ آپ نے فرمایا'' آپ نے بہت اچھا کیا''۔

س۔ کیا شادی کے بعد دعوت ولیمہ کرنا آنحضرت ﷺ کی سنت اور حکم ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی شخص کو دعوت ولیمہ پر بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ ضرور جائے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ازواجِ مطہراتؓ میں سے کسی کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا ولیمہ حضرت زینب بنت جحشؓ کا کیا تھا۔ آپ نے اس موقع پر ایک بکری ذبح کر کے دعوت ولیمہ کی۔

س۔ یتیم لڑکیوں سے نکاح کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی نکاح کی کیا تعلیم ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳ کے بارے پوچھا گیا۔ اس آیت میں ارشاد باری تعالی ہے اور اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین اور چار چار سے نکاح کر لو۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے مال میں اپنے والی کو شریک کر لے۔ اور اس کا ولی مالی کی خاطر اس سے نکاح کرنا چاہے جب کہ وہ اس سے رغبت نہ رکھتا ہو۔ اور اگر وہ رغبت رکھتا ہو تو اسکو کم مہر دے کر بلکہ ناانصافی کرنے والا نہ ہو۔ تو حکم ہے کہ اگر ولی رغبت نہ رکھتا ہو اور اس یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کر لے تو اسے وہ پورا مہر ادا کرے جو (کسی اور جگہ نکاح کر کے) زیادہ سے زیادہ اسے مل سکتا ہے۔ بصورت دیگر ان یتیم لڑکیوں کے علاوہ جو عورتیں اسے پسند ہوان سے نکاح کر لیں۔

س۔ رضاعت کے کیا احکام ہیں؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس طرح نسب کے رشتہ سے مخصوص رشتہ دار محرم ہیں اسی طرح رضاعت کے رشتہ سے بھی محرم بن جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حضرت حمزہؓ کی بیٹی میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور رضاعت سے وہ سب افراد (جنہوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو) رشتہ دار بن جاتے ہیں اور ان کا آپس میں نکاح اسی طرح حرام ہو جاتا ہے جس طرح نسبی رشتہ سے حرمت پیدا ہوتی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں رسول کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اسوقت میرے پاس ایک شخص موجود تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا اے عائشہ یہ شخص کون ہے؟ میں نے عرض کیا میرے دودھ شریک بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ کون واقعی بھائی ہے کیونکہ رضاعت کی حرمت صرف اس شیر خوارگی سے پیدا ہوتی

ہے۔ جو (کم سنی میں اور) بھوک میں ہو۔

س۔ مہر کے تعین کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے دریافت فرمانے پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا میں نے پانچ سو درھم مالیت کا سونا بطور مہر مقرر کر کے ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تمھیں یہ شادی مبارک کرے، ولیمہ ضرور کرو خواہ ایک بکری بھی ذبح کرو''۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ میں فلاں عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس (مہر دینے کیلئے) کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا بخدا یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھر جا کر دیکھو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے''۔ وہ گھر گیا اور واپس آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ بخدا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا ''اچھا اس قرآن کے عوض جو تمہیں یاد ہے (اور جو نکاح کے بعد تم اسے سکھاؤ گے) میں تمہیں اس سے نکاح کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے نکاح کے مقاصد کے حوالہ سے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے جوانو! جو تم میں سے نکاح کرنے کی قدرت وقوت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ شادی کر لے اور جس میں اس کی قوت وقدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ جنسی شہوت کو کم کر دیتا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا بخدا حقیقت یہ واقع نہیں ہے کہ میں یقیناً تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں۔ لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ یاد رکھو جو شخص میرے مسنون طریقہ سے انحراف کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

س۔ کیا وظیفہ زوجیت کی ادائیگی سے پہلے کوئی مسنون دعا کرنے کا حکم ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص وظیفہ زوجیت کے وقت بسم اللہ پڑھے اور دعا مانگے ''اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور اس اولاد کو بھی جو تو ہمیں عطا فرمائے گا۔ ایسی اولاد کو شیطان بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

س۔ غسل کب واجب ہوتا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب مرد اور عورت نے وظیفہ روجیت کی ابتدا کرلی (خواہ انزال ہو یا نہ ہو) تو ان پر غسل واجب ہو گیا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے اولاد کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ رسول کریم نے فرمایا جس کے گھر بیٹیاں ہوں جن کو عام طور پر مصیبت سمجھا جاتا ہے (اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے) تو اس کے لئے یہ بیٹیاں قیامت کے روز آگ کے آگے پردہ بن جائیں گی۔ حضرت ابو موسی الاشعریؓ فرماتے ہیں۔ کہ میرے ھاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کو لیکر رسول کریم ﷺ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی (یعنی اسے گھٹی دی) اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اولاد اسی کی ہوتی جس کی بیوی یا لونڈی کے بستر پر پیدا ہوئی اگرچہ اسکی مشابہت کسی اور سے ملتی ہو اور زانی کے حصہ میں محرومی اور بے نصیبی ہے۔

س۔ بیوی پر زنا کی تہمت لگانے والے شوہر کو آنحضرت ﷺ نے کیا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعان کرنے (یعنی لعنت بھیجنے والے) میاں بیوی سے فرمایا'' تم دونوں کا حساب اب اللہ کے سپرد ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے (پھر آپ نے خاوند سے فرمایا)''۔ اب تجھے اس عورت پر کسی قسم کا اختیار نہیں ہے اور جو مال تو اسے دے چکا ہے اس پر تیرا کوئی حق نہیں ہے۔ تو نے (اپنی بیوی پر زناء کا) جو الزام لگایا تھا اگر اس

میں تو سچا ہے پھر بھی جو مال تو اسے دے چکا ہے وہ بدلہ ہے اس بات کا کہ وہ عورت تجھ پر (نکاح کرنے کے بعد) حلال ہو گئی تھی اور تو اس سے فائدہ اٹھاتا رہا ہے۔ اور اگر تو نے جھوٹا الزام لگایا تھا تو تجھے اس مال (کے واپس لینے) کا اور بھی حق نہیں پہنچتا اور اس مال پر تیرے مقابلہ میں اس عورت کا زیادہ حق ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے مابین لعان کروایا تو اس شخص نے بچے سے انکار کر دیا۔ پھر آپؐ نے ان دونوں میں علیحدگی کرا دی گئی اور بچے کو ماں کی طرف منسوب کر دیا۔

س۔ کیا حیض کے ایام میں مرد اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی ازدواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ جبکہ وہ حالت حیض میں ہوتی وظیفہ زوجیت کے علاوہ اور کوئی پرہیز نہ کرتے۔

س۔ کیا حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ رسول کریم ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک مسجد سے باہر میرے حجرے کی طرف بڑھا دیا کرتے تھے اور میں آپ کے سر مبارک کو دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

س۔ کیا حائضہ عورت تلاوت قرآن مجید کے وقت بیٹھ سکتی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ جب ہمیں حیض آتا تھا تو رسول کریم ﷺ ہمیں ان نمازوں کے قضا پڑھنے کا حکم نہیں دیا کرتے تھے جو حیض کے دوران چھوٹ جاتی تھیں اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی جبکہ نبی کریم ﷺ میری گود کا تکیہ لگا کر قرآن مجید کی تلاوت فرمالیا کرتے تھے۔

س۔ کیا حیض کے علاوہ خون آنے کی صورت میں وضو کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کسی عورت کو مسلسل خون آتا رہتا ہو اور کبھی پاک نہ ہوتی ہو تو جب ماہواری کے ایام ختم ہو جائیں تو وہ اپنے جسم پر سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرے اور ہر

نماز کیلئے تازہ وضو کرے جب تک کہ دوبارہ ماہواری کے دن نہ آ جائیں۔

س۔ کیا غسل کے بعد خوشبو کا استعمال مستحب ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حیض کے بعد غسل کر کے خوشبو میں بسے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کرلو۔

س۔ کیا شوہر کے حوالے سے بیوی پر بھی کوئی ذمہ داری لازم ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جہنم دکھایا گیا اور اس نظارہ سے ہولناک نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ جہنم میں عورتیں بہت زیادہ ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ علیہ ﷺ اسکا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ان کے کفر کی وجہ سے''۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کیا یہ اللہ سے کفر کرتی تھیں؟ آپؐ نے فرمایا: شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہوتی ہیں۔ آپ ان کے ساتھ زندگی بھر اچھا سلوک کرتے رہے اور کبھی مجبوری میں آپ کی طرف سے کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو فوراً وہ کہہ دیتی ہیں کہ مجھے تو تم سے کبھی کوئی بھلائی پہنچی ہی نہیں۔

س۔ کیا عورت خاوند کی مرضی کے بغیر رات علیحدہ گزار سکتی ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند (کی مرضی کی خلاف اس) کا بستر چھوڑ کر رات اس سے علیحدہ گزارتی ہے تو جب تک واپس نہ آ جائے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

س۔ خاوند اگر عورت کو پورا خرچ نہ دے تو وہ خرچ کہاں سے لینے کی ذمہ دار ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (میرا خاوند) ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہے تو کیا یہ بات نامناسب ہوگی کہ میں (اس کی اجازت کے بغیر) اس کے مال میں سے اپنے اور ابوسفیانؓ کے بال بچوں پر خرچ کر لیا کروں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا میں اس خرچ کرنے کو جائز نہیں سمجھتا مگر صرف

اس صورت میں جب یہ خرچ دستور کے مطابق ہو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مردوں کو عورتوں کے مقابلہ میں کس رویے کی تعلیم دی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ آپ نے عورتوں کو اوپر والی پسلی سے تشبیہ دی جو سب سے ٹیڑھی ہوتی ہے اور فرمایا اگر تم سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اسے توڑ ڈالو گے۔ چنانچہ تم عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت زینبؓ کے پاس جب رسول کریم ﷺ تشریف لے جاتے تو وہاں ٹھہر کر شہد تناول فرماتے (مجھے اس سے رشک آیا) چنانچہ میں نے اور ام المومنین حضرت حفصہؓ نے باہمی مشورہ کیا کہ ہم دونوں میں سے جس کے گھر بھی رسول کریم ﷺ تشریف لائیں تو وہ آپ سے عرض کرے کہ آپ سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ (مغافیر ایک قسم کا گوند ہے جس کا مزہ میٹھا لیکن بو ناپسندیدہ ہوتی ہے)۔ چنانچہ جب آپ ہم دونوں میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی بات کہی آپ نے فرمایا نہیں مین نے تو زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا تھا (پھر تمہاری خوشی کی خاطر فرمایا) اور اب کبھی نہ پیوں گا۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی ۔ اے نبی تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہے؟ (کیا اس لئے کہ) تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو؟ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ہم دونوں کو نصیحت فرمائی تم دونوں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔

س۔ خاوند بدسلوکی کرتا ہو تو بہتر ہے کہ عورت اسے دوسری شادی کی اجازت دے دیں؟

ج۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ سورۃ النساء کی آیت نمبر 128 ''جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو مصالحت کرلے''۔ ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کی بیوی موجود ہو لیکن وہ اس کی

طرف زیادہ توجہ نہ دیتا ہو اور چاہتا ہو کہ اسے چھوڑ دے (اور کسی دوسری عورت سے شادی کرے) تو وہ عورت اس سے کہے میں تم کو اجازت دیتی ہوں کہ دوسری شادی کرلو۔

س۔ کیا کسی عورت کیلئے شادی کرنے سے پہلے یہ شرط لگانا جائز ہے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت نکاح کیلئے یہ شرط لگائے کہ پہلی بیوی کو طلاق دی جائے۔

س۔ کیا متعدد بیویوں کی صورت میں شوہر کیلئے انکی باریاں مقرر کر دینا جائز ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات بیک وقت نو رہی ہیں جن میں آٹھ کیلئے آپ نے باریاں مقرر فرمائی تھیں اور ایک ام المومنین حضرت سودہؓ کی باری مقرر نہ تھی کیونکہ انہوں نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ہبہ کر رکھی تھی۔

س۔ دوسری شادی کے بعد کنواری دلہن کے پاس ابتدا میں زیادہ دن رہنا ضروری ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ سنت یہ ہے کہ کوئی شخص ثیبہ (طلاق شدہ یا بیوہ) بیوی کی موجودگی میں اگر کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک قیام کرے۔ پھر باری تقسیم کرے اور اگر کنواری بیوی کی موجودگی میں ثیبہ عورت سے شادی کرے تو اس کے پاس تین روز قیام کرے پھر باری مساوی تقسیم کرے۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے متعہ کی اجازت منسوخ کر کے اسے حرام قرار دے دیا تھا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک تھے اور طویل عرصے سے اپنی عورتوں سے دور تھے چنانچہ ہم نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اپنی پریشانی کا اظہار کیا جو بتقاضائے بشریت تھا۔ آپ نے ہمیں اجازت دے دی کہ کسی عورت سے ایک معین

ت کیلئے کپڑے کے جوڑے کے بدلے نکاح کر سکتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ غزوہ خیبر کے دن رسول کریم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ (وقتی نکاح) کرنے سے منع فرما دیا تھا۔

س۔ کیا حیض کے دوران طلاق دی جا سکتی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق نہ دیں۔ طلاق پاکی کی حالت میں دیں اور اس کے بعد اسے ہاتھ نہ لگائیں۔ عدت ختم ہونے سے پہلے اگر چاہیں تو اسے روک دیں ورنہ عدت کے بعد عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص مجبوری سے یا حماقت سے اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دے دے تو وہ طلاق ہی شمار ہوگی۔

س۔ کیا تین طلاقوں کے ساتھ مطلقہ عورت دوسری شادی کر لے اور بغیر خاوند کے رجوع کئے وہاں سے اگر اسے طلاق مل جائے تو کیا وہ اپنے پہلے خاوند کی طرف رجوع کر سکتی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس نے دوسرا نکاح کر لیا پھر (بغیر ازدواجی تعلقات یعنی رجوع ہوئے بغیر) دوسرے خاوند نے بھی اسے طلاق دے دی تو رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا اس کیلئے اپنے پہلے خاوند سے نکاح حلال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس وقت تک پہلے خاوند سے نکاح جائز نہیں جب تک کہ اس کا دوسرا خاوند بھی اسی طرح اس کی شرینی کا مزہ نہ چکھ لے جس طرح پہلے خاوند نے چکھا تھا (اور پھر جائز وجوہات کی بناء پر شریعت کے مطابق اسے طلاق دے دے)

س۔ کیا تین طلاق کے بعد عورت نفقہ کی حقدار ہوتی ہے؟

ج۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہے سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیسؓ نے کہا کہ مطلقہ عورت نہ رہائش کی حقدار ہے نہ نفقہ کی۔ اس پر ام المومنین حضرت عائشہؓ نے ان کے بارے کہا کیا وہ خدا سے نہیں ڈرتیں (کیونکہ تین

طلاقیں نہ ہوں تو عورت عدت کے دوران رہائش اور نفقہ کی حقدار ہے فاطمہ بنت قیسؓ کو چونکہ اس کے خاوند نے تین طلاقیں دے دی تھیں اس لئے دریافت کرنے پر رسول کریم ﷺ نے فاطمہ بنت قیسؓ سے کہا تھا۔تمہیں نفقہ کا حق نہیں پہنچتا تم ایسا کرو عدت کے دن اپنے چچازاد ابن ام مکتوم کے گھر گزار لو۔

س۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہہ دے کہ تو میرے لئے حرام ہے۔تو اس کے لئے کیا حکم ہوگا؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے وہ کفارہ دے'' اور پھر آپ نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 21 تلاوت فرماتے ہوئے کہا'' درحقیقت تم لوگوں کیلئے اللہ اور اس کیلئے رسول میں بہترین نمونہ ہے (قسم کا کفارہ یہ ہے کہ وسط درجے کا دس مسکینوں کا کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو کپڑے دینا، یا ایک غلام آزاد کرنا یا اگر ان میں سے کسی چیز کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھنا)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کو حکم ہوا کہ ازواج مطہرات کو اختیار دیں کہ وہ دنیا و آخرت میں سے کسی ایک کو منتخب کرلیں تو رسول کریم ﷺ نے سب سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بات کی اور فرمایا'' میں تم سے ایک معاملہ کا ذکر کرتا ہوں لیکن اس سلسلہ میں جلد بازی سے کام نہ لینا اور جب تک اپنے ولدین سے مشورہ نہ کرلو کچھ نہ کہنا ۔حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ کو اس بات کا یقین تھا کہ میرے والدین جو مجھے کسی صورت میں آپؐ سے علیحدہ ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ یہ ہدایت دینے کے بعد آپؐ نے فرمایا: اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہے'' اے نبیؐ اپنی بیویوں سے کہو، اگر تم دنیا اور اسکی زینت چاہتی ہو تو انہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کردو اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور دار آخرت کی طلبگار رہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کیلئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آخر کون سی ایسی بات ہے۔جس کے سلسلے میں میں اپنے والدین سے مشورہ

لوں میں تو اللہ، رسول اللہ ﷺ اور آخرت کے گھر کی طالب ہوں۔ اس کے بعد تمام ازواج مطہراتؓ نے بھی وہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا۔

س۔ کیا مطلقہ عورت کا بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی مدت عدت ختم ہو جاتی ہے۔ حدیث رسول سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت سبیعہ بنت حارثؓ سے مروی ہے کہ ان کے خاوند حضرت سعدؓ کا حجۃ الوداع کے موقع پر انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے چند دن ہی میرے ہاں بچہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ میں نے زچگی ختم ہوتے ہی بناؤ سنگار شروع کر دیا تاکہ نکاح کے پیغام آنے لگیں۔ اور اس پر کسی نے اعتراض کیا گیا۔ کہ عدت کی مدت چار ماہ دس دن پوری نہ ہونے سے پہلے میں ایسا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مسئلہ دریافت کیا۔ جس پر آپؐ نے فرمایا: ''کہ بچہ پیدا ہوتے ہی تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے۔ اور تمہیں اجازت ہے کہ اگر کوئی صورت پیدا ہو تو تم نکاح کر لو''۔

س۔ کیا دیدہ و دانستہ کوئی فرد اپنی ولدیت و قومیت غلط ظاہر کر سکتا ہے؟

ج۔ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اور جس شخص نے دیدہ و دانستہ خود کو اپنے باپ کی بجائے دوسرے باپ کی طرف منسوب کیا۔ اس نے کفر کیا اور جس نے کسی ایسی قوم (قبیلہ) میں سے ہونے کا دعویٰ کیا جس سے اس کا نسبی رشتہ نہیں تو اس کا ٹھکانے جہنم میں ہے۔ ایک اور روایت حضرت ابوہریرہؓ سے راوی ہے کہ رسول کریم ﷺ سے فرمایا: اپنے اباؤ واجداد سے انحراف کر کے خود کو دوسروں کی طرف منسوب نہ کرو کیونکہ اپنے حقیقی باپ سے انکار کرنا کفر ہے،، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جانتے بوجھتے یہ دعویٰ کرے کہ اس کا باپ اس کے حقیقی والد کے علاوہ کوئی دوسرا شخص ہے اس پر جنت حرام ہے۔

س۔ وراثت کے معاملہ میں کیا کسی قسم کا امتیاز قائم کرنے کی اجازت ہے۔ حدیث نبوی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ مجھے میرے والدین نے ایک عطیہ دیا

تھا جس کے بارے میں انہوں نے رسول کریم ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے فرمایا : کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا ''نہیں'' تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو''۔ چنانچہ میرے والد نے واپس آ کر اپنا عطیہ مجھ سے واپس لے لیا۔

س۔ مرنے والے کے ترکہ کے صرف وارث حقدار ہیں کیا مرنے والے کے نام باقی قرض کی ادائیگی اس کے ترکہ سے کیا جانا ضروری ہے۔ حدیث نبوی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس اگر کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس کے ذمے مرتے وقت قرض ہوتو آپؐ دریافت فرماتے ''کیا اس شخص نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ زائد مال چھوڑا ہے''۔ پھر اگر بتایا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے اس کا قرض ادا ہوسکتا ہے، تو آپ ﷺ اسکی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے ''تم لوگ اپنے آپ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو'' بعد ازاں جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا '' میں مسلمانوں سے انکی جانوں سے بھی زیادہ ان کا مہربان دوست اور ان کا والی وسرپرست ہوں لہٰذا اگر کوئی مسلمان وفات پا جائے اور اس کے ذمے کوئی قرضہ ہوتو وہ میں ادا کروں گا۔ اور مرنے والا اگر کوئی ترکہ چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کو ملیگا۔

س۔ وراثت کی وارثوں میں تقسیم کے بعد اگر کچھ بچ جائے تو وہ کسے دینے کا حکم ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید میں وارثوں کے جو حصے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ وہ حق داروں کو ادا کرو، اس کے بعد جو کچھ بچ جائے وہ اس شخص کو دیا جائے جو مرنیوالے کا سب سے زیادہ قریبی مرد رشتہ دار ہو''۔

س۔ کیا کوئی آدمی اپنی جائیداد کے معاملہ میں وصیت کرنیکا حق رکھتا ہے۔ حدیث نبوی کی روشنی میں واضح کریں۔؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کیلیے جائز نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنیکا ارادہ رکھتا ہو اور اس پر دو راتیں اس طرح گزر جائیں کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی نہ ہو'' حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ رسول کریم ﷺ نے میری عیادت کیلیے تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا۔ یارسول ﷺ میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک تہائی مال صدقہ کردو اگرچہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ زیادہ بہتر ہے کہ تم اپنے وارثوں کو فارغ البال چھوڑ کر جاؤ بہ نسبت اس کے کہ تم ان کو محتاج اور ضرورت مند چھوڑ واور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں دراصل تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو اگر خرچ کرتے وقت تمہاری نیت حصول رضاء الٰہی ہو تو تم کو اس کا اجر ضرور ملئے گا حتی کہ وہ خرچ بھی جو تم اپنی بیوی پر کرتے ہو حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ کاش لوگ (زیادہ سے زیادہ) چوتھائی کی وصیت کیا کریں کیوں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔

س۔ وقف کرنے کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کو خیبر میں زمین ملی تو آپ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے خیبر میں کچھ زمین ملی ہے جو اتنی اچھی ہے۔ کہ اس سے عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا تو اس سلسلہ میں مجھے آپ کی کیا ہدایت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اگر چاہو تو زمین کی اصل ملکیت اپنے لئے باقی رکھتے ہوئے اس کی آمدنی کو صدقہ کر دو''۔ حضرت عمرؓ نے اس کو اسطرح صدقہ کیا کہ اصل زمین نہ تو فروخت کی جا

سکی گی نہ ہی کسی کو ہبہ کی جائے گی اور نہ ہی وارثوں میں تقسیم ہو، اور اس کی آمدنی کو محتاجوں، قرابت داروں، غلاموں اور مقروضوں کی گردن آزاد کرانے، نیک کاموں مسافروں اور مہمانوں پر خرچ کیا جائے البتہ جو شخص اس کا متولی مقرر ہوگا اسے اجازت ہو کہ اس کی آمدنی میں سے جائز اور مناسب طریق پر خود بھی کھائے اور (اپنے بال بچوں کو بھی) کھلائے لیکن اسے مال جمع کرنے کی اجازت نہ ہوگی (کہ اس وقف میں کوئی تصرف اس غرض سے کرے کہ خود مالدار بن جائے)

حکمت آفرینئی حدیث

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن پانچ چیزوں کوغنیمت جاننے کی تلقین کی ہے؟

ج۔ حضرت عمر بن میمونؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازراہِ نصیحت فرمایا ہے کہ پانچ چیزوں کوغنیمت جانو۔

1 بڑھاپے کے آنے سے پہلے جوانی کوغنیمت جانو۔

2 بیماری کے آنے سے پہلے صحت کوغنیمت جانو۔

3 محتاجی کے آنے سے پہلے تونگری کوغنیمت جانو۔

4 مصروفیت کے آنے سے پہلے فراغت کوغنیمت جانو۔

5 موت کے آنے سے پہلے زندگی کوغنیمت جانو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن سات خصلتوں کواختیار کرنے کاحکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوزرؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ کہ میں سات فصائل کواختیار کرلوں۔

1 مسکینوں سے دوستی رکھوں اوران کے نزدیک رہوں۔

2 اپنے سے ہمیشہ کمترلوگوں پرنظر رکھوں اورکبھی اپنے سے مالدارلوگوں کوتوجہ کا مرکز نہ بناؤں۔

3 قرابت داروں سے صلہ رحمی رکھوں چاہے کوئی رشتہ توڑنے پرآمادہ ہو۔

4 کسی سے کوئی چیز مانگنے والا نہ ہوں۔

5 ہمیشہ سچ اوردرست بات کہوں چاہے سچ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔

6 اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈروں۔

7 لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کثرت سے پڑھاکروں کیونکہ اس کلمہ کے الفاظ عرش کے نیچے موجود خزانوں کی مثل ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے انسان کی کامیابی کیلئے کونسانسخہ تجویز کیا ہے۔ حدیث نبوی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک روز جب میں آنحضرت ﷺ کی سواری پر ان کے پیچھے سوار تھا تو آپ نے فرمایا۔

اے لڑکے: اللہ پر نگاہ رکھو وہ تجھے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور تو اسے اپنے سامنے پائیگا۔ جب بھی کوئی سوال کرے صرف اللہ سے سوال کر جب بھی مدد چاہے صرف اللہ سے مدد چاہنا۔ اور جان لے کہ اگر پوری امت ملکر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ تجھے ذرہ بھر بھی فائدہ نہیں دے سکتے مگر وہی جو کچھ اس نے تیرے مقدر میں لکھ رکھا ہے۔ اور اگر پوری کی پوری امت مل کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو کوئی نقصان نہیں دے سکتے مگر تجھے وہی نقصان ہوگا جو اللہ نے تیرے مقدر میں لکھ چکا ہے۔ جس کے بعد اب قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور کاغذ خشک ہو گئے ہیں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مسلمان کے مسلمان پر کون سے چھ حق ظاہر فرمائے ہیں؟۔

ج۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔

1 : جب کسی سے ملاقات ہو تو اسے السلامُ علیکم کہے۔

2 : جب کوئی دعوت دے تو اسے قبول کرلے۔

3 : جب بھائی کو چھینک آئے تو اسے یَرحمکَ اللہ کیساتھ دعا دے۔

4 : جب کوئی بھائی بیمار ہو جائے تو اسکی عیادت کرے۔

5 : جب کوئی بھائی فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

6 : اپنے بھائی کیلئے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے منافق کی کون سی چار نشانیاں بتائی ہیں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص میں چار باتیں ہوں گی۔ وہ پکا منافق ہوگا۔ اور جس میں چاروں خصائل میں سے ایک خصلت بھی ہوگی اس میں منافقت کسی حد تک ہوگی۔ جب تک کہ اس کو بھی ترک نہ کردے۔

1 : اگر اس کے پاس امانت رکھ دی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

2 : اگر کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے۔

3 : اگر کسی قول کا اقرار کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

4 : اگر کسی سے جھگڑا ہو جائے تو گالیاں اور ہفوات بکے۔

س۔ مومن کیلئے آنحضرت ﷺ نے کون سے تین اوصاف بیان کئے ہیں؟

ج۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا تعالیٰ اس کو ہرا بھرا اور خوش وخرم رکھے جو میری باتوں کو سنے اور پھر انہیں دوسروں تک پہنچائے۔ بعض عالم کم فہم ہوتے ہیں اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن کو یہ حدیث پہنچائیں گے وہ ان سے زیادہ فہم اور ادراک رکھتے ہوں گے۔ سنو! تین باتیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا۔

1 عمل صرف اور صرف خالصاً اللہ کیلئے کرتا ہے۔

2 ہمیشہ مسلمان بادشاہوں کی خیر خواہی کرتا ہے۔

3 مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑتا ہے اور ان کی دعاؤں میں ان کے سوا سب مسلمان شامل ہوتے ہیں۔

س۔ ایک مسلمان عورت کو اپنے خاوند کے مال میں سے کس طرح کے حق حاصل ہیں؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: سنو! کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کسی کو کچھ دے مگر صرف اور صرف اس وقت جب وہ قرض ادا کرنا چاہے، ادھار لی ہوئی چیز واپس کرے اور برتی جانے والے اشیاء برت کر واپس کرنی چاہیے اس کے بعد اس عورت کا خدا ضامن ہو گا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے وہ کون سے تین بدبخت شخص بتائے ہیں جن کے ساتھ قیامت کے روز اللہ کلام نہ کرے گا؟

ج۔ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام تک نہ کرے گا۔ اور انکی طرف نظر

رحمت سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور دردناک عذاب دے گا۔ حضرت ابوذرؓ پوچھتے ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ خسارہ پانے والے اور خیر سے محروم کون لوگ ہیں۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

1 پاینچے دراز کر کے ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر چلنے والا متکبر

2 کوئی ہلکی سی چیز دے کر احسان جتلانے والا

3 جھوٹی قسم کے ساتھ مال تجارت کو بیچنے والا

س۔ وہ کونسے تین شخص ہیں جن کیلئے آنحضرت ﷺ نے بہشت حرام قرار دی ہے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ تین آدمیوں پر بہشت حرام ہے۔

1 ہمیشہ شراب پینے والا۔

2 والدین کا نافرمان

3 اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے زنا کرنے والا دیوث

س۔ آنحضرت ﷺ نے فطرت کو کن پانچ چیزوں سے موسوم کیا ہے۔

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نے فرمایا کہ فطرت پانچ چیزوں کا نام ہے۔ انہیں اپنے لئے لازم پکڑلو۔

(۱) ختنہ کرنا (۲) زیر ناف بال صاف کرنا (۳) لبوں کے بالوں کا تراشنا (۴) ناخنوں کا تراشنا (۵) بغلوں کے اندر کے بال صاف کرنا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کس چیز کو جاہلیت کہہ کر حرام قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! عزت اور جلال والے خدائے تعالیٰ نے جاہلیت کا فخر و گھمنڈ یعنی باپ دادا پر فخر کرنا تم پر حرام قرار دیا ہے۔ دیکھو تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور حضرت آدمؑ مٹی سے بنائے گئے۔ یاد رکھو انسان صرف دو قسم کے ہیں۔ (۱) مومن و متقی (۲) بدکار نصیب۔ سنو! یا تو لوگ اپنے باپ دادا پر گھمنڈ کرنا ترک کر دیں یا وہ اللہ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو

جائیں گے جو اپنی ناک سے گندگی دھکیلتا ہے۔ ان پر کیا فخر کرتے ہو جو جہنم کا کوئلہ ہیں۔

س۔ تونگری اور خوشحالی آنحضرت ﷺ کی نگاہ میں کس چیز کا نام ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لوگو! تونگری مال واسباب کی فراوانی کا نام نہیں بلکہ دراصل تونگری دل کی بے پرواہی کا نام ہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے جو روزی تمہارے مقدر میں لکھ دی ہے وہ تمہیں ضرور پہنچے گی۔ روزی کی تلاش کیلئے ہمیشہ اچھے اور بہتر طریقے اختیار کرو۔ حلال کماؤ اور حرام ترک کردو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے نماز، روزے اور صدقے سے بھی افضل کس چیز کو قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں جو کہ نماز، روزے اور صدقے سے بھی افضل ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا باہم صلح رکھنا کیونکہ باہمی فساد ہی تباہ کن چیز ہے۔

س۔ لوگوں میں سے سب سے اچھے اور بھلے معیار پر آنحضرت ﷺ نے کس آدمی کو بتایا ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے دین کا ماحصل کیا بتایا ہے؟

ج۔ حضرت تمیم الداری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کس کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ، اسکی کتاب، اسکے رسول، اولی الامر اور عوام الناس کی۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے رزق کی دعا کس حد تک کی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ آل محمد کی روزی کو بقدر کفایت پورا فرما۔ ایک دوسری روایت حضرت انسؓ

سے مروی ہے آپ دعا فرمایا کرتے تھے ''اے اللہ مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکینیت پر ہی موت دے اور مساکین ہی میں میرا حشر فرما''۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک دوسری روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے اگر میرے پاس اُحد کے برابر بھی سونا ہوتا تو میری خوشی اس میں ہوتی کہ تین دن گزرنے سے پہلے میرے لئے اس میں سے کچھ باقی نہ رہے۔ بس صرف اتنا کہ میں اسے قرض ادا کرنے کیلئے رکھ دوں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ذخیرہ اندوزی کی مذمت میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج۔ حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ بہترین لوگ فی سبیل اللہ ہی بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ لہذا غذائی اجناس کی ذخیرہ اندوزی کر کے ان پر تنگی پیدا نہ کرو اور نہ قیمتیں بڑھاؤ۔ اگر کوئی شخص چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کیے رکھے گا تو اس کے گناہ کا بعد میں ساری جمع پونجی صدقہ کر دینے سے بھی کفارہ نہ بن سکے گا۔ ایک اور روایت حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بھی کیا بدطینت انسان ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ارزانی فرمادے تو اسے افسوس ہوتا ہے اور اگر گرانی فرمادے تو بڑا خوش ہوتا ہے۔ ایک روایت حضرت معقل بن یسار اور حضرت ابوہریرہؓ دونوں سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی کرنے والے اور قتل کرنے والے کا حشر ایک جیسا ہوگا۔ ایک شخص مسلمانوں پر بھاؤ گراں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ بروز حشر اسے جہنم کے سب سے بڑے عذاب کے طبقے میں ڈال دے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے صدقہ و خیرات کیلئے کونسا موزوں وقت قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ بہترین صدقہ کونسا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ صدقہ جو ایسی حالت میں کیا جائے جبکہ تم تندرست ہو اور مال کی محبت موجود ہو اور اس کی موجودگی میں امیر بنے رہنے کی توقع ہو اور نہ ہونے سے محتاج ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ تم

اسے چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہوتے مگر جب جان حلق پر آ کر اٹک جاتی ہے تو کہنے لگتے ہو تو فلاں کا اتنا حصہ دے دو اور فلاں کا اتنا حصہ دے دو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن تین اشخاص پر جنت کے حرام ہونے اور ان کے کبھی نہ داخل کی پیش گوئی کی ہے؟

ج۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ دغاباز، کنجوس اور احسان جتانے والے کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ظلم کی کونسی تین اقسام گنوائی ہیں؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ ظلم تین طرح کے ہوتے ہیں۔ایک وہ ظلم جسے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا، دوسرا وہ ظلم جس کو اللہ تعالیٰ بخشنے پر راضی ہو سکتا ہے اور تیسرا وہ ظلم جس کا بدلہ لئے بغیر اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ جو ظلم نہیں بخشے گا وہ شرک ہے اور بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔اور جس ظلم کا اللہ تعالیٰ بخشنے پر رضامند ہے وہ ظلم جو ایک بندہ اپنے اوپر خود کرتا ہے اور اس کا تعلق صرف اس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے۔تیسرا وہ ظلم جسے اللہ تعالیٰ بغیر بدلہ لئے کبھی نہیں چھوڑے گا تو یہ وہ ظلم ہے جو بندے باہم ایک دوسرے پر کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس ظلم کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک کہ ایک کو دوسرے کا بدلہ نہ دلا دے۔حضرت ابوہریرہؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنے بھائی کی آبرو یا کسی اور چیز کو نقصان پہنچایا تو وہ اسکی تلافی آج ہی کر لے یعنی قبل اس کے کوئی درہم و دینار سودمند ہو سکے (قیامت کے روز) اگر ظالم کے پاس عمل صالح ہوا تو بقدر اس کے ظلم کے اس کا عمل مظلوم کو دے دیا جائیگا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کی (ظلم کے برابر) برائیاں ظالم کے سر ڈال دی جائیں گی۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے بہت سے خدام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی بھی کرتے ہیں۔میں انہیں کوستا ہوں اور مارتا ہوں۔فرمایئے میرا ان کے معاملے میں کیا

انجام ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا'' قیامت کے دن انکی خیانت، برائی، نافرمانی، دروغ گوئی کا تمہاری سزا سے جو تم انہیں دیتے تھے اسطرح حساب کتاب ہوگا کہ اگر تمہاری سزائیں ان کے جرائم کے برابر نکلیں تو معاملہ برابر رہے گا تمہارا کوئی نفع ہوگا نہ نقصان اور اگر تمہاری سزا ان کے جرائم سے زیادہ نکلی تو بقیہ سزا کا تم سے بدلہ لیا جائیگا۔ یہ سن کر وہ شخص ایک کونے میں چلا گیا اور زور زور سے رونے لگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا'' کیا تم نے یہ آیات نہیں سنیں ''ونضع الموازین القسط لیوم القیمہ'' (یعنی ہم بروز قیامت عدل و انصاف کی ترازو رکھیں گے)۔ اس پر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ'' اپنے لئے اور غلاموں کیلئے اس سے بہتر اور کوئی سبیل نہیں پاتا کہ ان کو جدا کردوں۔ آپ حضور ﷺ گواہ ہوں کہ میں ان سب کے سب کو آزاد کرتا ہوں''۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے حسن خُلق کو زندگی بھر کے روز ون اور راتوں کو عبادت کرنے والے شخص سے بھی بڑھ کر درجہ دیا ہے؟

ج۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے صائم النہار اور شب زندہ دار کا درجہ پالیتا ہے۔ اور ایک روایت میں فرمایا کہ جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور جو اپنے اہل و عیال پر سب سے زیادہ مہربان ہو وہی شخص ایمان میں سب سے زیادہ مکمل ہوگا۔ حضرت ابو درداؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز بھی مومن کی میزان میں زیادہ وزنی نہ ہوگی۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے خطا کاری اور توبہ کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج۔ احضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ نبی آدم بڑے ہی خطا کار ہیں لیکن بہترین خطا کار وہ لوگ ہیں جو بڑے توبہ کرنے والے ہیں ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم ارتکاب گناہ ہی نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں رخصت کر کے ایک ایسی امت کو پیدا کر دیتا جو گناہ کر کے مغفرت طلب کرتی اور اللہ تعالی انکی مغفرت فرماتا۔

س۔ توبہ کیلئے بہترین وقت زندگی میں کون سا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرمالیتا ہے جب تک جان کنی کا عالم شروع نہ ہو جائے۔

س۔ کیا آنحضرت ﷺ نے بکھرے بالوں اور الجھی ہوئی داڑھی والے شخص کو شیطان قرار دیا ہے۔ حدیث رسول بیان کریں؟

ج۔ حضرت عطاء بن یسارؒ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا جس کے بال پریشان اور داڑھی الجھی ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اسے اشارے سے حکم دیا کہ اپنے بال اور داڑھی ٹھیک کرو چنانچہ وہ فوراً واپس چلا گیا اور تعمیل حکم کے بعد واپس آ گیا: اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ بہتر ہے یا بکھرے ہوئے بال لے کر آنا جیسے کہ شیطان چلا رہا ہو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مومن کیلئے موت کو کیا نام دیا ہے حدیث رسول بیان کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ موت مومن کیلئے تحفہ ہے۔

س۔ مومن کی شان کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ سیدنا حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی بھی عجیب شان ہے جس کی زندگی کا ہر پہلو اس کیلئے بھلائی ہے۔ اور یہ شرف مومن کے سوا کسی کو حاصل نہ ہے۔ اگر اسے کوئی مسرت حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور اگر تکلیف پہنچتی ہے تو صبر سے کام لیتا ہے۔ اور یہ سب خیر ہی خیر ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسٰی کی کونسی نصیحت اپنی زبان سے بیان کی ہے؟

ج۔ حضرت رزینؒ نے حضرت مالکؒ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے

فرمایا: کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کہا کرتے تھے کہ ذکر الٰہی سے خالی ہو کر زیادہ باتیں نہ بنایا کرو۔ ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہو جاتا ہے لیکن تم لوگ یہ جانتے ہو۔ لوگوں کے گناہوں کو اسی طرح نہ دیکھو جس طرح گویا تم رب ہو۔ بلکہ اپنے گناہوں پر اسی طرح نظر کرو کہ جیسے تم بندے ہو۔ انسان آزمائشوں میں بھی پڑتا ہے اور عاقبت بھی حاصل کرتا ہے۔ لہٰذا آزمائش والوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کا شکر کرو۔

س۔ لوگوں میں بھلا شخص کون ہو سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان بیان کریں؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ لوگوں میں سب سے بہترین انسان وہ ہے جو اپنے دوسرے انسان بھائیوں کے لئے نفع بخش ہو۔

س۔ قضائے الٰہی کے احکامات پر آنحضرت ﷺ نے کس رویہ کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قضائے الٰہی پر راضی رہنا انسان کی بڑی سعادت ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے خیر کی طلب کو چھوڑ دینا بد بختی ہے۔ اور قضائے الٰہی پر ناراض ہونا بھی بدبختی ہے۔

س۔ غصہ کی حالت میں آنحضرت ﷺ نے کیا کرنے کا حکم دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ بہادر وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بہادر تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔ ایک دوسری روایت حضرت ابو وائلؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ غصہ شیطانی فعل ہے۔ شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے۔ لہٰذا جسے غصہ آئے وہ وضو کر لے۔ حضرت سلیمان بن عمروؓ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے حضور ﷺ کے سامنے معمولی گالی گلوچ کر دی۔ ایک شخص کا چہرہ گالی دیتے وقت غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: کہ مجھے ایک ایسا کلمہ دیا ہے کہ اگر وہ زبان سے کہا جائے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ اور وہ کلمہ تعوذ ہے یعنی آپ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہیں انشاء اللہ آپ کا غصہ جاتا رہے گا۔ ایک اور جگہ آپؐ نے فرمایا: جسے

حضرت عبداللہ بن عباس نے روایت کہا کہ جب کسی کو غصہ آئے تو وہ چپ رہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے مریض سے دعا کرانے کا کیوں حکم دیا ہے۔ حدیث رسول ﷺ سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم مریض کے لئے عیادت کو جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کرواؤ۔ کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔ ایک اور روایت جسے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بروز حشر فرمائے گا۔ اے فرزند آدم میں بیمار پڑا تو تو نے میری عیادت نہ کی جس پر آدمی پوچھے گا۔ کہ اے مرے رب آپ تو رب العلمین ہیں میں تیری عیادت کس طرح کرتا۔ جس پر اللہ تعالی فرمائے گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا۔ مگر تو نے اس کی عیادت نہ کی تجھے یہ علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا۔

س۔ فنا اور بقا کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا تعلیم فرمائی ہے؟

ج۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے گھر والوں نے ایک بکری ذبح کی۔ جس کا اکثر حصہ مستحقین میں تقسیم کر دیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا اس میں سے کچھ باقی بھی رکھا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ صرف دست باقی رہ گیا آنحضرت ﷺ نے ان پر فرمایا کہ سارا کچھ باقی ہے سوائے ایک دست کے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے وہ کون سے تین آدمی بتائے جن کی آپ بروز حشر مخالفت کریں گے؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن العاصؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین قسم کے فرد ایسے ہیں جن کی میں بروز حشر مخالفت کروں گا۔ ایک وہ شخص جو مجھ سے معاہدہ کرے اور پھر عہد شکنی کر جائے اور دوسرا شخص وہ ہے جو کسی آزاد کو بیچ کر اس کے دام کھا جائے اور تیسرا وہ شخص ہے جو کسی مزدور سے معاملہ طے کر کے اس سے کام تو کروا لے مگر مزدوری پوری نہ دے۔

س۔ مزدور کی اجرت کی ادائیگی کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا ہدایت کی تھی؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی مزدوری دے دو۔

س۔ صبر کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا تعلیم دی ہے؟

ج۔ حضرت یحییٰ بن وثابؒ نے ایک بوڑھے صحابی سے حضرت رسول اکرم ﷺ کا فرمان نقل کیا۔ کہ وہ مسلمان جو لوگوں سے گھل مل کر رہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتے رہے۔ اس شخص سے بہتر ہے جو لوگوں سے کنارہ کرے اور انکی اذیتوں پر صبر نہ کرے۔

س۔ یتیم بچوں کی کفالت کے حوالہ سے انکی ماں کے درجات کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں اور وہ عزت وحسن والی بیوہ عورت جو اپنے یتیم بچوں کے خود کفیل ہونے یا مرنے تک اپنے نفس کو (عقد ثانی) روکے رکھا اور انکی خدمت کی راہ میں اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جائے تو ایسی عورت روز قیامت کے دن اس قدر قریب ہو گی جیسے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی۔

س۔ مملکت کے والی کے فرائض کو آنحضرت ﷺ نے کن الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے؟

ج۔ حضرت مقدامؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں ہر مومن کا خود اسکی ذات سے زیادہ قریب تر ولی ہوں لہذا جو شخص کوئی فرض یا واجب الادا مال چھوڑ جائے اسکی ادائیگی کا میں تو ذمے دار ہوں گا اور جو ترکہ چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کا حق ہوگا جس کا کوئی ولی نہیں میں اس کا ولی ہوں۔ اس کے مال کا وارث بھی میں ہی ہوں گا۔ اور اس کے اسیر کو بھی چھڑاؤں گا۔ میں ہر اس شخص کا ولی ہوں جس کا کوئی ولی نہ ہو میں ہی اس کے مال کا وارث ہوں گا اور میں ہی اس کے اسیر چھڑاؤں گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جو بال بچے چھوڑ جائے اس کا ذمہ دار میں ہوں اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے

وارثوں کا حق ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ میں اس کا خوں بہا بھی ادا کروں گا۔

طبرانی نے راویت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اس امت میں کوئی برکت نہیں ہوسکتی جس میں عادلانہ فیصلے نہ ہوتے ہوں اور جس میں کمزور کوئی پریشانی اٹھائے بغیر اپنا حق زبردست سے وصول نہ کر لیتا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت کا جو امیر لوگوں کی اس طرح حفاظت نہیں کرتا جس طرح وہ اپنی اور اپنے بال بچوں کی حافظت کرتا ہے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ اور طبرانی میں یہی حدیث ان الفاظ کیساتھ ہے کہ جو امیر مسلمانوں کی ضرورتوں پر نظر نہ رکھے گا۔ اسکی ضرورت کی طرف اللہ بھی نہ دیکھے گا۔

س۔ آنحضرت ﷺ کی وہ حدیث بیان کریں جس میں آپؐ نے ایک صحابی کے استفسار پر اسے وہ کام بتائے جو اسے جنت میں لیجا سکیں؟

ج۔ حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے۔ کہ ایک بدوی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت حاضر ہوکر یہ عرض کیا کہ مجھے وہ کام سکھائیں جو مجھے جنت میں لے جائے آپ نے فرمایا: کہ انسان کو غلامی سے آزاد کرے، انسان کی گردن کو قرض کے بندھن سے چھڑاؤ اور ظالم رشتہ دار کا ہاتھ پکڑ۔ اگر تو یہ نہ کر سکے تو بھوکے کو کھلا اور پیاسے کو پلا اور نیکی بتا اور برائی سے روک۔ اگر یہ بھی نہ کر سے تو بھلائی کے سوا اپنی زبان روکے رکھ۔

س۔ کسی کام کی برائی یا بھلائی کا معیار وہ نیت ہے جس کی بنیاد پر کوئی شخص کام کرتا ہے۔ حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ انسان کے اعمال کا دارومدار اس کی نیت پر موقوف ہے۔ ہر شخص کیلئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے جس کی ہجرت خدا اور اسکے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت خدا اور رسول کی طرف ہے۔ اور جس کی ہجرت کی غرض دنیا کمانا ہے یا کسی عورت کا پانا ہے کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی غرض سے اس نے ہجرت کی ہے۔

س۔ نیکی اور گناہ کی حقیقت کیا ہے۔ فرمان نبوی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت نواس بن سمعان انصاریؓ ایک سال تک مدینہ میں ٹھرے رہے کہ آنحضرت ﷺ سے نیکی اور گناہ کی حقیقت سمجھیں آخر ایک دن موقع ملا تو دریافت کیا جس پر آپؐ نے فرمایا: نیکی حسن اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹک جائے اور پسند نہ ہو کہ اس کام کو لوگ جان جائیں۔ ایک اور روایت میں حضرت سعیدؓ کے حوالہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے بڑے ذوق اور شوق سے صحابہ کے ہجوم سے گزر کر آپ سے قریب ہونے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: والصبہ قریب آجاؤ'' جب وہ قریب جا کر بیٹھے تو فرمایا: ''اے والبصہ میں بتاؤں کہ تم کیوں آئے ہو۔ یا تم بتاؤ گے''۔ عرض کرنے لگا کہ حضور آپؐ ہی ارشاد فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''والبصہ تم مجھ سے نیکی اور گناہ کی حقیقت دریافت کرنے آئے ہو۔'' والبصہ ... دل سے پوچھا کرو اپنے نفس سے فتوی لیا کرو نیکی وہ ہے جس سے دل اور نفس میں طمانیت پیدا ہو اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور نفس کو ادھیڑ بن میں ڈالے اگرچہ لوگ تجھے اسکے کرنے کے جواز کا ہی کیوں نہ کہیں۔

س۔ قیامت کے روز حساب کتاب کے معاملہ میں نیت کا عمل دخل کہاں تک لوگوں کو جنتی قرار دے گا۔ حدیث رسول کی روشنی سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے کہ اس روایت کو سناتے ہوئے تین بار غش کھا کر گرے اور حضرت معاویہؓ اس روایت کو سنکر زاروقطار روئے۔ حضرت ابوھریرۃؓ نے قسم کھا کر بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ روز محشر کی عدالت کیلئے اترے گا۔ اور ہر امت اپنی جگہ پر گھٹنے ٹیکے ہوگی، اور اس وقت سب سے پہلے ان کی پیشی کا حکم ہوگا جو قرآن کے عالم تھے اور جو جہاد میں مارے گئے تھے اور جو دولت والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ عالم سے پوچھے گا۔ کیا میں نے تجھے وہ سب کچھ نہیں سکھا دیا تھا جو اپنے پیغمبر پر اتارا تھا۔ تو تم نے اس پر کیا عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا'' بارالٰہی میں شب وروز نماز میں قرآن پڑھتا تھا۔ خدا فرمائے گا۔ تو جھوٹا ہے۔ فرشتے بھی کہیں

گے یہ جھوٹا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو تو یہ اس لئے کرتا تھا۔ تا کہ لوگ کہیں کہ تو بڑا عالم اور قرآن خواں ہے۔ تو دنیا میں تجھے یہ کہا جا چکا۔ پھر دولت مند سے خدا فرمائیگا۔ کیا میں نے تجھ پر دنیا کو کشادہ نہیں کیا یہاں تک کہ تو کسی کا محتاج نہ رہا۔ وہ عرض کرے گا۔ کیوں نہیں ''اے میرے رب'' اللہ تعالیٰ کی دریافت فرمائے گا۔ ''میں نے جو کچھ تجھے دیا اس کا تو نے کیا کیا؟ جواب دے گا۔'' میں نے اہل استحقاق پر خرچ کیا صدقہ وخیرات کیا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ ''تو جھوٹا ہے۔'' فرشتے بھی کہیں گے''۔ یہ جھوٹا ہے''پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو تو اس لیئے یہ کرتا تھا تا کہ لوگ کہیں کہ تو بڑا سخی ہے تو یہ تجھے دنیا میں کہا جا چکا ہے۔ اس کے بعد وہ لایا جائے گا جو جہاد میں مارا گیا۔ تو خداوند قدوس اس سے دریافت فرمائیگا۔ تو کس بات کیلئے مارا گیا۔ وہ کہے گا۔ خدایا تو نے اپنی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا تھا تو میں لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ ''تو جھوٹا ہے۔' فرشتے بھی کہیں گے ''یہ جھوٹا ہے''۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا ''تو تو یہ اسلئے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں، تو دنیا میں تجھے یہ کہا گیا''۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

س۔ صحیح بخاری کی وہ کونسی حدیث ہے جس میں کہا گیا کہ ہر نگہبان سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک دوسرے کا ذمہ دار و نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری اور نگرانی میں آئے ہوئے لوگوں کی نسبت پوچھا جائے گا۔ امیر اپنی رعیت کا چرواہا ہے، مرد اپنی آل اولاد کا رکھوالا اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت ابو ثعلبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ایک آیت کے معنی پوچھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کا باہم حکم کرو اور بدی سے ایک دوسرے کو روکو۔ لیکن جب دیکھو کہ حرص اور بخل کی اطاعت ہے اور خواہش نفسانی کی پیروی ہے اور دنیا کو دین پر ترجیح دی جارہی ہے اور ہر ایک اپنی رائے پر آپ

مغرور ہے تو اس وقت عوام کو چھوڑ دو اور اپنی خبر لو، کہ تمہارے بعد وہ زمانہ آنے والا ہے جس میں ثابت قدم رہنا شعلہ کو ہاتھ سے پکڑنا ہے۔

س۔ امت کے تنزل میں کونسی چیز سب سے بڑی عامل بنتی ہے۔ حدیث رسول کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ ترمذی ہے وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ کرامؓ کی مجلس میں فرمایا: ''بنی اسرائیل میں اخلاقی تنزل اسی طرح شروع ہوا کہ جب ان میں برائی پھیلنے لگی تو پہلے ان کے علما نے منع کیا لیکن جب وہ نہ رکے تو خود ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگ گئے۔ کھانے پینے لگے، صحبت کے اثرات سے ویسے ہی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسٰیؑ کی زبان سے انکی لعنت فرمائی۔ اسکے بعد آنحضرت ﷺ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا ''نہیں جب تک تم ظالم کا ہاتھ نہ پکڑو اور اس کو حق پر نہ جھکا دو''۔

س۔ عفو درگزر کی کیا حدود ہیں۔ سیرت النبی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی سے اپنا ذاتی انتقام نہیں لیا الا یہ کہ کسی نے خدا کے کسی حکم کو توڑا ہے تو اس کو (قانوناً) سزا ملی''۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں قصاص کا کوئی مقدمہ پیش ہوتے نہیں دیکھا لیکن یہ کہ اس میں آپؐ نے معاف اور درگزر کرنے کا مشورہ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ قرابت کا حق ادا کرنے والا وہ نہیں جو احسان کا بدلہ احسان کرتا ہو بلکہ وہ ہے جو برے سلوک پر اچھا سلوک کرتا ہو۔ ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے آکر عرض کیا'' اے خدا کے پیغمبر! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ میں تو اچھا سلوک کرتا ہوں مگر وہ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں نیکی کرتا ہوں اور وہ بدی کرتے ہیں۔ میں حلم اور بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ جہالت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا ہی ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تو تم ان کے منہ میں مٹی بھر رہے ہو۔ جب تک تم اس روش پر قائم رہو گے خدا کی مدد تمہارے شامل حال رہے گی۔ حضرت خدیجہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا'' تم ہر ایک کے پیچھے نہ

چلو، تم کہتے ہو کہ اگر لوگ تمہارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے۔ یہ نہیں بلکہ اپنے آپ کو پرسکون اور مطمئن رکھو لوگ تمہارے ساتھ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو تم بھی ظلم نہ کرو''۔

س۔ کیا اسلام نے قوت اختیار کرنے اور نفع بخش اشیاء کے حصول کی خواہش کو جائز قرار دیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کمزور مسلمان سے قوت والا مسلمان زیادہ بہتر ہے اور خدا کے نزدیک پیارا ہے۔ اور ہر اس چیز میں بھلائی ہے جو مسلمان کو نفع دے وہ اس کی پوری خواہش کرے اور خدا سے مدد چاہے۔ اس راہ میں بالکل کمزوری نہ دکھائے اور اگر تجھے اس میں کوئی تکلیف ہو جائے تو یہ نہ کہنا ''اگر میں یوں کرتا تو یوں ہوتا''۔ بلکہ یہ کہہ کہ اللہ نے مقدر کردیا تھا اور جو چاہا تھا اس نے کیا کیونکہ یہ (اگر وگر) شیطان کا کاروبار کھولتا ہے۔

س۔ صلہ رحمی کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی کیا تعلیم ہے حدیث سے واضح کریں؟

ج۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جو آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے گالی دی۔ حضرت ابوبکرؓ سن کر چپ رہے۔ اس نے دوبارہ وہی حرکت کی۔ حضرت ابوبکرؓ پھر بھی چپ رہے۔ اس نے پھر تیسری بار بدزبانی کی تو حضرت ابوبکرؓ چپ نہ رہ سکے اور کچھ بول اٹھے۔ یہ دیکھ کر آنحضرت ﷺ فوراً اُٹھ بیٹھے۔ حضرت ابوبکرؓ غمگین ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہؐ! کیا آپ مجھ سے خفا ہو گئے ہیں''۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! جب تک تم چپ تھے خدا کا فرشتہ تمہاری طرف سے کھڑا تھا، جب تم نے جواب دیا تو وہ ہٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی یہ نہیں کہ صلۂ رحمی کرنے والوں سے ساتھ صلۂ رحمی کرو۔ بلکہ یہ ہے کہ جو قطع رحم کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔ اسی طرح کی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دفعہ ایک اعرابی نے

خدمت نبوی ﷺ میں آ کر عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے وہ بات بتایئے جس کے کرنے سے جنت مل جائے۔ آپؐ نے اس کو چند باتیں بتائیں اور بعد ان باتوں کے فرمایا ''ظالم رشتہ داروں پر اپنی عنایتوں کی بارش کردو''۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے اس صحابی کو کیا جواب دیا جس نے سوال کیا کہ سب کاموں سے بہتر کام کونسا ہے؟

ج۔ ایک دفعہ حضرت ابو ذرؓ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! سب کاموں میں سے بہتر کام کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: خدا پر ایمان رکھنا اور اسکی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کسی غلام یا باندی کو آزاد کرنا سب سے بہتر ہے۔ اور فرمایا جس کی قیمت سب سے زیادہ ہو اور جو اس کے مالک کی نظر میں زیادہ پسندیدہ ہو۔ پھر دریافت کیا گیا کہ اگر میں ان کاموں میں سے کچھ نہ کر سکوں؟ تو آپؐ نے فرمایا: کسی بیکس کی مدد کر دو یا کسی بدسلیقہ کا کام کردو۔ تو لوگوں نے پوچھا کہ اگر یہ بھی نہ بن سکے تو آپؐ نے فرمایا: شر سے لوگوں کو بچائیں کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے جو آپ اپنے طور کر سکتے ہیں۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کس فرمان میں دو چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت دی ہے؟

ج۔ صحیح بخاری میں حفظ اللسان کے حوالہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''کون مجھ سے اپنے دو جبڑوں اور دونوں پاؤں کے بیچ کی حفاظت کی ضمانت کرتا ہے میں اس کیلئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

س۔ وہ کون سی پانچ باتیں ہے جس سے آنحضرت رسول اکرم ﷺ نے بچ کر رہنے کی ضمانت مانگی تھی؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے کون یہ باتیں سیکھ کر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے کہ وہ ان پر عمل کرے''۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ''میں۔ اے اللہ کے رسول''۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر پانچ باتیں گن

کرفرمائیں۔

1۔گناہوں سے پرہیز کرو تو تم سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے۔

2۔خدا نے جو تم کو دیا ہے اسی پر راضی رہو تو آپ سب سے بڑھ کر دولت مند ہو جاؤ گے۔

3۔اپنے پڑوس کے ساتھ احسان کرو تو مومن بنو گے۔

4۔زیادہ ہنسا نہ کرو کہ زیادہ ہنسنے والا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

5۔لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو تو مسلمان بن جاؤ گے۔

س۔ صدقے کے معانی ومفاہیم کو آنحضرت ﷺ نے کس طرح بیان کیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوذرؓ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (۱) صدقہ صرف اللہ کی راہ میں مال دینے کا ہی نام نہیں بلکہ تمہارا اپنے بھائی سے ملتے وقت مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔(۲) اچھی بات کہنا اور بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے۔(۳) کسی بھٹکے ہوئے کو راہ بتانا بھی صدقہ ہے۔(۴) کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔(۵) راستے سے پتھر، ہڈی یا کانٹا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔(۶) اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا بھی صدقہ ہے۔

س۔ غیبت کے معانی اور مفاہیم کو آنحضرت ﷺ نے کس طرح واضح کیا ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ کرامؓ سے پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کو اس طرح یاد کرو کہ وہ اس کو ناپسند کرے۔ کسی نے کہا کہ اگر میرے بھائی میں وہ برائی واقعی موجود ہو تو فرمایا اگر اس میں ہے تو وہ غیبت ہے ورنہ پھر وہ بہتان ہے۔

س۔ ہجرت سے پہلے انصار جب اسلام قبول کرنے لگے اور آپ نے ان میں نقیب بھیجے تو آپ نے ان سے کن باتوں پر بیعت لی؟

ج۔ حضرت عبادہؓ فرماتے ہیں کہ مکہ میں ہجرت سے پہلے جب انصار اسلام لائے اور ان میں سے چند آدمیوں کو چن کر آپ ﷺ نے نقیب بنایا تو ان میں سے ایک

میں بھی تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ہم نقیبوں سے مندرجہ ذیل باتوں پر بیعت کی۔

(1)۔ ہم خدا کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔

(2)۔ ہم بدکاری نہ کریں گے۔

(3)۔ چوری نہ کریں گے۔

(4)۔ ناحق کسی کی جان نہ لیں گے۔

(5)۔ لوٹ مار نہیں کریں گے۔

(6)۔ نافرمانی نہیں کریں گے۔

(7)۔ اگر ہم اس بیعت کو اپنی عملی زندگی میں پوری کر دکھائیں گے تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر اس میں کمی کی تو اس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

س۔ پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیت کے حوالہ سے آپؐ نے کس طرح زور دیا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ خود سے فرمایا: ''خدا کی قسم وہ صاحب ایمان نہ ہوا''۔ پھر فرمایا: ''خدا کی قسم وہ صاحب ایمان نہ ہوا'' پھر فرمایا: خدا کی قسم وہ صاحب ایمان ن نہ ہوا۔ صحابہ کرام نے مشتاق نہ ہو کر استفسار کیا کون یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا: جس کا پڑوسی اسکی برائیوں سے امن میں نہ ہوا۔

س۔ دین داری اخلاص کا نام ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس قول کی تفسیر کیسے کی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''دین داری اخلاص کا نام ہے'' پھر فرمایا: دین داری اخلاص کا نام ہے پھر فرمایا: دین داری اخلاص کا نام ہے۔'' صحابہ نے حیران ہو کر استفسار کیا کہ یا رسول اللہ کس کے ساتھ؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ، اس کتاب کے ساتھ، اس کے رسول کے ساتھ، مسلمانوں کے سرداروں کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ''

س۔ آنحضرت ﷺ نے سب سے بڑا گناہ کسے کہا ہے؟

ج۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ فرمایا: شرک صحابیؓ نے دوبارہ پوچھا اس کے بعد؟

آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی'' صحابیؓ نے پھر پوچھا اس کے بعد؟ '' آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کا اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی''۔

س۔ بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی اپنی بیٹیوں میں سے کسی بیٹی کو مصیبت میں مبتلا ہوگا اور پھر اس کے ساتھ محبت و مہربانی کا سلوک کرے گا تو اسے وہ بیٹی دوزخ کے عذاب سے بچالے گی۔ وہ اس کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن کر حائل ہو جائے گی۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا: جو کوئی دو بیٹیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت میں میرا اور اس کا مرتبہ (دو انگلیوں کو اٹھا کر فرمایا) یوں برابر ہوگا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے بچوں کے پیار کے حوالے کیا فرمایا؟

ج۔ ایک اعرابی اقرع بن حابسؓ دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہوا حضور اکرم ﷺ ہم اس وقت حضرت حسنؓ جو چھوٹے بچے تھے کو پیار کر رہے تھے حضرت اقرعؓ کو آپ کے ادب اور وقار کی وجہ سے یہ عجیب لگا۔ اس نے حیران ہو کر آپ ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں میرے تو دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔ حضور ﷺ نے اسکی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا'' اقرع! جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: '' اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل سے رحم و شفقت کو نکال لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں''۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے یہ کب فرمایا کہ شادی کرنا کشائش رزق کا سبب بنتا ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ سے ایک دفعہ ایک صحابی نے اپنی تنگی روزگار کی شکایت کی تو آپ نے پوچھا کہ کیا تو شادی شدہ ہے۔ تو اس نے جواب دیا یا رسول اللہ ابھی تک شادی اسی لئے نہیں کی کیونکہ اپنا خرچ پورا نہیں کر سکتا کہ مزید بیوی اور بچوں کا بھی روگ ذمہ لے لوں۔ آپ ؐ نے فرمایا: تو شادی کر لے اللہ تعالیٰ تیری روزی کھول دے گا۔ کیونکہ کیا پتہ تیری بننے والی بیوی کتنے ہی

نصیبوں والی ہو۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے اپنے مردوں پر کیا حقوق گنوائے ہیں۔

ج۔ آنحضرت ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا لوگو: عورتوں کے حق میں میری نیکی کی وصیت کو مانو بے شک تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر کو دوسروں سے پامال نہ کرائیں جن کو تم پسند نہیں کرتے اور نہ تمہارے گھروں میں ان کو آنے کی اجازت دیں جن کا آنا تمہیں ناپسند ہو اور ھاں ان کا حق تم پر یہ ہے کہ انہیں پہنانے اور کھلانے میں نیکی کرو۔ ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا: کہ بیوی کا حق شوہر پر یہ ہے کہ جب خود کھائے تو اس کو کھلائے جب خود پہنے تو اس کو پہنائے نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے، نہ اس کو برا بھلا کہے اور نہ گھر کے علاوہ اس کی سزا کیلئے اس کو علیحدہ کرے۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ تم مردوں میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کیلئے سب سے بہتر ہے۔ ایک صحابیؓ نے ایک دفعہ آپؐ سے شکایت کی کہ یارسول اللہ ﷺ ''میری بیوی بڑی بدزبان ہے'' آپ نے فرمایا ''اسے طلاق دے دو'' صحابی عرض کرنے لگا۔ یارسول اللہ ﷺ! اس سے میری اولاد ہے اور مدت سے وہ میرے ساتھ ہے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کو سمجھایا کرو اس میں صلاحیت ہوگی تو قبول کرے گی لیکن اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مارا نہ کرو'' ایک دوسرے موقع پر فرمایا: ''کوئی اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑے نہ مارا کرے یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ ایک وقت کوڑے مارے اور دوسرے وقت اس سے ہمبستر ہو۔'' فتح مکہ کے دن ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے میری اور میرے بچوں کی ضرورت سے کم دیتا ہے۔ کیا میں ان کے مال سے ان کی لاعلمی میں کچھ لے لیا کروں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم قاعدہ کے مطابق صرف اتنا لے سکتی ہو جو تم کو اور تمہارے بچوں کو کافی ہو''۔

س۔ حاجتمندوں کی کفالت اور ضرورتمندوں کی مدد کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

ج۔ ''جو شخص اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہے گا۔ تو خدا اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دور کرے گا۔ تو اللہ قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو اس سے دور فرما دے گا''۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے''۔ صحیح بخاری میں ہے ''کہ جب آنحضرت ﷺ کے پاس کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو آپ صحابہ کرامؓ سے فرماتے کہ ''تم سفارش کرو تو تمہیں بھی ثواب ملے گا''۔ ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ اور نہ ہو سکے تو بے کس حاجت مند کی مدد ہی کر دیا کرو۔ کسی بھولے بھٹکے کو یا اندھے کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔ خداوند تعالیٰ اس کام کی قدر کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

س۔ بیماروں کی عیادت کے کون سے آداب آنحضرت ﷺ نے تعلیم فرمائے ہیں؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے سات باتوں کا حکم فرماتے ہیں جن میں ایک بات کسی بیمار کی تیمارداری کرنا تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے۔ تو شام تک فرشتے اسکی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ عموماً اپنے پیروکاروں کو جن کاموں کی زیادہ ترغیب دیتے تھے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

- بھوکے کو کھانا کھلاؤ
- قیدی کو آزاد کرواؤ
- بیمار کی عیادت کرو

س۔ کیا امت اسلامیہ کے افراد کے درمیان کوئی اور اخوت کا رشتہ ہے جس کے احترام کی آنحضرت ﷺ نے سختی سے تاکید کی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''سارے مسلمان مل کر ایک آدمی یا ایک جان کی مثال ہیں۔ کہ اگر اس کی آنکھ بھی دکھے تو سارا بدن دکھ محسوس کرتا ہے۔ اور اگر سر میں درد ہو تو پورا جسم تکلیف میں ہوتا ہے''۔ ایک اور روایت میں آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کرنیوالا محبت کرنے والا اور شفقت کرنے میں جسم انسانی کی طرح دیکھو گے کہ اس کے ایک عضو

میں بھی تکلیف ہوتو بدن کے سارے اعضاء بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں"۔ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا: "مسلمان باہم مل کر اس طرح مضبوط ہوتے ہیں جیسے دیوار کہ اس کے ایک حصہ سے اس کا دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے"۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو بے یارومددگار چھوڑے نہ اس کی تحقیر کرے۔ مسلمان کا ہر حصہ دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو قابل حرمت ہیں"۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو اس کے دشمن کے حوالہ کرے جو کوئی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں رہے گا۔، تو خدا اسکی ضرروت پوری کرے گا، اور جو کوئی کسی مسلمان کی تنگی دور کرے گا تو خدا اس کے بدلہ قیامت میں اسکی تنگی کو دور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو خداوند قدوس قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا"۔ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں"۔ ایک دوسری روایت ہے کہ آپؐ سے کسی نے پوچھا کہ سب سے اچھا مسلمان کون ہے تو آپؐ نے فرمایا: "جس کے ھاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں"۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ" کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی سے تین روز تک قطع تعلق رکھے۔ ملاقات ہو تو یہ ادھر نہ پھرے اور وہ ادھر نہ پھرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سب سے پہلے سلام کی ابتدا کرے"۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان پر کون سے پانچ حق گنوائے ہیں؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان بھائی کے دوسرے مسلمان بھائی پر پانچ حق ہیں؟

1 سلام کا جواب دینا

2 اس کے چھینکنے پر جواباً کہنا کہ خدا تم پر رحمت کرے

3 جب دعوت دے تو دعوت قبول کرنا۔

4 بیمار ہو تو عیادت کرنا۔

5 مرجائے تو جنازہ میں شرکت کرنا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے آدمی کے مال کی کیا حقیقت بیان کی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنی تھیلی کا منہ بند کرو گے اور دوسروں کو نہ دو گے تو خدا بھی اپنی تھیلی کا منہ تم سے بند کر دے گا اور تم کو نہیں دے گا اور پھر صحابہ کرام سے پوچھا "تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارثوں کا مال پیارا ہے" جس پر آپ نے فرمایا: "اس کا مال تو وہی ہے جس کو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا وہ تو اس کے وارث کا مال ہے۔

س۔ عفت و پاکبازی کیلئے آنحضرت ﷺ نے کیا ہدایات بخشیں؟

ج۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب سورۃ نور میں حجاب کے احکام نازل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ سے سن کر لوگ اپنے گھروں کی طرف پلٹے اور جا کر انہوں نے اپنی بیویوں، بیٹیوں، اور بہنوں کو اس کی آیات سنائیں۔ انصار کی عورتوں میں سے کوئی ایسی نہ تھی جو آیت ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن کے الفاظ سن کر اپنی جگہ بیٹھی رہ گئی ہوں۔ ہر ایک اٹھی اور کسی نے اپنا کمر پٹہ کھول کر اور کسی نیچا درا ٹھا کر فوراً اس کا دوپٹہ بنایا اور اوڑھ لیا۔ دوسرے روز صبح کی نماز کے وقت جتنی عورتیں مسجد نبویؐ میں حاضر ہوئیں سب دوپٹے اوڑھے ہوئے تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ عورتوں نے باریک کپڑے چھوڑ کر اپنے موٹے موٹے کپڑے چھانٹے اور ان کے دوپٹے بنائے آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ کسی غیر محرم پر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو پہلی نظر تو معاف ہے مگر دوسری دفعہ پھر اس پر نظر ڈالنا روا نہیں۔ حضرت عائشہؓ کی بڑی بہن حضرت اسماءؓ ایک دفعہ باریک کپڑوں میں سامنے آئیں تو فرمایا کہ اے اسماء جب عورتیں بالغ ہو جائے تو چہرہ اور ہتھیلوں کے سوا اس کے جسم کا کوئی اور حصہ دیکھنا جائز نہیں۔ آپؐ نے حکم دیا کہ بغیر اجازت کسی کے گھر میں نہ جاؤ۔ پردہ

اٹھا کر نہ جھانکو اور کوئی عورت خوشبو لگا کر باہر نہ نکلے۔ اور بیچ راہ سے الگ ہو کر کنارہ کنارہ چلیں۔ یہ بھی حکم دیا کہ کوئی مرد کسی غیر عورت کے گھر اس کے شوہر کی غیر موجودگی میں اکیلا نہ جائے۔

س۔ قیامت کے روز آنحضرت ﷺ نے بقول اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو اپنے سایہ خاص میں لے لے گا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے روز جب کہ خدا کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ خداوند تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں لے گا۔ جن میں ایک شخص وہ ہوگا۔ جس کو ایک معزز اور حسین عورت نے اپنی طرف مائل کرنا چاہا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔

س۔ امانتداری کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا قول بیان کیا گیا ہے؟

ج۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے میں نے دو باتیں سنی تھیں ایک تو آنکھوں سے دیکھ چکا۔ دوسری یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ امانت داری لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس امانت کے مٹ جانیکا حال بھی بتایا اور فرمایا: کہ یہ حال ہوگا کہ آدمی سوئے گا۔ اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان رہ جائیگا اور پھر سوئے گا۔ تو امانت چلی جائیگی اور ایک آبلہ کی طرح کا داغ رہ جائے گا۔ جو اٹھو تو جاتا ہے مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا۔ لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ لین دین کریں گے لیکن کوئی امانت داری نہیں کرے گا۔ اس وقت امانت داری کی مثال ایسی کم یاب ہوگی کہ لوگ مثال کے طور پر کہیں گے کہ ان کی قوم میں ایک امانت دار شخص ہے۔ آدمی کی تعریف ہوگی کہ کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان داری نہ ہوگی''۔

طبرانی میں آنحضرت ﷺ کا قول مروی ہے کہ جس'' میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں جس کو عہد کا پاس نہیں اس میں دین نہیں اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، کسی بندہ کا اس وقت تک دین درست نہ ہوگا

جب تک اسکی زبان درست نہ ہو اور اسکی زبان درست نہ ہوگی جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہوگا۔ اور جو کوئی ایسے ناجائز راہ سے مال پائے گا۔ اور اس میں خرچ کرے گا۔ تو قبول نہیں ہوگی اور جو اس میں سے بچ رہے گا۔ وہ اس کے دوزخ کی طرف سفر کا توشہ ہوگا۔ بری چیز بری چیز کا کفارہ نہیں بن سکتی البتہ اچھی چیز کا کفارہ ہوتی ہے"۔ کنز العمال میں مروی ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے مشورہ چاہا تو آپؐ نے فرمایا: جس سے مشورہ چاہا جائے اس کو امانت سپرد کی جاتی ہے۔ اور اسی لئے فرمایا: کہ مجلس میں جو باتیں ہوں وہ امانت ہیں۔ یعنی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہنچا کر فتنہ کا سبب نہ بننا چاہیے۔ اور یہ کہ اس سے کسی فتنہ کے روکنے کا کام لیا جائے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نشستیں یا مجالس بس امانت کے ساتھ ہوں۔ ہاں تین موقعوں پر جب کسی نے ناحق قتل کرنے یا کسی کی آبروریزی پر یا کسی کا مال ناجائز طور طریقے سے لینے کی سازش کی ہو تو متعلقہ لوگوں کو اس سے آگاہ کرنا چاہیے۔

س۔ شرم وحیاء کے باب میں آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ "حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اور ایک دوسرے موقع پر فرمایا:۔ برہنگی سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ ایسے فرشتے ہیں جو صرف بول و براز اور مباشرت کے وقت تم سے الگ ہو جاتے ہیں۔ تو ان سے شرماؤ اور ان کا خیال رکھو"۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے رحم کے حوالہ سے کیا قول ارشاد فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "رحم رحمان کی جڑ سے نکلی ہوئی ایک شاخ ہے"۔ ایک اور موقع پر بڑے جامع کلمات کہتے ہوئے فرمایا: "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔ ایک دفعہ فرمایا: "جو شخص انسانوں پر رحم نہیں کرتا خدا بھی اس پر رحم نہیں کرے گا"۔ ایک دفعہ فرمایا: "رحم کرنیوالوں پر رحم کرنے والا خدا رحم کرے گا۔ زمین والوں پر تم رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا"۔

س۔ عہد کی پابندی ایمان کی نشانی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں

واضح کریں؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا: جس میں عہد کی پابندی نہیں اس میں دین نہیں۔

س۔ ہر نیکی ثواب کا کام ہے۔ اس حوالہ سے نبی اکرمﷺ کے ارشادات بیان کریں؟

ج۔ آنحضرتﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور ہر مسلمان پر صدقہ فرض ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اگر کسی کے پاس مال نہ ہو تو کیا کرے آپﷺ نے فرمایا: کمائے اور خود فائدہ اٹھائے اور صدقہ کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ''اگر اس میں کمانے کی قدرت نہ ہو یا وہ نہ کمائے تو آپؐ نے فرمایا:'' غریب حاجت مند کی اعانت کرے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو'' آپؐ نے فرمایا: نیکی کے کرنے کا حکم دے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے''۔ تو آپﷺ نے ارشاد فرمایا: خود برائی سے باز رہے کیونکہ یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے۔'' ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ کوئی آدمی اپنے اہل و عیال پر بھی جو خرچ کرتا ہے۔ وہ بھی صدقہ ہے اور کسی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی اسی میں داخل ہے''۔

س۔ احسان کرنے کی اہمیت کے حوالہ سے آنحضرتﷺ کے جامع فرمودات بیان کریں؟

''اللہ تعالیٰ نے ہر شے پر احسان کرنا فرض کیا ہے تو اگر تمہیں کسی کو جان سے مارنا بھی پڑے تو اس کو بھی اچھائی کیساتھ سلوک کرو کسی جانور کو ذبح کرنا چاہو تو بھی خوبی کے ساتھ کرو۔ چھرے کو خوب تیز کر لیا کرو اور اپنے ذبیح کو راحت دو''۔ ایک اور موقع پر فرمایا:'' ایسے نہ ہو کہ خود تمہاری گرہ کی عقل نہ ہو، صرف دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرو، کہتے ہو اگر لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے، بلکہ اپنے آپ کو اس پر مطمئن کر لو کہ اگر دوسرے احسان کریں تو تم احسان کر دو گے اور اگر وہ برائی بھی کریں تو تم ظلم نہ کرو''۔ ایک بدو نے ایک دفعہ آنحضرتﷺ کے

حضور درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جس کے کر نے سے بہشت نصیب ہو آپ نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری تقریر گو مختصر ہے لیکن تمہارا سوال بہت بڑا ہے۔ تم جانوں کو آزاد کرو، اور گردنوں کو چھڑاؤ''۔ اس پر اس نے کہا'' یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ دونوں باتیں ایک ہی نہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''نہیں!! اکیلے اگر کسی کو آزاد کرتے ہو تو یہ جان کا آزاد کرنا ہے اور دوسرے کیساتھ شریک ہو کر کسی کی آزادی کی قیمت مالی امداد دینا گردن چھڑانا ہے: اور لگا تار دیتے رہو، ظالم رشتہ دار کے ساتھ نیکی کرو اور اگر تم یہ نہ کر سکو تو مسکینو کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ نیکی کے کام کرنے کو کہو، برائی کے کاموں سے روکو، اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اپنے آپ کو بھلائی کے سوا اور باتوں سے رکو''۔

ایک دفعہ حضرت ابوذرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایمان کیساتھ کوئی عمل بتائیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا'' جو روزی خدا نے دی ہے اس میں سے دوسروں کو دو''۔ عرض کرنے لگا اے خدا کے رسول! اگر وہ خود ہی مفلس ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان سے نیک کام کرے'' دوبارہ عرض کیا'' اگر اس کی زبان معذور ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ''مغلوب کی مدد کرو''۔ حضرت ابوذرؓ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ اگر وہ ضعیف ہو اور اس میں مدد کی قوت نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو کوئی کام نہ آتا ہو اس کا کام کر دیا کرے'' حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا۔ اگر وہ خود ایسا ہی ناکارہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ایذا رسانی سے لوگوں کو بچائے رکھے۔

س۔ خوش کلامی کی اہمیت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کون سا فرمان معروف ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ مسلمان نہ طعنہ دیتا ہے: نہ لعنت بھجتا ہے نہ بد زبانی کرتا ہے اور نہ ہی فحش کلامی کرتا ہے۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ جو شخص روز جزا پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اچھی بات بولے ورنہ چپ رہے۔ ایک دفعہ جنت کا تذکرہ فرما رہے تھے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، جنت

کیسے ملے گی؟ آپؐ نے فرمایا: جس نے خوش کلامی کی، بھوکوں کو کھانا کھلایا، اکثر روزے رکھے اور اسوقت نماز پڑھی جب پوری دنیا سوتی تھی''۔ ایک صحابیؓ نے پوچھا'' کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! نجات کیونکر ملے گی''۔

آپ ﷺ نے فرمایا'' اپنی زبان پر قابو رکھو اور تمہارے گھر میں گنجائش ہو تو اپنے گناہوں پر رویا کرو''۔

ایک دفعہ آپؐ دوزخ کا تذکرہ فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے چہرے پر دوزخ کی تکلیفوں کے تصور سے بڑا اثر ظاہر تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا'' لوگو دوزخ سے بچو، اگرچہ چھوہارے کے ایک ٹکڑے کی خیرات سے ہو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کوئی اچھی بات ہی کہو''۔

س۔ اعمال میں اعتدال اور میانہ روی کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی کیا تعلیم ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

'' اتنا ہی عمل کا التزام کرو جتنا تم آسانی سے کر سکو''۔

سنن ابی داوٗد میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا'' نیک طور طریقے، نیک انداز اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

ایک بار حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر کے بال الجھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا'' کیا آپ کے پاس بالوں کے ہموار کرنے کا سامان نہ تھا''؟۔ ایک شخص کے میلے کچیلے کپڑے دیکھے تو فرمایا'' کیا کپڑے دھلوانے کیلئے اس کو پانی میسر نہ تھا''؟ ایک آپؐ کی خدمت میں نہایت کم حیثیت کے کپڑے پہن کر آیا تو آپؐ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ مال ہے۔ اس نے کہا'' اونٹ، بکری، گھوڑے، غلام سب کچھ ہیں''۔ آپؐ نے فرمایا: جب خدا نے مال دیا ہے تو خدا کے فضل و احسان کا اثر تمہارے جسم سے بھی ظاہر ہونا چاہیے''۔

س۔ خودداری، عزت نفس اور وقار کی آنحضرت ﷺ نے کیا تعلیم دی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے سکون اور وقار کے

ساتھ آؤ اور جلدی نہ کرو"۔ ایک اور موقع پر وقار کا مفہوم واضح کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

"آہستہ چلنا، نگاہ کو جھکائے رکھنا، آواز کا پست رکھنا اور ادھر ادھر نہ دیکھنا وقار میں داخل ہے"۔ محتاج کیلئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو شخص محتاج ہو کر اپنی احتیاج کو انسانوں کے سامنے پیش کرتا ہے اس کی احتیاج دور نہیں ہوتی لیکن جو شخص اس کو خدا کے سامنے پیش کرتا ہے ممکن ہے کہ خدا اس کو بے نیاز کر دے خواہ مرگ ناگہانی کے ذریعہ سے اور خواہ مال کے ذریعہ سے"۔

س۔ شجاعت و بہادری کے حوالہ سے آپ ﷺ کے جوامع الکلم بیان کریں؟

ج۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

"انسان میں سب سے بڑی بداخلاقی گھبرا دینے والا بخل اور دل ہلا دینے والی بزدلی ہے"۔

جہاد کی اہمیت پر ایک اور موقع پر فرمایا:

"جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ تلے میں ہے"۔

ایک دفعہ لوگوں نے گھیرا تو فرمایا "تم لوگ مجھے کبھی بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے"۔

س۔ استقامت کے معنی کیا ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے اس کے حوالہ سے کیا تعلیم دی ہے؟

ج۔ حضرت خبابؓ بن الارتؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے اپنی مصیبتوں کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ ہمارے لئے دعا کیجئے چونکہ یہ ایک بے تابی کا اظہار تھا تو آپؐ نے فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں ایسا مرد بھی ہوا ہے جس کو زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا اور آرے سے اسے چیر کر دو کر دیا گیا۔ مگر اس نے دین حق سے روگردانی نہ کی۔ لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت ہڈیوں سے نوچ کر تار تار کئے جاتے رہے مگر انہوں نے دین سے ذرہ برابر بھی ہٹنا گوارہ نہ کیا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ کا کون سا عمل نیک سب سے زیادہ محبوب تھا۔ تو آپ نے

فرمایا ''وہ نیکی جس پر مداومت کی جائے۔خود آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے'' خدا کے نزدیک سب سے بہتر عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا جائے اگر چہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو''۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے افضل جہاد کس عمل کو کہا ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے''۔

س۔ بُرائی کو مٹانے کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی کیا تعلیم ہے؟

ج۔ حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ'' تم میں سے جوشخص کسی بُرائی کو دیکھے اوراس کو ہاتھ سے مٹانے کی طاقت رکھتا ہوتو ہاتھ کے زور سے مٹادے ورنہ زبان سے اسے بُرا کہےاور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہوتو دل سے بُرا جانے اور یہ ایمان کا کمزورترین درجہ ہے۔

س۔ استغناء کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کا نمایاں پہلو کیا تھا؟

ج۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ابو ذرؓ !تمہارے خیال میں مال کی کثرت کا نام بے نیازی ہے''۔ میں نے کہا''ہاں''۔آپ ﷺ نے فرمایا ''ابوذرؓ بے نیازی (استغناء) دل کی بے نیازی ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے۔حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا جو کچھ تمہاری قسمت میں ہے اگر تم اس پر راضی ہو جاؤ تو تم سب سے زیادہ بے نیاز ہو جاؤ گے۔فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا خوشخبری اس کو جس کو اسلام کی ہدایت ملی ،اسکی روزی ضرورت کے مطابق ملے اور اللہ نے اسے اس پر قانع بنادیا ہے۔حضرت سہیل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا ''مومن کا شرف رات کی نماز ،اور مومن کی عزت انسانوں سے بے نیاز ہو جانا ہے۔

س۔ جھوٹ کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہےاور گناہ دوزخ میں۔جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے''۔حضرت

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ جنت میں لے جانے والا کام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سچ بولنا۔ جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کا کام کرتا ہے اور جو نیکی کا کام کرتا ہے وہ ایمان سے بھرپور ہوتا ہے۔ اور جو ایمان سے بھرپور ہوا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اسنے پھر پوچھا کہ یا رسول اللہ دوزخ میں لے جانے والا کام کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ بولنا۔ جب بندہ جھوٹ بولے گا تو گناہ کا کام کرے گا اور جب گناہ کے کام کرے گا تو کفر کرے گا اور جو کفر کرے گا وہ دوزخ میں جائے گا''۔

س۔ جھوٹی قسم کھانے کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کس عذاب کی وعید سنائی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کھا کر لینا چاہے گا تو خدا اس پر دوزخ کی آگ کو واجب کر دے گا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اگرچہ کوئی معمولی چیز ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''درخت کی ڈالی ہی کیوں نہ ہو''۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں۔

(۱) خدا کا شریک ٹھہرانا (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا
(۳) کسی بے گناہ کی جان لینا (۴) جھوٹی قسم کھانا

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا'' جھوٹی قسم مال بکوا دیتی ہے لیکن نفع کو گھٹا دیتی ہے''۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسمیں کھانا قسم پوری نہ کرنے کے گناہ کے سبب ندامت اور شرمساری کا موجب ہے''۔

س۔ چغل خور کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں چغل خور داخل نہ ہوگا''۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت رسول کریم ﷺ ایک باغ سے نکلے تو دو مُردوں کی آواز سنی جن پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ان پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے گناہ پر نہیں

ہے حالانکہ وہ گناہ کے بڑے عادی ہیں۔ان میں ایک پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا جب کہ دوسرا لوگوں کی چغلیاں کھاتا پھرتا تھا۔

س۔ غیبت اور عیب جوئی کی مذمت میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ سے اصحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ غیبت کس کو کہتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے اپنے بھائی کی اس چیز کا ذکر کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہے غیبت ہے۔لوگوں نے پوچھا ''اگر وہ عیب ہمارے بھائی میں موجود ہوں''۔تو آپؐ نے فرمایا ''اگر وہ عیب اس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ عیب نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا''۔

س۔ بدگمانی سے بچنے کیلئے آنحضرت ﷺ کے فرمودات بیان کریں؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''تم بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔تم دوسروں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو اور نہ آپس میں حسد رکھو اور نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو اور اے اللہ کے بندو جیسا اللہ نے فرمایا ہے'' آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ''۔

س۔ مدح اور خوشامد پسند کلمات کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ ایک شخص کو دوسرے کی مبالغہ آمیز تعریف کرتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اسے برباد کر دیا۔ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا: کہ تم نے اپنے ساتھی کی گردن ماردی اگر تم نے کسی کی تعریف کرنی ہی ہے تو یوں کہو کہ میں یوں گمان کرتا ہوں بشرطیکہ اس کے علم کے مطابق وہ واقعی ایسا ہو اور قطعیت کے ساتھ غیب پر حکم نہ لگایا جائے۔ایک دفعہ حضرت عثمانؓ کی ایک شخص تعریف کرنے لگا تو حضرت مقدادؓ نے اس کے منہ میں مٹی جھونک دی اور فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدح کرنے والوں سے ملو تو ان کے منہ میں خاک جھونک دو۔

س۔ علم اور سخاوت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کیا فرمان ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور رسول کے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جس

نے علم سیکھا اور اس کو پھیلایا۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے بخل کے حوالہ سے کیا فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں کبھی سچے مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ (۱) بخل اور (۲) بدخلقی۔ آنحضرت ﷺ جن برائیوں سے بچنے کی دعا کرتے تھے ان میں سے ایک بخل بھی تھا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے ''اے اللہ میں بخل، کسل مندی، کبرسنی، قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

س۔ حرص، طمع اور لالچ کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حرص و طمع سے بچو کیونکہ اسی نے پہلے لوگوں کو برباد کر دیا۔ اسی نے ان کو آمادہ کیا تو انہوں نے خون بہایا اور حرام کو حلال سمجھا۔ ایک اور موقع پر فرمایا:

''انسان میں سب سے بڑی کڑھانے والی عادت حرص اور گھبرانے والی نامرادی ہے''۔ ایک دفعہ فرمایا ''انسان بوڑھا ہوتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں ایک جینے کی خواہش اور مال کی حرص''۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو بھیڑیے جو بکریوں کے جھنڈ میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ ان کو اتنا تباہ و برباد نہیں کرتے جیسے مال اور جاہ کی حرص انسان کے دین اور ایمان کو برباد کر دیتی ہے''۔

س۔ چوری کرنے کے عمل کی آنحضرت ﷺ نے کن الفاظ کے ساتھ مذمت کی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ ایک معمولی خود یا رسی چراتا ہے اور پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نماز میں مصروف تھے کہ عین نماز کی حالت میں آپ کو جنت و دوزخ کا نقشہ دکھایا گیا نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں اس کو بھی دیکھا جو اپنی آنکڑی سے حاجیوں کا سامان چرا لیتا تھا۔ اگر مالک ہوشیار ہو جاتا تو کہہ دیتا کہ اتفاق سے اس میں پھنس کر چلا آیا اور اگر وہ بے خبر رہتا تو لے جاتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتیں گھسیٹتا

پھرتا ہے''۔

س۔ مشترکہ مال سے مال دبا لینے کے فعل کی مذمت میں آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ غزوہ خیبر کے مال غنیمت میں سے دوعم نام کے ایک غلام نے ایک شملہ چرالیا تھا۔ خیبر سے چل کر جب لوگ وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک ناگہانی تیر اس غلام کو آکر ایسا لگا کہ اس کا کام تمام ہو گیا۔ مسلمانوں نے کہا کہ اس کو جنت مبارک ہو لیکن یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس شملہ کو اسنے خیبر میں تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا وہ اس پر آگ کا شعلہ ہو رہا ہے۔ لوگوں نے یہ سنا تو یہ اثر ہو اکہ ایک شخص نے جوتے کا تسمہ لیا تھا اس کو بھی لا کر سامنے کر دیا یہ تسمہ دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا یہ آگ کا تسمہ ہے آگ کا۔ آپ ﷺ نے اپنے عمال کو ہدایت کی تھی کہ ہمارے کسی کام پر مقرر عامل ایک سوئی بھی چھپا لیا کرے گا تو وہ ''غلول'' ہے۔ اور وہ اس کو قیامت کے دن لے کر آئے گا''۔

س۔ رشوت کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں پر لعنت ہے اور دونوں جہنم میں جائیں گے۔ خیبر کے یہودیوں سے آنحضرت ﷺ کی زمین کے آدھے حصہ کی پیداوار پر مصالحت ہوئی۔ جب پیداوار کی تقسیم کا وقت آیا تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو وصولی کیلئے بھیجا۔ آپ اپنی ایمانداری سے پیداوار کے دو حصے کر دیتے تھے اور کہہ دیتے تھے کہ ان دو میں سے جو چاہو لے لو۔ ایک دفعہ یہودیوں نے آپ کو رشوت دینا چاہی۔ آپس میں چندہ کر کے اپنی عورتوں کے کچھ زیور اکٹھے کئے اور کہا کہ یہ قبول کر لو اور اس کے بدلہ تقسیم میں ہمارا حصہ بڑھا دو۔ یہ سن کر حضرت ابن رواحہؓ نے فرمایا: اے یہودیو! خدا کی قسم: تم خدا کی ساری مخلوق میں سے میرے لئے آج مبغوض ہو لیکن یہ مجھے تم پر ظلم کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتا۔ اور جو تم نے رشوت پیش کی ہے وہ حرام ہے۔ ہم مسلمان اس کو نہیں کھاتے۔

یہودیوں نے ان کی تقریر سن کر کہا یہی وہ انصاف ہے جس سے آسمان وزمین قائم ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے شراب پینے کے خبث کو کس طرح واضح کیا ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن جب شراب پینے لگتا ہے تو اس وقت اس کا ایمان اس سے رخصت ہو جاتا ہے اور ایک دفعہ فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ شراب کا پینا بڑھ جائے گا۔ آپ نے ایک اور موقع پر فرمایا خدا نے شراب پر، اس کے پینے والے، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، دوسروں کیلئے نچوڑنے والے پر، اپنے لئے نچوڑنے والے پر، اس کے لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائی جائے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ ہر نشہ کی چیز حرام ہے اور جس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو اس کا تھوڑا پینا بھی ویسا ہی حرام ہے۔

س۔ غیظ وغضب کی حالت میں ایک مسلمان کو آنحضرت ﷺ نے کیا تعلیم دی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ پہلوان وہ ہے جو اپنے غصہ کو اپنے قابو میں رکھے۔ ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ اور چند دیگر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ نہ کرو''۔ اس کو یہ بات معمولی معلوم ہوئی تو اس نے دوبارہ عرض کیا۔ آپ نے ہر دفعہ یہی فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو۔ ابو داؤد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے۔ اور آگ کو پانی ٹھنڈا کرتا ہے۔ تو جس کو غصہ آئے اس کو چاہیے کہ وضو کر لے۔ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کو غصہ آئے تو وہ اگر کھڑا ہے تو چاہیے بیٹھ جائے اور اگر اس سے بھی غصہ کم نہ ہو تو چاہیے کہ لیٹ جائے''۔

س۔ بغض اور کینہ کی خباثت کو آنحضرت ﷺ نے کس طرح واضح کیا ہے۔

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو! آپس میں ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو اور ایک اللہ کے بندے بن کر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی بھائی کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے''۔ ایک اور روایت میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو انسان کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ تو جس نے خدا کے ساتھ شرک نہیں کیا خدا اس کو معاف کر دیتا ہے۔ لیکن جن دو آدمیوں کے مابین بغض اور کینہ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں کو ابھی رہنے دو۔ وہ میل کر لیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو جس نے مغفرت مانگی اس کو مغفرت دی جاتی ہے اور جس نے توبہ کی ہوگی تو اسکی توبہ قبول ہوتی ہے۔ لیکن کینہ کرنے والوں کے اعمال ان کے کینہ کے سبب لوٹا دیئے جاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اس سے باز نہ آئیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے تین شخصوں کی بخشش ممکن نہیں ہے ان میں سے ایک وہ ہے جو اپنے دوسرے بھائی کیلئے اپنے دل میں کینہ رکھتا ہے''۔

س۔ ظلم کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا کون سا ارشاد جوامع الکلم میں ممتاز ہوتا ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے ''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا وہ مظلوم۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کی جا سکتی ہے جبکہ ظالم کی مدد کیونکر ممکن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی مدد یہ ہے کہ اسکو ظلم سے روک دیں۔ آپ ﷺ نے ایک دوسرے موقع پر فرمایا: ''ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن ظلمات بن جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ چاہیے کہ وہ اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ہی اسکو بے مددگار چھوڑے''۔ حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مظلوم کی مدد کی

جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا''جس نے اپنے بھائی کی آبرو یا کسی چیز پر ظلم کیا تو اس کو چاہیے آج ہی اس سے پاک ہو لے۔اس دن سے پہلے کہ اس کے پاس نہ دینار ہو گا اور نہ ہی درھم۔ظلم کے بدلہ ظلم کے برابر مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی بدیاں ظلم کرنے والے پر لاد دی جائیں گی۔آپ نے فرمایا ظالم کو خدا مہلت دیتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں''۔

س۔ ریاکاری سے آنحضرت ﷺ نے کیسے منع فرمایا؟

ج۔ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جب کہ خدا کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔خدا سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ایک شخص وہ ہوگا جس نے صدقہ اس طرح چھپا کر دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے کیا دیا ہے''۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے خود بینی و خود فریبی کی قباحت کن الفاظ سے واضح فرمائی ہے؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک وقت ایسا آئے گا جب ساری دنیا تباہ و برباد ہو جائے گی اور قیامت قائم ہو جائیگی۔اس کی نشانیوں میں ایک نشانی یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی ہی رائے بھلی معلوم ہو گی اور وہ اسی پر ناز کرے گا اور اترائے گا اور یہی وہ موقع ہے جس میں ہر شخص کو اس کی فکر کرنا ہوگی۔

س۔ حسد سے بچنے کی آنحضرت ﷺ نے کن الفاظ کے ساتھ تعلیم دی؟

ج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا''لوگو حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے''۔

حدیث قدسیہ

س۔ ایمانیات کے حوالہ سے کونسی حدیث قدسی روایت کی گئی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھ کو جھٹلاتا ہے حالانکہ اس کو یہ زیبا نہیں ہے کہ وہ مجھے جھٹلائے۔ اس کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ ہرگز نہیں کریگا جیسے پہلی بار پیدا کیا حالانکہ مجھے (اللہ تعالیٰ) اسکا دوبارہ پیدا کرنا پہلے پیدا کرنے سے مشکل نہیں ہے اور ابن آدم کا مجھے بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بیٹا مقرر کیا ہے حالانکہ میں واحد ہوں اور (اولاد سے) بے نیاز ہوں نہ مجھ سے کوئی پیدا ہوا اور نہ میں کسی سے پیدا ہوا۔ کوئی میرا ہمسر نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''بنی آدم کا مجھے بُرا کہنا یہ ہے کہ میرے واسطہ بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ میں اس امر سے پاک ہوں کہ کسی کو بیوی بناؤں یا فرزند مقرر کروں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی آدم زمانہ کو بُرا کہہ کر مجھے ایذا دیتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہوں۔ امر میرے اختیار میں ہے میں ہی رات دن کی الٹ پلٹ کرتا ہوں۔

س۔ تخلیق کائنات کے عقیدہ کے حوالہ سے کونسی حدیث قدسی مروی ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہیں گے کہ یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے۔ یہاں تک کہنے لگیں گے کہ یہ مخلوق تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور خدائے عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے کہ خلقت کو پیدا کرے اور اپنے پاس لکھا کہ بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔ یہ لکھا اس کے پاس عرش کے اوپر موجود ہے۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول

اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اس کی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب تو نے ان کو پیدا کیا کہ یہ کھاتے ہیں، پیتے ہیں، نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں۔ سو ان کے واسطے صرف دنیا ہی مقرر کر اور ہمارے لئے آخرت عنایت کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کو جس کو میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہو اور اس کے اندر اپنی روح پھونکی ہو۔ ایسے شخص کے برابر نہیں کروں گا کہ جس کے (پیدا کرنے کیلئے) میں نے حکم کیا کہ پیدا ہو اور وہ پیدا ہو گیا۔

س۔ علم کی فضیلت کے حوالہ سے حدیث قدسی میں کیا وارد ہوا ہے؟

ج۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی کہ جو شخص طلب علم کیلئے ایک راہ میں چلا (میں اس کے بدلہ) اس پر بہشت کی راہ آسان کر دوں گا۔ اور جس کی میں نے دونوں آنکھیں لے لیں، ان کے بدلے اس کو بہشت دوں گا۔ اور علم کی افزونی عبادت کی افزونی سے بہتر ہے۔ اور دین کی اصل تو پرہیز گاری ہے۔

س۔ اذان اور نماز کی فضیلت کے حوالہ سے حدیث قدسی میں کیا آیا ہے؟

ج۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تیرا رب بہتر خوش اور راضی ہوتا ہے۔ اس بکریوں کے چرواہے سے جو پہاڑ کی ایک شاخ پر ہو اور وہاں اذان دیتا ہو اور نماز پڑھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) کہتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو کہ اذان دیتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو بہشت میں داخل کروں گا۔

س۔ ذکر عبادت اللہ مساجد کی فضیلت کے امر میں کونسی حدیث قدسی مروی ہے؟

ج۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عائش، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے اپنے رب کو عمدہ ترین صورت میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! کیا تو جانتا ہے کس شے کے اجر میں مقرب فرشتے جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا!

ھاں! گناہ زائل کرنے کی چیزوں میں اور گناہ دور کرنیکی یہ چیزیں میں۔ مسجد میں نماز کے بعد بیٹھا رہنا، جماعتوں کیلئے پیدل چلنا، ناخوش اوقات (سردی و بیماری) میں پورا پورا وضو کرنا، جس نے اس پر عمل کیا وہ خیریت سے زندہ رہے گا۔ اور خیریت سے مریگا۔ اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا۔ گویا آج وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ جس وقت تو نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھا کر کہ یا اللہ! میں تجھ سے افعال خیر کی توفیق اور برائیوں کے ترک کی قوت اور مسکینوں کی دوستی مانگتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھ کو اپنی طرف اٹھا ے بغیر کسی فتنہ کے۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: درجات بلند کرنے کی چیزیں یہ ہیں۔ سلام کا شائع کرنا، کھانا کھلانا، رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوئے پڑے ہوں۔

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ یہودی علماء نے آنحضرت ﷺ نے سے سوال کیا کہ کونسی جگہ بہتر ہے۔ آپ اس کے جواب میں چپ رہے۔ اور فرمایا: کہ جب تک میرے پاس جبرائیلؑ نہ آئے میں چپ رہوں گا۔ چنانچہ آپؐ چپ رہے یہاں تک کہ حضرت جبرائیلؑ آگئے آپؐ نے ان سے وہی بات پوچھی۔ حضرت جبرائیلؑ نے کہا کہ میں بھی اس سوال کے جواب سے آگاہ نہیں ہوں مگر میں اپنے رب سے پوچھوں گا۔ جو بابرکت اور بلند مرتبت ہے۔ پھر حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا: اے محمد ﷺ تحقیق میں اپنے رب کے قریب ہوا جیسا کہ قریب ہونے کا حق تھا اور ایسا کبھی قریب نہ ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے جبرائیل! تو کس کے قریب ہوا تو حضرت جبرائیل نے کہا کہ ''میں ایسا کہ میرے اور اس کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے رہ گئے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بستیوں کی بدترین جگہ ان کے بازار ہیں اور بستیوں کی بہترین جگہیں ان کی مساجد ہیں۔

س۔ سورۃ الفاتحہ اور نماز کے حوالہ سے کس حدیث قدسی میں ذکر آیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز

پڑھے اور اس میں سورۃ الحمد نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے آپ نے یہ تین بار فرمایا: کہ یہ ناقص نماز ہے۔ کسی نے حضرت ابو ہریرہؓ نے سے کہا کہ تحقیق ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (کیونکہ پڑھیں) تو انہوں نے کہا۔ تو اس کو اپنے جی میں پڑھ بے شک میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ میں نے اپنے اور بندے کے درمیان نماز نصف نصف تقسیم کی ہے اور میرے بندے کیلئے جو مانگے موجود ہے۔ پس جب بندہ الحمد للہ رب العلمین کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمٰن الرحیم کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک میرے بندے نے میری ثناء کی اور جب بندہ مالک یوم الدین کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے۔ اور میرے بندے نے جو مانگا وہ موجود ہے اور جب بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے۔ یہ امر خالص میرے بندے کیلئے ہے اور میرے بندے کیلئے جو وہ مانگے مہیا کیا ہے۔

س۔ آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت کس حدیث قدسی میں مروی ہے؟

ج۔ حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ تحقیق حضرت رسول کریم ﷺ ایک روز تشریف لائے اور آپؐ فرمانے لگے کہ تحقیق میرے پاس حضرت جرائیل آئے اور کہا کہ تیرا رب فرماتا ہے۔ کہ اے محمد (ﷺ) کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ کوئی تیری امت میں سے تجھ پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس کے بدلہ اس پر دس بار رحمت بھیجوں اور جو شخص تیری امت سے تیرے اوپر ایک بار سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔

ایک اور روایت جو کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول کریم ﷺ باہر تشریف لائے یہاں تک کہ ایک کھجوروں کے باغ میں گئے اور دیر تک سجدہ کیا یہاں تک کہ میں ڈر گیا (کہ شاید) اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھا

لیا۔ میں آپ ﷺ کے قریب آ کر آپ کو دیکھنے لگا تو آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: کہوں تجھ کو کیا ہو؟ میں نے اپنے خوف کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو اس بات کی خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے پیغام دیا ہے کہ جو کوئی تجھ پر درود بھیجے گا تو میں اس پر رحمت بھیجوں گا۔ اور جو تجھ پر سلام بھیجے گا۔ تو میں اس پر سلام بھیجوں گا۔

س۔ قیام اللیل کے اجر وثواب کے متعلق حدیث قدسی میں کونسی روایت آئی ہیں۔ ذکر کریں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ فرمایا: کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر شب آسمانی دنیا پر نزول جلال فرماتا ہے۔ جبکہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ آیا ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تو میں اسکی دعا قبول کروں گا۔ آیا کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دیدوں آیا مجھ سے کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ پھر کشادہ کرتا ہے اپنے دونوں ھاتھ اور فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو حیثیت والے یعنی غنی کو جو ظلم نہ کرتا ہوا سے قرض دیوے اور طلوع فجر تک یہی کہتا رہتا ہے۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب ماہ شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس شب میں جاگتے رہو اور اس کی صبح کو روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شب میں غروب آفتاب کے وقت سے آسمان دنیا کی طرف نزول رحمت ہوتا ہے: اور فرماتا: ہے کہ کوئی ہے بخشش مانگنے والا جو میں اس کو بخش دوں اور کوئی ہے گرفتار بلا جو میں اس کو عافیت دیدوں آگاہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ طلوع فجر تک ایسا ہی فرماتا: رہتا ہے۔

س۔ صلواۃ الضحیٰ کے فضائل کے حوالہ سے حدیث قدسی میں کیا ارشاد ہوا ہے؟

ج۔ رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا: ہے کہ اے آدم کے فرزند میرے لیئے شروع دن میں چار رکعت پڑھ تو میں تیری آخر دن تک حاجت روائی کروں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کے عمل سے بہت خوش ہوتا ہے۔ ایک وہ شخص جو رات کو اپنے نرم بچھونے اور گرم لحاف اور اپنی محبوب بیوی کے پہلو سے نماز کیلئے اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو کہ اپنے بچھونے، توشک اور اپنی محبوبہ بیوی کے پاس سے نماز کیلئے اٹھا۔ اس اجر کی رغبت کے سبب سے جو میرے پاس ہے۔ اور اس سزا کے خوف سے جو میرے پاس ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور لڑائی میں اپنے یاروں کے ساتھ بھاگ نکلا۔ پھر اس نے بھاگنے کے وبال کو سوچا اور پلٹ کر پھر لڑنے کے ثواب کو جان کر لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے جان ہار دی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو کہ یہ پھر اس رغبت سے جو میرے پاس تھا اور اس عذاب کے خوف سے جو میرے پاس تھا یہاں تک کہ اس کا خون بہہ گیا۔

س۔ حدیث قدسی میں قیامت کے دن سب سے پہلے کس باز پرس کا ذکر کیا گیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک قیامت کے دن بندے کا سب سے اول جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر وہ ٹھیک ہوگی تو رستگاری اور نجات ہے اور اس میں بگاڑ ہوا تو گویا نامراد اور زیاں کار ہوا۔ اگر اسکی فرض نمازوں میں کچھ کسر ہوئی اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کی کچھ سنت و نوافل عبادت سے تکمیل کر لو۔ پھر اسی طور سے اس کے تمام اعمال کے نقائص میں بھرتی کی جائیگی۔ ایک روایت میں ہے زکوٰۃ کا اس طرح حساب ہوتا اور پھر اعمال بھی اس طریق سے لئے جائیں گے۔

س۔ عیادت مریض کو حدیث قدسی میں کس طور پر لازمی بتایا گیا ہے۔ واضح کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار رہا تو نے میری بیمار پرسی نہ

کی۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیونکر کرتا (تو تو مرض سے پاک ہے)۔تو رب العلمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے نہیں جانا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے اسکی عیادت نہ کی۔آیا تو نے یہ بات نہ جانی کہ اگر تو اسکی عیادت کرتا مجھے اپنے پاس پاتا۔ اے آدم کے فرزند: میں نے تجھ سے کھانا مانگا سو تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے اللہ میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا تو تو رب العلمین ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے نہیں جانا کہ میرا فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسے نہ کھلایا۔تو نے یہ بات نہ جانی کہ اگر اس کو کھانا کھلاتا تو اس کا میرے نزدیک ثواب پاتا۔ اے آدم کے فرزند! میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے نہ دیا۔ بندہ کہے گا اے میرے رب میں تجھے کیونکر پانی پلاتا تو تو رب العلمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا کیا تو نے نہ جانا اگر تو نے اسے پانی پلایا ہوتا تو اس کا ثواب میرے ہاں سے پاتا۔

س۔ تکلیف اور بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے حدیث قدسی سے واضح کریں؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کو آزماتا ہوں جب اس کی دو محبوب چیزیں فوت کر کے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے۔ میں ان کے عوض اس کو بہشت عطا کرتا ہوں۔اس سے مراد آپ کی آنکھیں تھیں۔ حضرت شداد بن اوسؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت ضالحیؒ کے ساتھ ایک مریض کی عیادت کرنے گئے۔تو انہوں نے مریض سے کہا تو نے کس حال میں صبح کی۔ اس نے کہا میں نے اللہ کی نعمت میں صبح کی تو شداد نے کہا تجھے برائیوں کے کفارہ کی خوشخبری دیتا ہوں اور گناہوں کے دور ہونے کی خوشخبری ہو کیوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جس وقت اپنے مومن بندوں سے میں کسی بندے کو کسی بلا یا بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر میری تعریف کرتا ہے

پس تو وہ اپنی خواب گاہ سے خطاؤں سے پاک ہو کر کھڑا ہوتا ہے جیسے کہ وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے کو روکا اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا۔ پس اس کے نیک عمل کا ثواب اسے جاری کیا جیسے کہ وہ صحت میں جاری رکھتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی اور فرمایا تو خوش بخت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تپ میری وہ آگ ہے جس کو میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں غالب کرتا ہوں تاکہ اس کی دوزخ کی آگ کا بدلہ ہو جائے جو کہ قیامت کے دن اس کو لگتی۔ ایک اور روایت حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ میں ایسے مومن گناہگار کو جس کی بخشش کا ارادہ رکھتا ہوں دنیا سے اس وقت تک نہ نکالوں گا جب تک کہ اس کے گناہوں کا پورا بدلہ جو اس کی گردن پر ہے، اسکی بدنی بیماریوں اور تنگی رزق سے نہ کرلوں۔

س۔ مومنین اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قیامت کے روز کیا مکالمہ ہوگا۔ حدیث قدسی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو خبر کر دوں اس بات کی جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پہلے پہل مومنوں سے کہے گا۔ اور جو کچھ مومن اس کے جواب میں خدا تعالیٰ سے عرض کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ ﷺ آپ فرمائیں۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مومنوں سے فرمائے گا کہ کیا تم میرے ملنے کو دوست رکھتے تھے تو وہ کہیں گے ہم امید رکھتے تھے ہاں میرے رب۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کسلئے دوست رکھتے تھے۔ مومن عرض کریں گے کہ بے شک ہم معافی اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ضرور بہ ضرور تمہارے لئے تمہاری بخشش واجب ہوگی۔

س۔ حدیث قدسی میں موت کے مراحل کیا کیفیات بیان کی گئی ہیں؟

ج۔ حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب

مومن کی روح نکلتی ہے تو اسے ساتویں آسمان پر پہنچایا جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کا اعمال نامہ اس میں لکھ لو اور اس کو زمین پر لے جاؤ میں نے بندوں کو زمین ہی سے پیدا کیا اور اسی میں لوٹاتا ہوں۔ پھر اسی میں سے دوبارہ نکال لوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر روح اپنے بدن میں لوٹ آتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ وہ اس سے بیٹھ کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے۔ پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجا گیا۔ پس مومن کہے گا کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ کس سبب سے تو نے ان کا رسول ہونا جانا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا۔ اسے سچا جانا ہے۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا اور خدا کی طرف سے کہے گا کہ سچ کہا میرے بندے نے۔

سو اس کے لئے بہشت کا فرش بچھا دو اور بہشتی لباس پہنا دو۔ اور اس کے واسطے بہشت کا دروازہ کھول دو۔ آنحضرت ﷺ نے کافر کی روح کے نکلنے کے حوالہ سے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر فرشتوں سے فرماتا ہے کہ لکھ لو کہ اس کا اعمالنامہ سجین میں ہوگا جو ساتویں زمین کے نیچے ہے۔

س۔ عزیز کے فوت ہو جانے پر صبر و شکر کے حوالہ سے حدیث قدسی میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس مومن بندے کی کوئی چیز دنیا کی پیاری چیزوں میں سے میں لے لیتا ہوں اور وہ اس پر بنظر ثواب صبر کرتا ہے تو میرے پاس اس کے لئے سوائے بہشت کے کوئی جزا نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جس وقت مومن بندے کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی۔ وہ کہتے ہیں جی ہاں۔ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کا میوہ

چھین لیا۔ وہ کہتے ہیں جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اس حال میں میرا بندہ کیا کہتا تھا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ جس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کیلئے ایک گھر بہشت میں بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اے بن آدم! اگر تو صدمہ کے شروع میں ہی ثواب سمجھ کر صبر کرے تو میں بغیر اس کے تجھے اجر میں بہشت دوں کسی بدلہ سے راضی نہ ہوں گا۔ حضرت ام درداءؓ فرماتی ہیں کہ میں درداء کے باپ سے سنا کرتی تھی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا اے عیسیٰ (علیہ السلام) تیرے بعد ایک ایسی امت پیدا کروں گا کہ جب انکو وہ بات حاصل ہو جس کو وہ چاہتے ہیں تو اس پر اللہ کی تعریف کریں گے اور جوان کو صدمہ والی کوئی چیز پہنچے تو اس پر ثواب کی امید سے صبر کریں درآنحالیکہ ان کو بردباری اور عقل نہ ہوگی۔ پس حضرت عیسیٰ پوچھیں گے اے باری تعالیٰ انکو صبر کیوں کر ہوگا درآنحالیکہ ان کو تحمل اور عقل نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں اپنے حلم اور علم سے ان کو وہ دوں گا۔

س۔ انفاق فی سبیل اللہ کے حوالہ سے حدیث قدسی میں کیا مروی ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی۔ تو پھر پہاڑوں کو پیدا کیا اور ان کو زمین پر رکھا تو وہ ٹھہر گئی۔ پس فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا اور پوچھا کہ اے ہمارے رب کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہاں، لوہا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے فرشتوں نے کہا اے ہمارے رب کیا کوئی چیز اس لوہے سے بھی سخت ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں، آگ۔ پھر فرشتے پوچھیں گے کہ باری تعالیٰ کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی چیز سخت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں، پانی۔ پھر فرشتے پوچھیں گے اے باری تعالیٰ پانی سے بھی کوئی چیز زیادہ سخت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ

ہاں، ہوا۔ پس فرشتے پھر کہیں گے اے ہمارے رب کیا کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ سخت ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابن آدم جو خیرات کرتا ہے دائیں ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کو خبر تک نہیں ہونے دیتا۔

س۔ روزوں کی فضیلت کے حوالہ سے حدیث قدسی میں کیا ارشاد ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بندہ کے ہر نیک عمل کا اجر دس گنا سے لیکر سو گنا تک ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ کا اجر اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ روزہ میرے ہی واسطہ ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ بندہ چھوڑتا ہے اپنی خواہش اور اپنا کھانا میری خوشنودی کیلئے کیوں کہ روزہ دار کے واسطے خوشیاں ہیں۔ ایک تو اس کے افطار کے وقت اور دوسری خوشی اس کے پروردگار سے ملنے کے وقت۔ البتہ روز دار کے منہ اللہ تعالیٰ کو مشک کی بو سے زیادہ پسند ہے اور روزہ آگ کی ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش نہ بکے، بیہودہ نہ چلائے اور جو کوئی اسے گالی دے یا لڑے تو اس سے کہے کہ روزہ دار ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ بندہ اچھا وہ لگتا ہے جو جلد افطار کرے۔

س۔ لیلتہ القدر کے حوالہ سے حدیث قدسی میں کیا وارد ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرائیلؑ ایک فرشتوں کی جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور جو بندہ بھی کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے اللہ کو یاد کر رہا ہو تو اس کیلئے دعائے بخشش کرتے ہیں۔ پھر جب ان کا عید کا دن یعنی افطار کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے روبرو بندوں کے عمل سے فخر کر کے فرماتا ہے اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنا کام پورا کر دیا ہو تو فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کو پورا اجر دیا جائے۔ جس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! میرے غلاموں اور لونڈیوں نے میرا فرض جو ان پر تھا پورا کر دیا۔ پھر دعا کے الفاظ پکارتے ہوئے عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں۔ سو

مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم اپنے کرم، اپنی بلندی اور اپنے مرتبہ کی قسم کہ بے شک میں نے اُنکی دعا قبول کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جاؤ لوٹ جاؤ۔ ضرور بالضرور میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے کہا وہ لوٹ آتے ہیں درآنحالیکہ وہ بخشے ہوئے ہوتے ہیں۔

س۔ قرآن مجید کی فضیلت کے حوالہ سے حدیث قدسی میں کیا فرمایا گیا ہے؟

ج۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن مجید کی تلاوت میرے ذکر اور میری دعا سے باز رکھے تو میں اس کو اس سے بہتر دیتا ہوں جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور اللہ کے کلام کی فضیلت سب کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کی تمام مخلوق پر ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اپنے بچھونوں میں سونے کا ارادہ کرے تو اپنی داہنی کروٹ پر سوے اور سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ قیامت کے دن جب وہ پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو اپنی دائیں طرف بہشت میں داخل ہو جا۔

س۔ حدیث قدسی میں وہ کون سے تین اشخاص بیان کئے گئے ہیں جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ اول روزہ دار کی دعا جب وہ افطار کرتا ہے، دوسرے حاکم عادل کی دعا اور تیسرے مظلوم کی دعا۔ اللہ تعالیٰ ابر کو اوپر اٹھالیتا ہے اور اس کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ رب العٰلمین فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھ کو اپنی عزت کی کہ میں تیری مدد کروں گا اگرچہ دیر کے بعد ہو۔

س۔ وہ حدیث قدسی بیان کریں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوتا ہوں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور میں اس کے ہمراہ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنی ذات میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ کو مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ حضرت ابوذرؓ سے ایک دوسری روایت مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ ایک نیکی لائے تو اس کے واسطے دس گنا اجر ہے اور زیادہ بھی دیتا ہوں۔ اور جو ایک بدی لائے تو اس کا وبال ایک گناہ ہے۔ اور میں بخش بھی دیتا ہوں۔ جو مجھ سے ایک بالشت کے برابر نزدیک ہوتا ہے تو میں اس کے گز بھی قریب ہوتا ہوں۔ اور جو گز قریب ہو تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو آدمی میری طرف ایک قدم بڑھاتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ اور جو کوئی میرے پاس زمین بھر گناہ لیکر آتا ہے درآنحالیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تو میں اس کے گناہوں کے موافق مغفرت لے کر اس سے ملتا ہوں۔

س۔ ''اللہ تعالیٰ کسے اپنا دوست بناتا ہے'' حدیث قدسی کے حوالہ سے بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میرے دوست سے عداوت کرے تو میں اس کو اپنی لڑائی سے آگاہ کئے دیتا ہوں یا یہ کہ میرا بندہ نوافل عبادات کے ہمیشہ ادا کرنے سے میری قربت چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اسے دوست بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے وہ جو مانگتا ہے وہ بے شک میں اسے دے دیتا ہوں۔ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں پناہ دیتا ہوں اور میں کسی چیز کے کرنے میں جس کا میں ہی کرنے والا ہوں، کوئی تامل نہیں کرتا جیسا کہ نفس مومن سے جو موت کو مکروہ سمجھتا ہو تامل کرتا ہوں۔ درآنحالیکہ میں اس ناخوش کو برا جانتا ہوں اور موت

اس کے لئے ضروری ہے۔

س۔ اللہ کے فرشتے غول در غول اللہ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ کس حدیث قدسی میں بیان ہوا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے بھی جو راستوں میں اہل ذکر کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں پس جب پا لیتے ہیں اس قوم کو جو اللہ کو یاد کرتی ہے تو فرشتے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنی ضرورت کی طرف۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے اکٹھے ہو کر ان لوگوں کو اپنے بازوں میں آسمان دنیا تک ڈھانک دیتے ہیں۔ پھر فرشتوں سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے جبکہ وہ ان فرشتوں سے زیادہ ان لوگوں کا حال جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں وہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد کرتے ہیں اور تجھ کو بزرگی کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہوا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں قسم ہے تیری ذات کی انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کا کیا حال ہوگا جب وہ مجھے دیکھ لیں گے؟ فرشتے بولتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری عبادت اور زیادہ کثرت سے کریں گے اور حد سے زیادہ تیری بزرگی بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں وہ بارالہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہا انہوں نے بہشت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں بارالہ انہوں نے بہشت نہیں دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے بتاؤ اگر وہ بہشت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے اللہ تجھ سے پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے۔ فرشتے بولتے ہیں انہوں نے نہیں دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ میری دوزخ دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہوگا؟ فرشتے کہتے ہیں بارالہ وہ تیری بخشش چاہتے ہیں۔ پھر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک میں نے ان کی بخشش کردی اور وہ جو چیز مانگتے ہیں، وہ ان کو دے دی اور جس چیز سے پناہ مانگتے ہیں اس چیز سے ان کو پناہ دے دی۔ فرشتے اس پر کہتے ہیں اے میرے رب ان میں ایک آدمی ایسا بھی ہے جو بڑا ہی گناہ گار ہے اور وہ کسی کام سے گزرتے ہوئے ادھر چلا آیا اور بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والا بخشش سے محروم نہیں ہوتا۔

س۔ وہ کون سا ذکر ہے جس کے وسیلہ سے حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے رحمت کے طلب گار ہوتے تھے۔ حدیث قدسی بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کی اے میرے رب مجھے کوئی ایسی چیز سکھا جس کے وسیلہ سے تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ لا الہ الا اللہ کیا کرو۔ حضرت موسیٰ نے کہا: اے میرے رب یہ ذکر تو تیرے سب بندے کرتے ہیں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ کوئی مجھے خاص شے عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بے شک ساتوں آسمانوں اور ان کے آباد کرنے والوں یعنی باشندے میرے سوا اور ساتوں زمین اگر ایک پلڑے میں رکھ دیں اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیں تو بے شک یہ لا الہٰ الا اللہ پلڑا بھاری ہوگا۔

س۔ وہ کلمہ کون سا ہے جو بہشت کے خزانوں میں سے اترا ہے۔ حدیث قدسی کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے وہ کلمہ نہ بتاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ہے اور جو زیر عرش اترا ہے۔ وہ کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔ اس کلمہ کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اطاعت کی اور نہایت فرمانبردار رہا۔

س۔ کلمات شکر، اخلاص اور عبادت کون سے ہیں۔ حدیث قدسی کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ سبحان اللہ خلق کیلئے کلمہ عبادت ہے۔ اور الحمد للہ شکر کا کلمہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ کلمہ اخلاص ہے۔ اللہ اکبر کہنے کا ثواب زمین و آسمان کو بھر دیتا ہے اور جب بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ فرمانبردار اور نہایت مطیع ہوا۔

س۔ وہ کونسی مشہور حدیث قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بندے کو اپنی ذات سے مانگنے کے راستے بتا دیئے ہیں؟

ج۔ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب راہ بھولے ہوئے ہو سوائے اس کے جس کو میں نے راہ سمجھائی ہے۔ سو مجھ سے ہدایت چاہو تا کہ میں تم کو ہدایت کروں۔ اے میرے بندو! تم سب سے بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں نے کھلایا۔ سو مجھ سے کھانا مانگو تا کہ میں تم کو کھانا کھلاؤں۔ اے میرے بندو تم سب لوگ برہنہ ہو۔ سوائے اس شخص کے جس کو میں نے پہنا وادیا ہے۔ سو مجھ سے پوشش مانگو تا کہ میں تمہیں لباس دوں۔ اے میرے بندو بے شک تم سب کو مجھے ضرر پہنچانے کی بالکل طاقت نہیں اور نہ ہی کوئی مجھے نفع پہنچا سکتے ہو۔ اے میرے بندو تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان و جن سب ایسے ہو جائیں جیسے کہ تم میں سے ایک بڑے پرہیزگار شخص کا دل ہو تو میرے ملک یعنی سلطنت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! تمہارے اول و آخر، جن و انس سب آپنے ہو جائیں کہ جیسے کہ آپ میں سے کسی بڑے بدکار شخص کا دل ہو تو میرے ملک یعنی سلطنت میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر جن و انس ایک جگہ میں کھڑے ہو کر اپنی مرادیں مانگ لیں اور میں ہر ایک کو اسکی مراد پوری کر کے دے دوں تو میرے ان خزانوں میں جو میرے پاس ہے کوئی کمی نہ ہوگی جیسے کہ ایک سوئی سمندر میں ڈوب کر سمندر کو بقدر اپنے تر کرنے کے کم کر دے۔ اے میرے بندو! میں بے شک تمہارے اعمال گن لیتا ہوں اور تمہارے واسطے لکھ رکھتا ہوں۔ پھر ان کا تمہیں بدلہ دوں

گا سو جو شخص اعمال کے بدلہ بہتری پائے گا تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے اور جو شخص بہتری کے خلاف پائے تو اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔

س۔ وہ کونسی حدیث قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کسی نے قسم اٹھائی کہ فلاں شخص نہیں بخشا جائے گا اور بے شک میں اسے بخش دوں گا؟

ج۔ حضرت جندبؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ایک شخص نے قسم اٹھا دی کہ فلاں شخص نہیں بخشا جائے گا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ایسا شخص ہے جو میرے اوپر قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا سو میں نے اس شخص کو بخش دیا اور قسم اٹھانے والے کے تمام اعمال ختم کر دیئے۔

س۔ وہ کون سی حدیث قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب فرزند آدم مغفرت مانگے گا تو میں آسمان کی بلندی تک کے گناہ بھی بخش دوں گا۔

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو جب تک حاجت کے وقت مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے ہی امید رکھے گا تو میں تیری بخشش کرتا رہوں گا۔ خواہ تجھ میں کچھ بھی برائیاں ہوں اور کچھ پرواہ نہ کروں گا۔ اے فرزند آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں اور تو مجھ سے مغفرت مانگے تو بے شک میں تجھے بخش دوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا۔ اے فرزند آدم! بے شک اگر تو مجھ سے زمین بھر بھی خطائیں لیکر ملے گا مگر اس حال میں کہ تو نے کبھی میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں زمین بھر کی خطاؤں کی مغفرت کروں گا۔

س۔ وہ کونسی حدیث قدسی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ بیٹے کے استغفار کرنے سے اس کے والد کے بہشت میں درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندے کے درجات بہشت میں بھی بلند کرتا ہے تو وہ کہتا ہے اے میرے رب یہ درجے کیونکہ بلند ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا جس کے سبب یہ درجات بلند ہو گئے۔

س۔ وہ کون سی حدیث قدسی ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کا پیدا کرنا مقرر کیا تو ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے اور اس میں (لکھا) ہے کہ بے شک میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔

س۔ حضرت ثوبانؓ سے مروی وہ کونسی حدیث قدسی ہے جس میں حضرت جبرائیل سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک میرا فلاں بندہ میرے راضی رکھنے کی تلاش رکھتا ہے سو تم آگاہ رہو کہ میری رحمت اس پر ہے۔

ج۔ حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک نیک بندہ خدا تعالیٰ کی رضامندی کی تلاش میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل سے فرماتا ہے کہ بے شک میرا فلاں بندہ میرے راضی رکھنے کی تلاش میں رہتا ہے سو تم آگاہ رہو کہ میری رحمت اس پر ہے۔ حاملان عرش بھی پھر یہی الفاظ کہتے ہیں۔ اور جو فرشتے ان کے گرد ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں یہاں تک کہ یہی بات ساتوں آسمانوں کے رہنے والے کہتے ہیں پھر وہ رحمت اس کے اوپر زمین کی طرف اترتی ہے۔

س۔ "مقام عرفات پر یوم عرفہ کے روز اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ لوگوں کو دوزخ سے خلاصی کا پروانہ دیتا ہے"۔ یہ کس حدیث قدسی میں وارد ہے؟

ج۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف رجوع فرماتا ہے۔ پھر حاجیوں کے حوالہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندوں کی طرف کہ وہ میرے پاس کس پراگندہ حالی اور غبار آلود بالوں کے ساتھ پکارتے جمع ہیں اور دور دور جگہوں سے آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ بے شک میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے کہتے ہیں بارالٰہا ان میں فلاں فلاں مرد و زن تو

بہت ہی زیادہ گناہگار ہیں۔ جس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ان سب کو بھی بخش دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ عرفہ کے روز کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں دوزخ سے کثرت سے اشخاص آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔

س۔ وہ کونسی حدیث قدسی ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ دو شریک کاروبار آدمیوں میں تیسرا نگہبان خود خدا تعالیٰ ہوتا ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں میں تیسرا نگران ہوتا ہوں۔ جب تک کہ ان دونوں میں سے ایک اپنے رفیق کی خیانت نہیں کرتا۔ جب وہ خیانت کرتا ہے تو میں علیحدہ ہو جاتا ہوں۔

س۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کن تین اشخاص سے جھگڑا کرے گا۔ حدیث قدسی بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین اشخاص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں جھگڑا کروں گا۔ ایک تو وہ جس نے میرے نام کے ساتھ عہد کیا اور پھر منحرف ہو گیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے آزاد شخص کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھا گیا۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے مزدور لگایا اور پورا کام اس سے کروانے کے بعد اسکی مزدوری اسکو نہ دی۔

س۔ وہ کون سے تین اشخاص ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں کریگا۔ حدیث قدسی بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین اشخاص ایسے ہیں کہ جنسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام تک نہ کرے گا اور نہ ہی نظر رحمت انکی طرف اٹھائیگا۔ ایک وہ شخص ہے کہ جس نے ایک سودے پر قسم کھائی کہ پہلے مجھ کو اس کی قیمت اس سے زیادہ ملتی جو تو دیتا ہے اور وہ اس کے کہنے میں بالکل جھوٹا ہوتا ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ جس نے جھوٹی قسم کے ساتھ عصر کی

نماز کے بعد حلف لیا اس غرض سے کہ مسلمان کا مال مارے اور تیسرا وہ کہ جس نے اپنے کھیت سے بڑھتے پانی کو روک لیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روکوں گا جیسے تو نے حاجت سے بڑھتے پانی کو روکا تھا حالانکہ تیرے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا تھا۔

س۔ وہ کونسی حدیث قدسی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اپنی جان کو ہلاک کرنے والے پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے؟

ج۔ حضرت جندب بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ تم سے پہلے تھے ان میں ایک شخص تھا جس کو ایک زخم لگ گیا۔ اس نے بے صبری کی اور چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون اسکا نہ تھما یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اپنے نفس کی ہلاکت میں جلدی کی سو میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

س۔ وہ حدیث قدسی بیان کریں جس میں مزامیر، باجوں اور حرمت شراب کے بارے میں بتایا گیا ہے؟

ج۔ حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کے واسطے رحمت اور ہدایت کا سبب مجھے بنا کر بھیجا اور میرے رب نے جو غالب و بزرگ ہے باجوں اور مزامیر کے مٹا دینے کا مجھے حکم دیا۔ نیز بتوں، چلپاؤں اور جاہلیت کے کاموں کو بھی ختم کرنے کا حکم دیا اور میرے رب نے جو صاحب عزت ہے اس عزت کی قسم کھا کر فرمایا کہ کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ایک گھونٹ شراب پیئے گا تو میں اسے اسکی مثل دوزخیوں کی پیپ پلاؤں گا۔ اور کوئی شخص جو میرے خوف سے اسے ترک کریگا تو میں اسے پاک حوضوں سے شراب طہور پلاؤں گا۔

س۔ وہ حدیث قدسی بیان کریں جس میں بتایا گیا ہے کہ بادشاہوں کے دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں؟

ج۔ حضرت ابی داؤدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بادشاہوں کا بادشاہ

ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں۔ بے شک اکثر بندے جب میری فرمانبرداری کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان کی رحمت اور مہربانی کی طرف پھیر دیتا ہوں اور بے شک اکثر بندے جب میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے دل کے غیض وغضب اور عذاب کی طرف مائل کر دیتا ہوں۔ پس بادشاہ انہیں بڑے عذاب پہنچاتے ہیں:۔اے بندو کبھی اپنے نفسوں کو بادشاہوں کی پیروی کے ساتھ مشغول نہ کرو بلکہ اپنی جانوں کو ذکر و گریہ زاری کے ساتھ مصروف کرو تاکہ تمہارے بادشاہوں کے شر کو میں کفایت کروں۔

س۔ وہ کونسی حدیث قدسی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ بڑھاپا سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ پر اتارا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ یہ باعث وقار ہے؟

ج۔ حضرت یحییٰ بن سعیدؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیبؒ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمانوں کو مہمان کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بڑھاپا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ اے میرے رب یہ کیا ہے جس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم یہ باعث وقار ہے۔ سو حضرت ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب میرے لئے وقار اور زیادہ کر۔

س۔ سلام کے حوالہ سے وہ حدیث قدسی بیان کریں جس میں حضرت آدم کو فرشتوں سے السلام علیکم کہنے کا حکم دیا گیا؟

ج۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ اور ان کے جسم میں روح پھونکی تو حضرت آدم نے چھینک لی اور الحمدللہ کہا۔ سو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت آدمؑ نے اللہ کی تعریف کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی حمد کے جواب میں فرمایا اے آدم تجھ پر اللہ کا رحم ہو تو فرشتوں کی طرف جا اور انہیں السلام علیکم کہہ۔ فرشتوں نے حضرت آدم کے جواب میں کہا کہ تجھ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ پھر حضرت آدمؑ سے فرمایا کہ ان دونوں مٹھیوں میں سے جونسی تو

چاہے پسند کر لے۔ حضرت آدمؑ نے داہنے ہاتھ کی مٹھی پسند کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی داہنی مٹھی کھولی تو ناگہاں اس میں حضرت آدم اور اس کی اولاد کی مثال تھی۔ حضرت آدم علیہ اسلام نے کہا اے میرے رب یہ سب کون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے۔ ہر انسان کی عمر کی مدت اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی تھی۔ اور ان میں ایک ایسا مرد بھی تھا جس کا چہرہ سب سے زیادہ روشن تھا۔ حضرت آدم نے پوچھا میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ اور میں نے اس کی عمر چالیس برس لکھ دی ہے۔ حضرت آدمؑ نے عرض کیا بارالہٰ اس کی عمر میں اضافہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ عمر ہے جو میں اس کیلئے مقرر کر چکا ہوں۔ جس پر حضرت آدم نے کہا یا اللہ میں اپنی عمر کے ساٹھ برس ان کو دیتا ہوں۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو جان اور تیرا مطلوب۔ پھر حضرت آدم بہشت میں رہے جب تک خدا نے چاہا۔ پھر بہشت سے اتارے گئے اور وہ اپنی عمر کا شمار رکھتے تھے۔ پس جب ان کے پاس ملک الموت آیا تو حضرت آدمؑ نے کہا تو نے تو جلدی کر دی اور وقت سے پہلے آ گیا۔ کیونکہ میری عمر کے تو ہزار برس تھے۔ جس پر فرشتہ بولا ٹھیک ہے لیکن آپنے اپنے بیٹے حضرت داؤد کو اپنی عمر کے ساٹھ برس دے دیئے تھے۔ حضرت آدمؑ نے انکار کیا تو اسی اثر سے آج انکی اولاد انکار کرتی ہے۔ حضرت آدم بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سو اس روز سے معاملہ کی تحریر کرنے کا اور گواہ مقرر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

س۔ فخر و عصبیت کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے۔ حدیث قدسی کی روشنی میں واضح کریں؟

ج۔ حضرت عیاض بن حمار مجاشعیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اس قدر فروتنی کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔

س۔ رشتہ کی زبان سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا کیا مکالمہ مذکور ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ پھر جب فارغ ہوگیا تو رشتہ کھڑا ہوا اور اس نے رحمٰن کی کمر پکڑ لی یعنی وہ فریاد ہوا خدا تعالیٰ نے پوچھا تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ رشتہ بولا یہ اس کے چاہنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اس شخص کو اپنی رحمت سے ملاؤں جو تجھے ملائے اور اسے قطع کروں جو تجھ سے قطع کرے۔ رشتہ بولا میں راضی ہوا۔ اے میرے رب اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرے لئے میرا وعدہ ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رحم یعنی رشتہ رحمٰن سے مشتق ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا جو تجھ کو ملا دے یعنی جوڑے تو میں اسے ملاؤں گا اور جو کچھ قطع کرے تو میں اسی سے قطع کروں گا۔ ایک روایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے اسطرح مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں اور میں ہی رحمٰن ہوں۔ میں نے رشتہ پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا۔ سو جس نے اس کو جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اس سے علاقہ توڑا تو میں اس سے رحمت کا علاقہ توڑوں گا۔

س۔ اللہ کیلئے محبت اور اللہ ہی کیلئے دشمنی کے حوالہ سے احادیث قدسیہ میں کیا وارد ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی کی وجہ سے آپس میں دوستی رکھتے تھے۔ آج میں ان کو اپنے سایہ میں کھڑا کروں گا جبکہ کوئی سایہ میرے سایہ کے علاوہ نہ ہوگا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کیلئے واجب ہوئی جنہوں نے میری وجہ سے آپس میں دوستی رکھی اور میری ہی وجہ سے آپس میں مل بیٹھے، میری ہی وجہ سے آپس میں ملاقات کی اور میرے ہی معاملہ میں مال خرچ کیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک

دوسری روایت میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مومن اپنے بیمار مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری حالت خوش ہو اور تیرا چلنا بھی خوش ہو اور تو نے جنت میں ایک جگہ لے لی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اگر دو بندے اللہ ہی کیلئے آپس میں محبت کریں تو اگرچہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دونوں کو ملا دے گا۔ اللہ فرمائے گا یہ وہی شخص ہیں جس سے تو نے میری وجہ سے دوستی کی تھی۔

س۔ وہ کونسی حدیث قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کبریائی میری چادر ہے۔ حدیث بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بزرگی یعنی بڑائی میری خاص ذاتی چادر ہے اور صفائی بزرگی میری ازار ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا تو میں اس کو آگ میں داخل کروں گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کو آگ میں ڈالوں گا۔ ایک دوسری روایت میں یہ بھی مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ بن عمرانؑ نے کہا کہ اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک زیادہ ہے تو آپ نے فرمایا وہ شخص کہ جب بدلہ لینے پر قادر ہو تو معاف کر دے۔

س۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حوالہ سے احادیث قدسیہ میں کیا مذکور ہے؟

ج۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ایسے ایسے شہر کو اس کے باشندوں سمیت الٹ دے۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا اے میرے رب بے شک ان میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے تیری نافرمانی میں کبھی ایک لحہ بھی نہیں گزارا۔ جس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شہر کو اس کے اوپر اور ان باشندوں کے اوپر الٹ دے کیونکہ اس شخص کا چہرہ میرے معاملہ میں ایک ساعت کیلئے متغیر نہیں ہوا۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے پوچھے گا کہ تجھ کو کیا ہوا کہ جب تو نے کوئی قابل انکار کام دیکھا تو اس پر انکار نہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس بندے کو اس کی دلیل تعلیم دی جائیگی سو وہ کہے گا کہ اے میرے رب! میں لوگوں سے ڈرتا تھا۔ اور تیری بخشش کا امیدوار تھا۔

س۔ عبادت کی برکات کے حوالہ سے احادیث قدسیہ میں کیسے ترغیب دی گئی ہے؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم! تو میری عبادت کیلئے فارغ ہو تو میں تیرا سینہ بے پرواہی سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کی راہ بند کر دوں گا اور جو تو یہ کام نہ کرے گا تو تیرے ہاتھوں کو طرح طرح کے شغلوں سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کی راہ بند نہ کروں گا۔ حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے میرے لئے یہ بات پیش کی کہ میرے واسطے مکہ کے کنکروں کو سونا بنا دے۔ سو میں نے کہا اے میرے رب میں یہ نہیں چاہتا بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز سیر ہوں اور ایک روز بھوکا ہوں۔ پس جب بھوکا ہوں تو تیرے روبرو عاجزی کروں اور تیری یاد کروں اور جب سیر ہوں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر کروں۔

س۔ قیامت کے روز کن نعمتوں کا زیادہ سوال کیا جائیگا۔ حدیث قدسیہ بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک بندہ سے قیامت کے روز اول جن نعمتوں کے بارے سوال ہوگا تو ان میں سے یہ کہا جائیگا کہ کیا ہم نے تیرے بدن کو تندرست نہیں کیا تھا اور تجھ کو سرد پانی سے سیراب نہیں کیا تھا۔

س۔ اللہ تعالیٰ نے فرمانبرداری کرنے والے بندوں پر کس انعام کے نازل کا وعدہ کیا ہے۔ حدیث قدسی سے بیان کریں؟

ج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے رب بزرگ و برتر نے فرمایا کہ بے شک اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کریں تو میں رات کو ان پر بارش کیا کروں اور دن کو ان پر آفتاب نکال دیا

کروں اور ان کو کڑک دار آواز نہ سنایا کروں۔

س۔ حدیث قدسی میں اس حوالہ سے کیا وارد ہے کہ ایک زمانہ ہوگا کہ لوگ دین کے عمل سے دنیا کمائیں گے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین کے عمل سے بھی دنیا کمائیں گے۔ لوگوں کے دکھانے کو اور نرمی ثابت کرنے کیلئے بھیڑ کے چڑے یعنی سوت پہنیں گے۔ اور ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی مگر دل ان کے بھیڑیوں سے بھی زیادہ سخت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میری مہلت پر وہ مغرور ہوتے ہیں۔ یا میری مخالفت پر جرات کرتے ہیں۔ سو میں اپنی قسم کھاتا ہوں میں ان لوگوں پر انہی میں سے ایسا فتنہ غالب کروں گا کہ جس کے اندر بڑا دانا بھی حیران رہ جائے۔

س۔ کس خوفناک شے کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے خوف کھایا ہے۔ حدیث قدسی کی روشنی میں بیان کریں؟

ج۔ حضرت محمود بن لبیدؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک بہت خوفناک شے جس سے تمہارے حق میں اس کا خوف کرتا ہوں وہ جھوٹا شرک ہے۔ لوگ بولے: یا رسول اللہ ﷺ چھوٹا شرک کیسا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا شرک دکھاوے کی عبادت ہے۔ ایک دوسری روایت میں مزید الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں سے کہے گا کہ جاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو دکھانے کے واسطے تم دنیا میں نیک کام کرتے تھے۔ سو جا کر دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس جزائے اعمال یا کوئی بھلائی پاتے ہو۔

س۔ انذار و تحذیر کے حوالہ سے حدیث قدسی بیان کریں۔

ج۔ حضرت عیاض بن حمار مجاشعیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کہ آگاہ ہو کہ بلا شبہ میرے رب نے مجھے یہ حکم کیا ہے کہ میں تم کو وہ بات سکھلاؤں جو تم نہیں جانتے اور ان ان امور سے آگاہ کروں جو مجھے اللہ نے آج کے روز مجھے سکھائے ہیں۔ وہ یہ کہ جو مال اللہ نے

کسی بندے کو دیا ہے وہ اس کیلئے حلال ہے اور بے شک میں نے سارے بندے حق کی طرف مائل پیدا کئے اور پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور ان کو ان کے دین سے بھٹکا دیا۔ اور ان پر ان چیزوں کو حرام کر دیا جو میں نے ان کیلئے حلال کی تھیں۔ اور ان کو حکم کیا کہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کریں جن کی کوئی دلیل میں نے نہیں بھیجی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف نظر کی تو سب عرب وعجم کو دیکھ کر غضبناک ہوا سوائے ایک جماعت کے جو دین پر قائم ہے اور فرمایا اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ میں نے تجھ کو اس غرض کے ساتھ بھیجا کہ تجھے جانچوں اور تیرے سبب قوم کو جانچوں۔ اور تجھ پر میں نے کتاب نازل کی کہ اس کو پانی نہیں دھو سکتا جس کو تو سوتے جاگتے پڑھتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا کہ بے شک میں قریش کو جلا دوں۔ سو میں نے عرض کیا اگر ایسا کروں تو وہ میرا سر کچل ڈالیں اور روئی کی مانند چورا کر دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا انکو نکال دے جس طرح انہوں نے تجھے نکال دیا تھا اور ان سے جہاد کر۔ ہم تیرے لئے سامان جہاد مہیا کر دیں گے اور اپنے لشکر پر مال خرچ کر، ہم تجھ کو مال دیں گے۔ اور ان پر لشکر بھیج ہم ان کے لشکر سے پانچ حصے زیادہ ان پر لشکر بھیجیں گے۔ اور اپنے فرمانبرداروں کو ہمراہ لیکر ان لوگوں سے لڑ جنہوں نے تیری نافرمانی کی۔

س۔ فتنہ دجال کے حوالہ سے کس حدیث قدسی میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج۔ حضرت نواس بن سمعانؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰؑ کے نازل ہونے کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو مقام لد کے دروازے پر پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کے پاس وہ قوم آئیگی جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنہ سے بچایا ہوگا۔ سو حضرت عیسیٰؑ اس قوم کے چہروں سے غبار پونچھیں گے۔ اور ان کو ان کے درجوں سے جو بہشت میں ہوں گے، خبر دیں گے۔ جب حضرت عیسیٰؑ اس حال میں ہوں گے تو یکا یک اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی بھیجیں گے کہ بے شک میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے نکالے ہیں جن سے کسی کو

لڑنے کی طاقت نہیں۔ سو میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر ان کی حفاظت کر اور اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلند زمین سے دوڑیں گے۔

س۔ قیامت کے قائم ہونے کے حوالہ سے کیا حدیث قدسی مروی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو دائیں ہاتھ سے لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا میں شہنشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر ان کو دائیں ہاتھ میں لے لے گا، پھر کہے گا میں شہنشاہ ہوں۔ کہاں ہیں ظالم، کہاں ہیں تکبر کرنے والے۔ پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے لے گا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ زمینوں کا اپنے دوسرے ہاتھ میں لے گا اور فرمائے گا میں شہنشاہ ہوں، کہاں ہیں ظالم حکمران اور کہاں ہیں تکبر کرنے والے۔

س۔ حشر کے احوال کے حوالہ سے حدیث قدسی میں کیا مروی ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم اپنے باپ آذر سے قیامت کے دن ملیں گے۔ درآں حالیکہ آذر کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ تو اس سے حضرت ابراہیمؑ کہیں گے کہ کیا میں تجھ سے نہیں کہتا تھا کہ میرے نافرمانی نہ کر۔ سو حضرت ابراہیمؑ سے ان کا باپ کہے گا کہ آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیمؑ کہے گے تو اے میرے رب بے شک تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے رسوا نہ کرے گا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے۔ سو کونسی رسوائی میرے باپ کی رسوائی سے زیادہ ہے کہ رحمت الٰہی سے بہت دور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک میں نے تو جنت کافروں پر حرام کر رکھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ سے پھر کہا جائیگا کہ تو اپنے پاؤں کے نیچے دیکھ۔ سو وہ دیکھیں گے کہ ناگہاں آذر ایک خاک آلود بجو ہے جو اپنے پاؤں سے پکڑا جاتا ہے اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔

س۔ شفاعت کے باب میں حدیث قدسی میں کیا وارد ہے؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ (قیامت کے روز) میں اپنے رب کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت چاہوں گا۔ سو مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گروں گا۔ پس وہ مجھ کو جب تک سجدہ میں چھوڑنا چاہے گا چھوڑ دے گا۔ پھر فرمائے گا اے محمد سر اٹھا اور کہہ تیرا کہنا سنا جائے گا اور تیری شفاعت قبول ہوگی اور مانگ جو تو مانگے گا ملے گا۔ پس میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کروں گا جو رب مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا۔ سو میرے واسطے ایک حد معین کی جائیگی۔ سو میں وہاں سے نکلوں گا اور اس جماعت کو آگ سے نکالوں گا اور بہشت میں ان کو داخل کروں گا۔ پھر وہ بارگاہ الٰہی کی طرف لوٹوں گا اور اپنے رب کے مکان میں داخل ہونے کا اذن چاہوں گا۔ سو مجھے اجازت ملے گی۔ میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ مجھے سجدہ میں وہ جس دیر چاہیگا رکھے گا اور پھر فرمائے گا اے محمد ﷺ! سر اٹھا اور کہہ تیرا کہنا سنا جائے گا اور شفاعت کر۔ تیری شفاعت قبول کی جائیگی اور مانگ جو کچھ مانگنا ہے وہ تجھے دیا جائیگا۔ چنانچہ میں جب سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا وہ بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا پھر میرے لئے ایک حد معین کر دی جائے گی۔ چنانچہ میں نکلوں گا اور لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور ان کو بہشت میں داخل کروں گا۔ پھر تیسری بار پھر لوٹ کر اپنے رب کے پاس جاؤں گا۔ رب کے گھر میں داخل ہونے کا اذن چاہوں گا سو مجھے داخل ہونے کا اذن دے دیا جائے گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو میں سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدہ میں رکھے گا۔ پھر فرمائیگا اے محمد ﷺ سر اٹھا اور کہہ تیرا کہنا سنا جائے گا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائیگی اور مانگ جو مانگے گا دیا جائیگا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں پھر سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھلائیگا۔ پھر میں شفاعت کروں گا سو میرے لئے ایک حد معین کر دی جائیگی۔ پھر میں نکلوں گا اور لوگوں

کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی باقی نہ رہے گا۔ سوائے اس شخص کے جس کو قرآن نے روکا ہے۔ اس پر دوزخ میں ہمیشہ کیلئے رہنا واجب ہے۔ پھر آپ نے وہ آیت قرآن پڑھی جس کا مفہوم تھا کہ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود دے جس کا اللہ نے تمہارے نبی سے وعدہ کیا ہے۔ حضرت انسؓ سے جو روایت مروی ہے وہ قدرے مختلف ہے۔ اس میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں اپنے رب کے پاس داخل ہونے کا اذن چاہوں گا۔ مجھے اذن ملے گا اور مجھے حمدیں القاء کی جائیں گی۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا۔ جو مجھے آج مستحضر نہیں ہیں۔ پھر خدا کے حضور سجدہ میں گروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ) سر اٹھا۔ اور کہہ تیرا سنا جائے گا اور مانگ جو مانگے گا دیا جائیگا اور شفاعت کر جو شفاعت کرے گا قبول ہوگی۔ اس پر آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔ میری امت کو بخش دے۔ جس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ جائیں اور جس کے دل میں ایک جو کے وزن کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لیں۔ سو میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں دوبارہ لوٹوں گا اور پھر سے وہی حمد وثنا کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا سجدہ میں رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد (ﷺ) سر اٹھا اور کہہ تیرا کہنا سنا جائے گا۔ مانگ جو مانگے گا دیا جائیگا اور شفاعت کر تیری شفاعت ضرور قبول کی جائیگی۔ اس پر میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ جس پر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیگا کہ آپ جائیں اور جس کی شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لیں۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ اب میں پھر لوٹوں گا۔ اور انہی حمد وثنا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف وتحمید کروں گا۔ پھر خدا تعالیٰ کے حضور میں سجدہ کیلئے گر جاؤں گا۔ سو حکم ہوگا اے محمد ﷺ سر اٹھا اور کہہ تیرا کہنا سنا جائیگا۔ مانگ جو مانگے گا تجھے دے دیا

جائیگا۔ اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائیگی۔ جس پر کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخش دے، اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔ جس پر حکم ہوگا کہ جاؤ اور جس کے دل میں سب سے چھوٹے رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو تو اس کو آگ سے نکال لو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور آگ سے نکال کر بہشت میں ڈال آؤں گا۔ اب پھر میں لوٹوں گا اور اپنے رب کے حضور جا کر نیاز حاصل کروں گا۔ وہی حمد و ثنا کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پس حکم ہوتا کہ اے محمد ﷺ سر اٹھا اور کہہ تیرا کہنا سنا جائے گا اور مانگ جو مانگے گا دے دیں گے اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی۔ سو میں کہوں گا اے میرے رب مجھے ان لوگوں کو نکالنے کی اجازت دے دے جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ پڑھا ہے۔ چنانچہ حکم ہوگا کہ یہ تیرے لئے نہیں مگر مجھ کو اپنی عزت اور جلال اور بڑائی و بلند مرتبہ کی قسم کہ میں دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا۔

س۔ رویت باری تعالیٰ کے حوالہ سے کوئی حدیث قدسی بیان کریں؟

ج۔ حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں داخل ہونے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ آیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو کچھ زیادہ نعمت دوں۔ بہشتی عرض کریں گے۔ کیا تم نے ہمارے منہ روشن نہیں کر دیئے کیا تم نے ہمیں بہشت میں داخل نہیں کر دیا؛ اور ہمیں دوزخ سے نجات دلائی ہے۔ اور اس سے زیادہ ہم کیا عرض کریں۔ حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس پر باری تعالیٰ اپنا حجاب الٹ دیں گے اور بہشتی لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اور جان لیں گے کہ کوئی نعمت دیدار حق سے زیادہ محبوب نہ تھی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ جن لوگوں نے نیکی کی ہے انکے واسطے نیکی ہے۔ اور اس سے زیادہ بھی۔

س۔ دوزخ کی کیفیت کے حوالے سے ایک حدیث قدسی بیان کریں؟

ج۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس شخص

سے جو قیامت کے دن سب سے پہلے عذاب میں ہوگا۔ فرمائے گا۔ کہ اگر دنیا کی سب چیزیں تیری ملک میں ہوں تو کیا ان کو اپنے فدیہ یعنی عذاب سے چھوٹنے کے بدلہ دیدے گا۔ وہ کہے گا ہاں دیدوں گا۔ سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تو تجھ سے ایک آسان بات اس فدیہ سے چاہی تھی جبکہ تو بہشت آدم میں تھا اور وہ یہ کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں مگر تو نے میرا شریک مقرر کیا۔

س۔ دوزخ اور جنت کا مکالمہ کونسی حدیث قدسی میں کس طرح بیان ہوا ہے؟

ج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ بہشت اور دوزخ (آپس میں) بحث کریں گے۔ پس کہے گی دوزخ کہ میں متکبر اور گردن کش لوگوں کیلئے تیار گئی ہوں اور بہشت کہے گی کہ مجھ کو کیا ہوا کہ مجھ میں سوائے ضعیف لوگوں اور نظروں سے گرے ہوئے اشخاص اور ناتجربہ کاروں کے اور کوئی دخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بہشت سے فرمائے گا۔ کہ تیرے لئے سوا نہیں ہے کہ تو میرا محل رحمت ہے۔ کہ تیرے ذریعہ سے میں جس پر اپنے بندوں میں رحمت کرنا چاہتا ہوں کرتا ہوں اور دوزخ سے فرمائے گا۔ اس کے سوا نہیں کہ تو میرا محل عذاب ہے تیرے ذریعہ سے میں جس پر عذاب کرنا چاہتا ہوں عذاب کرتا ہوں اور تم دونوں میں ہر ایک کی اپنی اپنی بھرتی ہے۔ مگر دوزخ تو بھرنے کی نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں نہیں رکھے۔ اس وقت دوزخ کہے گی بس بس بس سو اس وقت بھر جائے گی اور اس کے بعض اجزا اور دوسرے اجزاء کی طرف سکڑ جائیں گے پس اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور بہشت میں بے شک اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

س۔ فضائل سید المرسلین حضرت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ایک حدیث قدسی بیان کریں؟

ج۔ حضرت عطاء بن یسارؒ سے مروی ہے کہ میں عبد اللہ بن عمر بن العاصؓ سے ملا اور میں نے کہا۔ قسم ہے اللہ کی بے شک توریت میں آپ ﷺ ان اوصاف

سے متصف کے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض آپ کے اوصاف قرآن مجید میں ہیں وہ یہ کہ اے نبی ہم نے تجھے امتوں کے حال پر گواہ بنا کر بھیجا۔ اور خوشخبری دینے والا ڈرانے والا، جائے پناہ امتوں کے واسطے۔ تو تو میرا خاص بندہ ہے اور میرا رسول ہے اور میں نے تیرا نام متوکل رکھا تو بدخون نہیں اور نہ سخت دل ہے تو بازاروں میں غل مچانے والا نہیں تو بُرائی کا بدلہ برائی سے لینے والا نہیں بلکہ معاف کر دیتا ہے۔ اور بخشش کی دعا کرتا۔ اور اللہ اس کی روح قبض نہیں کرے گا۔ جب تک کہ اس کے سبب سے قوم کے کج مذہب کو اسطرح سیدھا نہ کرے کہ کہیں کوئی اللہ تعالی کے سوا کسی کو معبود نہ بنایا گیا ہو۔ اور اس کے سبب سے اندھی آنکھیں روشن کرے اور تیرے کان اور بے شعور دل کھول دے

س۔ معراج کے واقعات کے حوالہ سے احادیث قدسیہ میں سے کوئی حدیث بیان کریں؟

ج۔ حضرت ثابت البنانیؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالی نے پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ میں حضرت موسیٰ اور اللہ تعالی کے درمیان برابر آتا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ خدا تعالی۔ نے فرمایا: اے محمد تحقیق یہ پانچ نمازیں فرض ہوئی ہیں ہر دن اور رات میں۔ اور ہر نماز کا ثواب دس نمازوں کے برابر ہوگا۔ جس نے بھی نیکی کرنے کا قصد کیا اور پھر اس پر عمل نہ کر سکا۔ اس کیلئے بھی ایک نیکی لکھی جاتی ہے پس اگر اس کو عمل میں لے آئے تو اس کیلئے کچھ گناہ نہیں لیکن اگر وہ عمل کرلے تو اس کیلئے ایک برائی لکھ دی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں پھر اترا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ تک پہنچا اور انہیں نمازوں کے فرض ہونیکی خبر دی حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پھر جایئے اور مزید تخفیف کا سوال کیجئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب کی طرف کئی بار رجوع کیا ہے یہاں تک کہ میں اب حیا محسوس کرتا ہوں۔

س۔ صحابہ کرامؓ کی منقبت میں کونسی حدیث قدسی مروی ہے بیان کریں؟

ج۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ

فرماتے تھے کہ میں نے اپنے رب سے اپنے اصحاب کے اختلاف میں جو میرے بعد وینیوالا ہے پوچھا سو اللہ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد (ﷺ) بے شک تیرے اصحاب میرے نزدیک بمنزلہ آسمان کے ستاروں کے ہیں۔ جن میں سے بعض اپنے بعض سے زیادہ قوی ہیں۔ مگر ہر ایک کے واسطے ایک نور ہے۔ پس جس شخص نے ان کے اختلاف میں سے کہ جس شے پر وہ ہوں کچھ لے لیا یعنی پیروی کی پس وہ شخص میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں پس تم میں سے جس کسی نے ان میں سے کسی ایک پیروی کی اس نے ہدایت پائی۔

ہماری بہترین کتب

- ☆ سیرت النبیؐ کا انسائیکلوپیڈیا
- ☆ آئینہ معلومات احادیث
- ☆ آئینہ معلومات خلفائے راشدینؓ
- ☆ شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا
- ☆ اسلامی سائنس
- ☆ مسلم سائنس
- ☆ قائداعظمؒ کا پیغام
- ☆ قائداعظمؒ کوئز
- ☆ آئینہ معلومات علامہ اقبالؒ
- ☆ آئینہ معلومات پاکستان
- ☆ ہماری کائنات

ISBN 969-503-183-8

الفیصل